علاج المواشی

جس میں

گائے بیل بھینس وغیرہ کے اقسام اور طریق پرورش
بیان کرنے کے ساتھ اُن کے بڑے بڑے امراض
اور ضروری علاج قلمبند کیئے گئے ہیں

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور میں مرتب ہو کر

پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۰۴ء میں

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور کے خادم التعلیم اسٹیم پریس میں
منشی محمد عبدالعزیز منیجر کے اہتمام سے چھپی

علاج المویشی

دیباچہ

[ہندو]ستان کی اسّی فیصدی آبادی کا مدار زمین کی پیداوار پر ہے اور [یہ] پیداوار زیادہ تر ایسی آبپاشی پر منحصر ہے جو مویشی سے کیجاتی ہے۔ علاوہ [اس]کے بھی مویشی قلبہ رانی گاڑیوں میں جوتنے اور بوجھ لادھنے کے کام آتے ہیں۔ کھلیان۔ کوکچل کر غلہ نکالتے ہیں۔ گائے اور بھینس کا دودھ اور مکھن سب لوگوں کی غذا میں کام آتا ہے۔ غرض انکا چمڑہ اور گوبر تک نہایت کارآمد چیزیں ہیں مگر جب تک ہندوستان کا دارومدار کھیتی باڑی پر ہے اسوقت تک تو مویشی ہمارے لئے نہایت کارآمد چیزیں ہیں۔

اس لئے کسقدر ضروری ہے کہ مویشی کی پرورش اور علاج معالجہ سے عام لوگ اور خصوصاً زراعت پیشہ لوگ واقف ہوں۔ اس رسالہ میں ہندوستان کے ہر حصہ کے بیلوں کی مشہور نسلوں کا ذکر کرکے اُن کی صحت کے زمانہ کی پرورش اور نگہداشت اور بیماری زمانہ کا علاج تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب عوام الناس کیلئے مرتب کی گئی ہے اس میں علمی اصطلاحات کو دخل نہیں دیا گیا۔ بلکہ نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں اسے لکھا گیا ہے۔ جو یقین ہے کہ جن لوگوں کے لئے اسے مرتب کیا گیا ہے اُنہیں مفید معلوم ہوگی۔

محبوب عالم۔ پبلیشر

۲۰۔ نومبر ۱۹۰۳ء

باب اوّل

ہندوستان وانگلستان کے مشہور و معروف نسل کے مویشی

اس سے پہلے کہ مویشیوں کے پالنے اور رکھ رکھاؤ کی ہدایات لکھی جائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختلف اضلاع کے مویشیوں کی صورت شکل جسمانی ساخت اور طرز زندگی کو بیان کردیں تاکہ گلے پالنے والے عمدہ قسم کے جانور خرید کر پرورش کریں اور نفع خاطر خواہ اٹھائیں۔

میسور

فی الواقعہ خاص میسور کے مویشی سبک خرامی چالاکی مضبوطی اور سختی برداشت کرنے میں عدیم المثال ہیں قوی الجثہ۔ طبیعت کے تیز ۱۲ سے ۱۵ ہاتھ تک طویل۔ چوڑی مضبوط گردن پر تنا ہوا سر نہایت خوبصورتی سے رکھا ہوا جس میں بڑی بڑی ابھری ہوئی سرخ چمکدار آنکھیں مثل انگارا۔ متوسط کبھ سیدھی کمر اور چپٹی دم کشادہ سینہ گول سیدھی صاف اور کھلی ہوئی ٹانگیں ملایم کھال جسپر چھوٹے چھوٹے نرم بال ہوتے ہیں اس کی خوشنمائی کا ثبوت ہیں اور دو فیٹ سے تین فیٹ لمبے نشانہ دار سینگ۔ سم۔ تھوتھنی اور چشم برنگ سیاہ اسکی بہادری اور آن بان کو دوبالا کرتی ہیں۔ قدرتی تندخوئی کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہوگا کہ گائے تک کے ناتھ ڈالی جاتی ہے جب قابو میں آتی ہے پھر بھی نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کیا جاوے اور گوالہ سختی و درشتی سے کام لے تو قابو میں آنا دشوار۔

معمولی بیل کی جوڑی ستر روپیہ سے ڈیڑھ سو تک۔ اور اعلیٰ درجے کے بچھڑوں کی جوڑی تین سو روپیہ تک۔ اور اچھی گائے ۳۵ سے ستر روپیہ تک فروخت ہوتی ہے۔

میسور کے علاقہ میں مشہور اور معروف مویشی امرت محل۔ میدسواران۔ اور کن کن بالی کے ہیں لیکن عام طور پر انھیں کے دوغلی نسل کے جانور کثرت سے ملتے ہیں چنانچہ امرت محل کے حالات بوجہ دلچسپ اور تاریخی واقعہ ہونے کے بیان کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔

کہتے ہیں کہ قدیم زمانے میں راجگان میسور نے گؤ رکھشا کے خیال کو مذہبی اور مقدس جانکر ایک وسیع و دلفریب مرغزار جو مویشی کی ضروریات و زندگی سے پرتھا وقف کر دیا جس میں یہ جانور مدت دراز تک آزادانہ زندگی بسر کرتے رہے نہ وہاں کسی شکاری کا خدشہ تھا نہ وحشی درندہ جانور کا خطرہ قدرتی سبزہ زار میں چرتے پھرتے اور خوش زندگی بسر کرتے ہاں گوسالہ میں کچھ مادہ گاؤ دودھ کے لئے پالی جاتی تھیں۔ لیکن جب حیدر علی نے تخت میسور کو رونق بخشی اور تاج شاہی زیب سر کیا تو اس محکمہ سے نہایت مفید اور ضروری کام لیا یعنی تہ چنا پلی سے گائے بیل منگا کر اور میسور کے جانوروں سے ملا کر وہ عمدہ نسلیں حاصل کیں جو بنام ہلیکار مشہور اور تمام محکموں میں اعلیٰ درجے کی خیال کیجاتی ہیں پھر انکو توپ کشی اور جنگی اسباب بار برداری کے لئے سدھایا چنانچہ نتیجہ حسب مراد حاصل ہوا جسکے تاریخوں میں اس نسل کی چستی و چالاکی و تیز روی کی بہت سی مثالیں مندرج ہیں مثلاً چیلمبرم کا محاصرہ توڑنے کے لئے خود حیدر علیشاہ نے صرف ڈھائی روز میں سو میل سفر کیا اور بحالت شکست اپنی اتواپ کو ہمیشہ دشمنوں سے صاف نکال لے گیا۔ اسی طرح ٹیپو سلطان نے بید۔ کے چھڑانے کے لئے جزیرہ نما کو ایک ماہ کے عرصہ میں عبور کر لیا اور اکثر دوروز میں ۶۳ میل سے کم سفر نہیں کیا۔ نیز ایک موقعہ پر جنرل پریسلر نے ۲۵ دن

میں ۶۴۸ میل راستہ طے کیا۔ بعد فتح سرنگاپٹم کمپنی بہادر نے امرت محل کا انتظام راجہ صاحب کے اختیار میں دیا لیکن وہ جلد خراب ہوگیا اور جس مقصد کے لئے حیدر علی بادشاہ اور ٹیپو سلطان نے اس کو درست کیا تھا بالکل مفقود ہوگیا ناچار ۱۸۱۳ء میں گورنمنٹ انگریزی نے ۱۰۹۱۴ راس مویشی جو راج کو دئے تھے واپس لے لئے اور تین ہی سال کے عرصہ میں زیر اہتمام کیپٹن ہاری صاحب اُن کی تعداد ۱۴۳۹۹ راس مویشی تک پہونچ گئے اور ۹۰۰ راس بیل جو کمسریٹ کی بار برداری کے لئے بھیجے گئے وہ علیحدہ تھے ۱۸۲۳ء میں اُن کی مقدار دُگنی ہوگئی۔ اُن کے تیس گلّے بلا ترتیب مقرر تھے جن میں کم از کم دو صد راس اور زاید ۷۰۰ راس مویشی تھے جو ملک کے مختلف حصوں میں چرائی کے لئے بلحاظ موسم تقسیم کئے گئے تھے اور فیصدی راس پر دو ملازم گڈرئے مقرر تھے۔

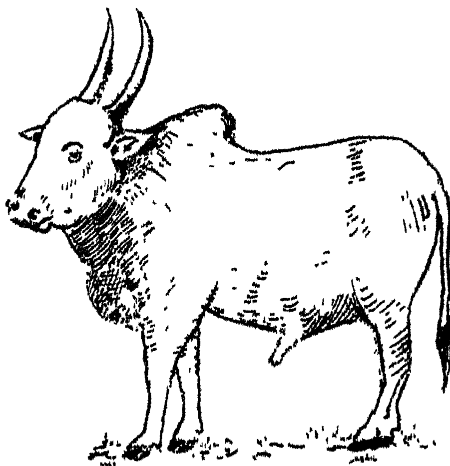
امرت محل میں تین قسم کے مویشی ہلیکار۔ ہگلوادی۔ اور چیتلدرگ کے شامل ہیں اور بآسانی دیگر ہندی نسلوں سے بوجہ اپنی خوبصورت شکل آن و بان و چوڑے سینہ پہچانے جاتے ہیں۔ انکا قد ۵۰ سے ۵۳ انچہ تک بلند ہوتا ہے چوڑی اور لمبی گردن سڈول بھرا ہوا جسم مضبوط اعضاء چوڑا سینہ تیز رفتاری و چالاکی ادنے صفات ہیں۔ مادہ کا عام رنگ سفید لیکن نر کی اگلی اور پچھلی ٹانگوں پر نیلگوں دھبے ضرور ہوتے ہیں اور ایک قسم میں تمام جسم رنگین بھی پایا جاتا ہی اگرچہ اس کو کم درجہ میں شمار کرتے ہیں گائے سیر بھر سے کچھ زاید دودھ دیتی ہے بچہ دن بھر ماں کے ساتھ رہتا ہے لیکن شب کو گڈریئے کی سپردگی میں جبتک کہ پورے تین ماہ کا ہوجائے اور خود چر چگ کر اپنا پیٹ بھر سکے موسم سرما میں چارہ بکثرت ہوتا ہے اس لئے پانچ ماہ کے عرصہ میں اس کا دودھ چھڑا کر اچھے سے اچھے سرسبز چراگاہ میں جو قریب ہو چھوڑ دیتے ہیں اور سبز چارہ کے علاوہ کوئی شئے نہیں کھلاتے۔

بچھیا ساڑھے تین سال سے چار سال کی عمر میں گیابھن ہونیکے قابل ہوجاتی ہے اور چھ سات بار بچہ دیتی ہے بچھڑا پانچ سال کا گیابھن کرنے کے لایق سمجھا جاتا ہے اور دس سال تک اس قابل رہتا ہے تعجب کی بات ہے کہ گلوں میں نر اور مادہ بچے بمقدار مساوی پیدا ہوتے ہیں پانچ ماہ کے بعد سے ۱۲ ماہ کے اندر اندر بچھڑوں کو ماہ نومبر میں اکثر خصی کرتے ہیں کیونکہ کم عمر میں اس عمل سے بہترین نتیجہ حاصل ہوتا ہے اور موسم سرما میں زخم بھی جلد مندمل ہوجاتا ہے چار سال بعد گلہ سے علیحدہ کرکے انکو سدھاتے ہیں اور پانچویں سال سے بار برداری وغیرہ کا کام لینا شروع کرتے ہیں سات سالہ اپنی پوری جوانی پر ہوتا ہے اور بارہ برس تک خوب مضبوط رہتا اور پندرہ برس تک اچھی طرح کام دیتا ہے لیکن پھر بوڑھا اور کمزور ہوکر اکثر ۱۸ سال کی عمر میں مرجاتا ہے اس نسل کے مویشی چراگاہ میں قدرتی طور پر رہتے ہیں ان کے واسطے کوئی سایہ دار یا محفوظ مکان نہیں بنایا جاتا ہے وہ بڑے تیز مزاج ہوتے ہیں غیر آدمی بلا مدد گڈریئے کے اُن کے پاس پہنچنے نہیں پاتا۔

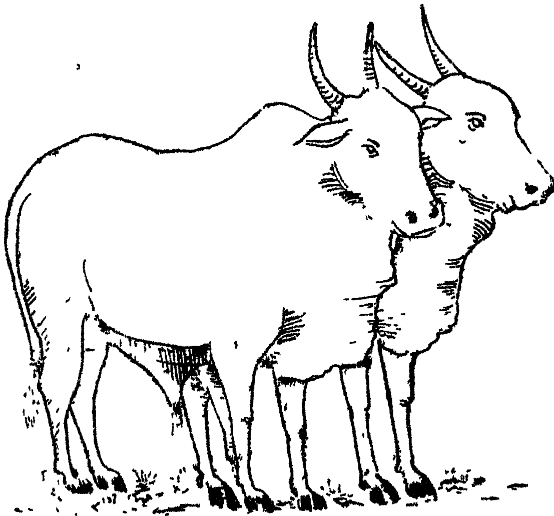
ان کے سدھانے اور بار برداری کے لایق بنانے کو چند ماہ چاہئیں اس وحشی حالت سے ان کو پکڑنا بھی دشوار امر ہے چنانچہ جب نر گاؤ تین سال کے ہوجاتے ہیں تو اول اول ان کو ہنکا کر ایک مصنوعی احاطہ یا گھیر میں لیجاتے ہیں جو خاص اسی کام کیواسطے بلیاں گاڑ کر بنایا جاتا ہے اور اس کے ایک گوشہ میں دوسرا چوکور گھیر ہوتا ہے جس کا ہر ایک ضلع ۱۶ فیٹ کا اور ۱۲ فیٹ کی اونچی بلیاں اس کی دیوار کو بناتی ہیں بمشکل بچھڑوں کو گھیر گھار کر اس مربع میں لے آتے ہیں اور دروازہ بند کرکے سدھانے والا ایک بلی پر چڑھ کر بچھڑے کے سینگوں میں پھندا ڈال کر دوسرا سرا ان آدمیوں کو دیدیتا ہے جو احاطہ کے باہر اسی مطلب کے لئے مستعد اور متعین رہتے ہیں اُن کا کام یہ ہے کہ پھندا پڑے ہوئے جانور کی رسی کھینچے رہیں جو دو بلیوں کے درمیان کی جھری سے

سدھانے والا باہر کی طرف پھینک دیتا ہے پھر سدھے ہوئے بیلوں کو احاطہ میں لاکر ایک ایک بچھڑے کی گردن کے ساتھ باندھ کر رسی ڈھیلی کرتے ہیں اسوقت وہ وحشی جانور بھاگنے کی سخت کوشش کرتا ہے لیکن رسی کا پھندا جو اُس کے سینگوں میں اسوقت تک بندھا ہوتا ہے اُسکو اپنے ارادہ سے باز رکھتا ہے پھر خاص خاص اوقات پر جنگل میں مضبوط بلیوں سے یا درخت کے ٹہنوں سے جو اسی مطلب کے لئے نصب کر دیتے ہیں وحشی جانور کو باندھ دیتے ہیں اور اُس کے گلے میں ایک رسی بھی ڈالدیتے ہیں دو روز کے عرصہ میں وہ اپنی کوشش فراری میں ناکامیاب ہوکر اور اپنے سدھے ہوئے بیل کو ہر وقت دیکھکر کچھ کمزور ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اُس کی وحشت بھی کم ہو جاتی ہے۔

میسور کا نرگاؤ از امرت محل



توپخانے کے نرگاؤ از نسل ہانسور



میڈ سواران

یہ نسل بلیگیری رنگن کی پہاڑیوں اور جنگل سے جو سلطنت میسور کی سرحد پر واقع ہیں لائی جاتی ہیں۔ امرت محل کے جانوروں سے زیادہ لمبے لیکن ڈھیلے ڈھالے بدن کے بھاری اور سست ہوتے ہیں مگر ہلیکار کے مویشیوں کے ساتھ جوڑا ملانے سے اچھی نسل پیدا ہوتی ہے گاڑی میں جوتنے ہل چلانے وغیرہ میں خوب مدد دیتی ہے اور اس علاقے میں عام طور سے گاڑیوں میں یہ جوتے جاتے ہیں۔

کن کن ہالی

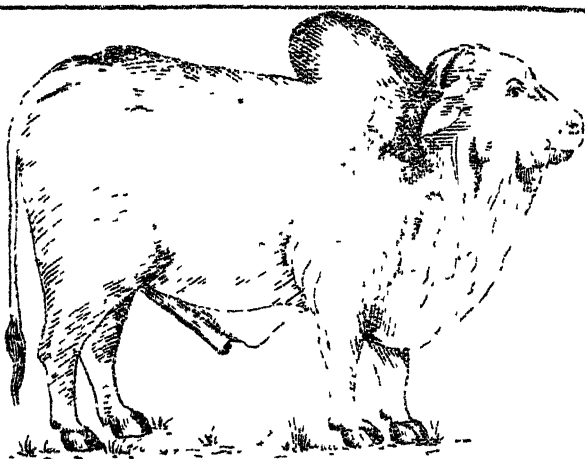
میسور کے جنوب مشرقی علاقہ میں عام طور پر اس نسل کے مویشی بہت ملتے ہیں یہ امرت محل کے جانوروں سے قد میں چھوٹے چوڑی پیشانی اور موٹے سینگ کے سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور باقی عادات وخصائل

ہیں میڈ سواران کے مویشی سے مشابہ ہوتے ہیں۔ مادہ گاؤ اکثر سیر بھر سے تین سیر تک روزانہ دودھ دیتی ہیں اور بچھڑے باوجود ناٹے ہونے کے اپنی جسامت سے زیادہ کام کرتے ہیں۔

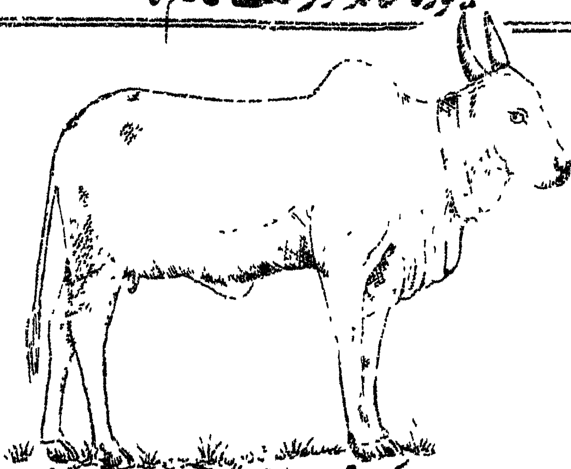
نیلور

اس ضلع کے مویشی بھی قدیم زمانے سے نہایت مشہور ہیں۔ نرسبک خرامی تیز رفتاری اور چالاکی میں اور مادہ زیادہ دودھ دینے اور بچے دینے میں۔ اچھا جانور ۱۵ سے ۱۷ ہاتھ بلند جسیم مضبوط اور طبیعت کا نرم نہایت چھوٹے سینگ والا ہوتا ہے۔ جو تین انچ سے شاذونادر ہے ۱۲ - انچ لمبے اور گاؤدم ہوکر کند نوک پر ختم ہوتے ہیں۔ بڑی بڑی ابھری ہوئی آنکھیں چھوٹا چہرہ لمبے کان۔ سیاہ دُم کُھر اور دو آنکھیں چھوٹی مضبوط گردن پر تنا ہوا سر جس کے پیچھے اُبھرا ہوا کُبھ۔ چھوٹی کمر کشادہ سینہ اور بھاری گردن کے نیچے لوتھڑا لٹکا ہوا صاف اور مضبوط ٹانگیں ایسی خصوصیتیں ہیں کہ انسان ایکبار دیکھ کر اس پیاری پیاری خوشنما شکل کو ہرگز بھول نہیں سکتا۔ سیدھی اور خوبصورت کشادہ ٹانگیں ملائم کھال اور نرم بال سفید رنگ نرم مزاج بڑے قدم باز۔ محنتی اور بوجھ اٹھانے والے ہوتے ہیں اچھی سڑک پر ۲۵ من بوجھ کھینچ سکتے ہیں گائے اکثر دس بارہ سیر دودھ روزمرہ دیتی ہے بدیں وجہ دو سو روپیہ قیمت پاتی ہے اور معمولی بیلوں کی جوڑی سو ڈیڑھ سو کو اور اعلیٰ درجہ کی ۳۰۰ روپیہ تک فروخت ہوتی ہے اس نسل کا اثر ضلع کرشنا تک پھیلا ہوا ہے۔

اضلاع وزیگاپٹم۔ گوداوری گنجام۔ اور اڑیسہ میں ادنےٰ درجہ کے مویشی ملتے ہیں قد میں بارہ ہاتھ سے چھوٹے اور ۸ انچ سے ۱۲ - انچ تک لمبے سینگ کے ہلکے جسم کے پائے جاتے ہیں ہل جوتنے اور ان پہاڑی قلعات کی باربرداری کے لئے اچھے ہیں۔ ضلع گوداوری کی مادہ گاؤ اگرچہ چھوٹے



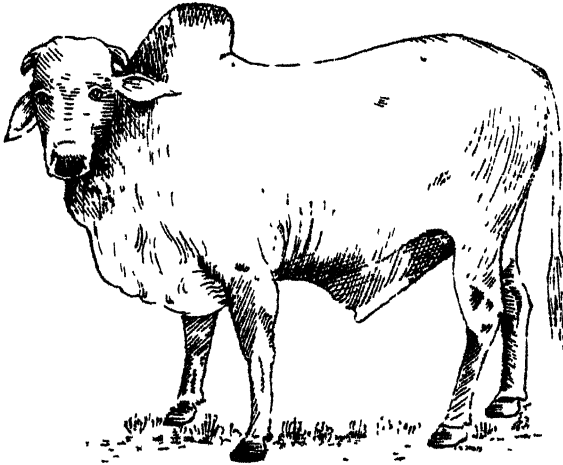
نیلور کا سانڈ گورنمنٹ فارم کا



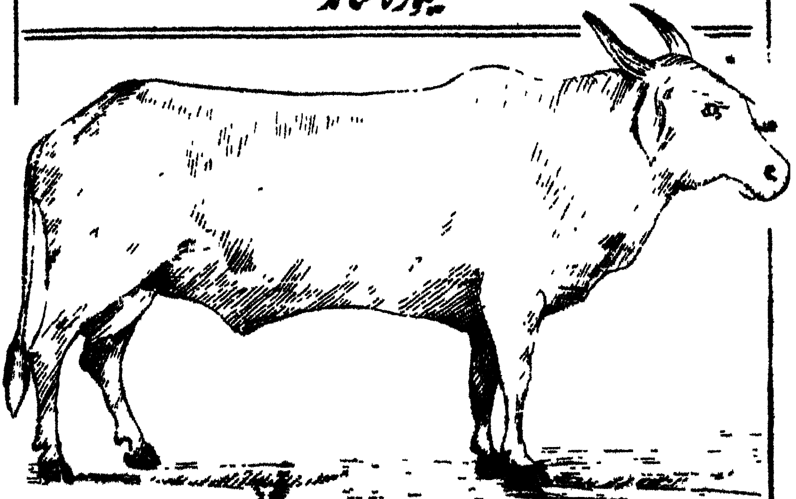
نیلور کی انعام یافتہ گائے

قد و قامت کی ہوتی ہے لیکن ۴ سیر تک دودھ دیتی ہے ۲۵-۳۰-روپیہ کو آتی ہے اور نر گاؤ کی اچھی جوڑی پچاس ساٹھ روپیہ کو۔ ہلکے بھورے۔ اور سرخی مائل سیاہی مائل رنگ کی ہوتی ہے لیکن اڑیسہ میں رنگ بالکل سفید ہوتا ہے۔ کڈاپا اور ملیباری کے علاقہ میں میسور کی نسل کے مویشی ملتے ہیں جو اپنی خوبیوں میں مشہور ہیں لیکن خالص نسل کے نہیں ہوتے اس لئے

اس قدر قیمت نہیں پاتے پھر بھی ۳۵ سے ۷۰ تک کی مادہ گاؤ اور ۸۰ سے ۲۴۰ روپیہ کو بیلوں کی جوڑی حسب قدو قامت فروخت ہوتی ہے۔



نیلور کا سانڈ



نیلور کی گائے

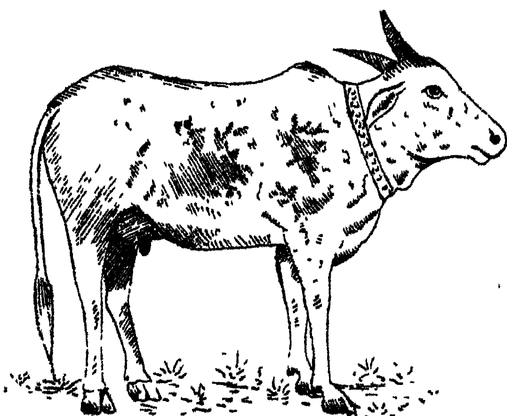
شمالی آرگاٹ

اس کلکٹری میں بمقام پونگانور۔ ویلور کے نم بادی۔ گوریاٹم۔ اور کنگوتھی

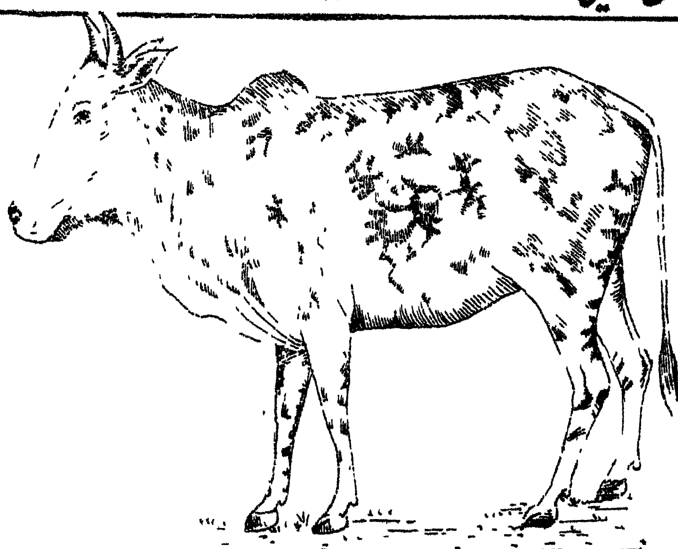
وغیرہ میں مویشی پائے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے قد و قامت کے لیکن میسور کی نسل سے شکل وصورت میں ملتے جلتے ہیں ان کے سینگ ڈیڑھ دو فیٹ طویل اور رنگ سفید بھورا۔ سیاہ۔ سرخی و سیاہی مائل۔ بھورا۔ خاکی اور زرد وغیرہ ہوتا ہے کاشتکاری اور باربرداری اور بنجاروں کا مال ایک جگہ سے دوسری جگہہ لیجانے کے کام میں آتے ہیں۔ نر گاؤ کی جوڑی ستّر روپیہ تک اور مادہ گاؤ کی بیس سے چالیس روپیہ تک فروخت ہوتی ہے۔

جنوبی آرکاٹ

اس ضلع میں کوکی پور۔ ماموں تھور۔ سوروپاکم۔ سنکیراپورم وغیرہ گانوں میں چوپاؤں کے گلّے پائے جاتے ہیں یہ معمولی قد و قامت کے ہوتے ہیں اور معمولی کاشتکاری کے کام سرانجام دینے کو اچھے ہیں اسی وجہ سے قیمت بھی سستی ہے یعنی بیس سے پینتیس کو بیل کی جوڑی اور ۱۵ سے ۳۵ روپیہ کو مادہ گاؤ فروخت ہوتی ہے اور ان جانوروں میں کوئی ایسی خاص بات نہیں جو عام مویشیوں میں نہ ہو۔



آرکاٹ کی گائے



تنجور

اس ضلع کے مویشی قد کے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور عجب بات یہ ہے کہ ایک قسم میں نر یا مادہ کے سینگ بالکل نہیں ہوتے بلکہ جس مقام پر دیگر گائے کے سینگ ہوتے ہیں ان کی بجائے ٹھیک وسط میں ایک چھوٹی سی ابھری ہوئی کرّی ہوتی ہے۔ یہ ہل چلانے اور گاڑیاں کھینچنے کے لئے کافی لایق ہیں اور بیلوں کی جوڑی ۳۵ سے پچاس روپیہ تک آتی ہے۔

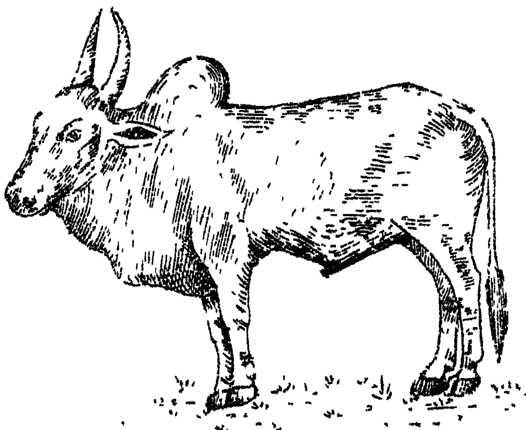
ترچناپلی

اس ضلع کے مویشی بھی قد کے چھوٹے اور معمولی شکل وصورت کے ہوتے ہیں سینگ دس سے ۱۵ انچ لمبے رکھتے ہیں اور کاشتکار کے عام کاروبار میں بخوبی مدد دیتے ہیں گراں قیمت بھی نہیں ہیں۔

سلیم

اچھی نسل کے مویشی اس ضلع میں بکثرت دستیاب ہوتے ہیں گو قد کے

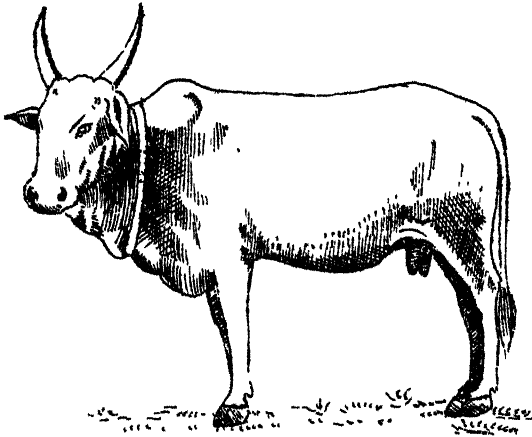
تاٹے ہوں لیکن اوضاع واطوار میں میسور کے جانوروں سے مشابہ ہیں بہادر تیز۔ چالاک۔ سبک رو اور محنتی ہوتے ہیں۔ اہوسور۔ نکول۔ دہرپوری۔ داہنم بادی۔ اوسور۔ اوتھن کھیرا۔ تریپاتور وغیرہ تعلقوں میں بوجہ چراگاہ قریب ہونے کے ان کے گلے پائے جاتے ہیں۔ عموماً سفید رنگ چھوٹا چہرہ متوسط طول کے سینگ تیز اور ابھری ہوئی آنکھیں اور تیزی و چالاکی ان کی نسل کی خاص پہچان ہے ہلکی گاڑیوں میں اگر جوتے جائیں تو خوب اڑان بھرتے ہیں بیل کی جوڑی ۵۰ سے ۷۰ کو لیکن قدم باز جوڑی ایک سو بیس روپیہ کو بکتی ہے گائے بیس روپیہ سے ۳۵ روپیہ تک قیمت پاتی ہے اور ۳ سیر تک دودھ دیتی ہے اس نسل کے بچھڑے سیلم۔ پالگھاٹ۔ مدورا۔ اور تناولی میں جا کر فروخت ہوتے ہیں۔



نرگاؤ از سیلم

کوئمبٹور

اس علاقے میں بھی چھوٹے قد کے چوپائے ہوتے ہیں اور معمولی طور پر کاشتکاری کے کام میں مدد دیتی ہیں گائے دودھ بھی کافی مقدار



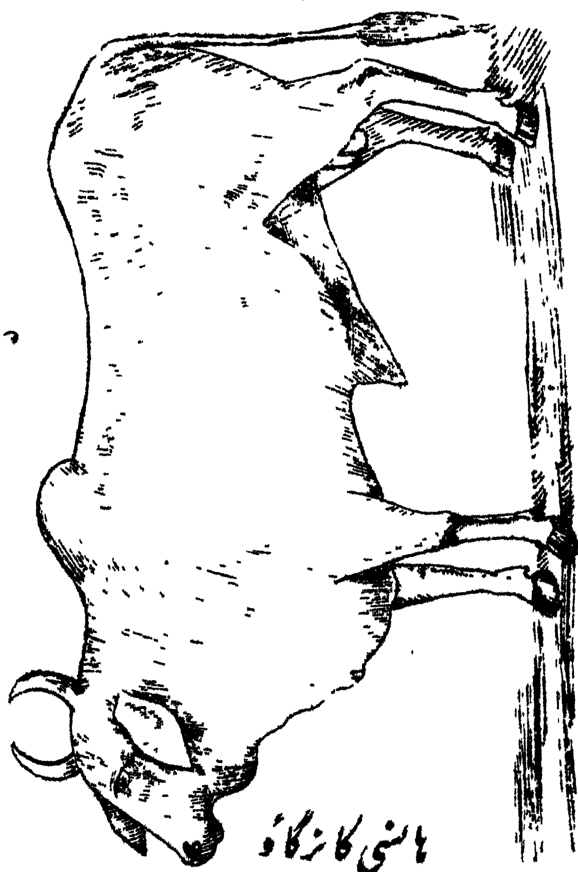
مادہ گاؤ از سلیم

یں دیتی ہے قیمت میں بھی گراں نہیں ۲۵ - ۳۰ روپیہ کو اچھی گائے اور ۲۵ سے پچاس روپیہ تک بیل کی جوڑی ملجاتی ہے لیکن اضلاع کوہی میں ایک نسل ایسی پائی جاتی ہے جو نسل میسور سے ملتی جلتی ہے صورت و سیرت میں اچھی اور تیز رَو اور محنتی و مضبوط ہوتی ہے اور اس کا عام رنگ سفید ہے۔ لیکن جنوبی کویمبٹور میں ۵۲ انچہ بلند جوڑی ایکسو روپیہ کو فروخت ہوتی ہے اور صورت شکل میں خوبصورت اور مضبوط ہونے کے علاوہ بہت محنتی بھی ہوتی ہے۔ مالابار میں اچھے جانور نہیں ہوتے اس لئے سلیم اور میسور کے علاقہ سے آکر فروخت ہوتے ہیں اور جنوبی کنارے کا بھی یہ ہی حال ہے کہ چھوٹے چھوٹے مریل سے جانور سیاہ رنگ کے پتلی گردن کے ہوتے ہیں۔

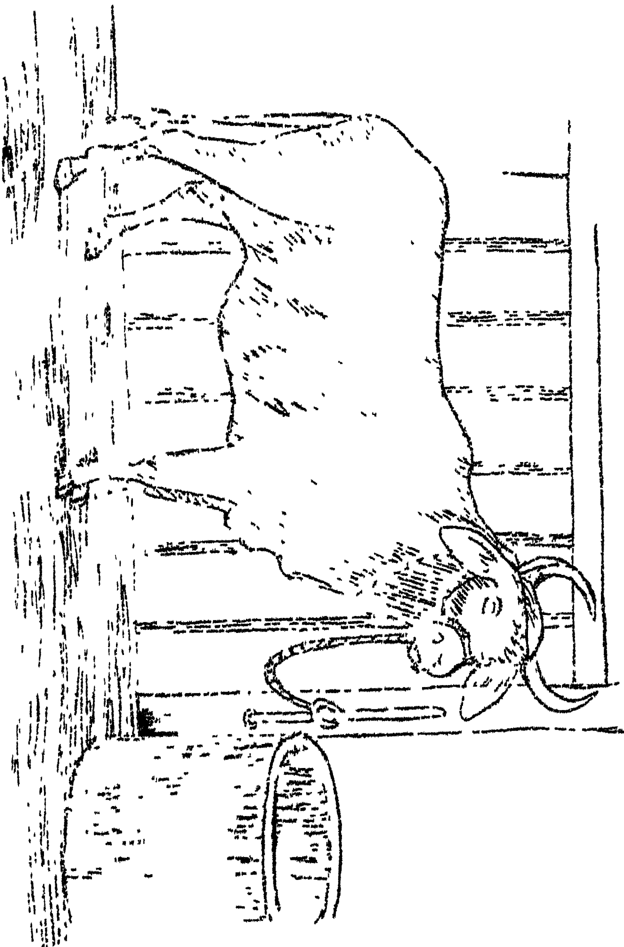
ہانسی اور حصار

دکن اور جنوبی ہندوستان میں جس طرح میسور کے گائے بیل اعلےٰ درجہ کے خیال کیئے جاتے ہیں اسیطرح سے شمالی ہند بنگالہ و پنجاب میں علاقہ ہانسی اور حصار کے مویشی بھی مشہور و معروف ہیں قد کے بڑے

چھوٹی گردن پر تنا ہوا خوبصورت اور مضبوط سر بلند گبھ اور اگلی ٹانگیں بہ نسبت
پچھلی کے بڑی۔ نرم بالوں کی گچھے دار دُم چوڑا سر لمبے کان اور اندر کو مڑے
ہوئے خمدار سینگ بھاری بھرا ہوا بدن چھوٹی سی تھوتھنی ابھری ہوئی چمکدار آنکھیں
ادا میں بانکپن اس نسل کی خصوصیتیں ہیں غیر نسلوں سے ایک نظر میں اُس کی
پہچان ہو سکتی ہے۔ نر گاؤ بھاری بھاری گاڑیاں کھینچتے اور ہل چلاتے ہیں اور
مادہ گاؤ زیادہ دودھ دینے میں نزدیک دُور مشہور ہیں کیونکہ اس نسل کی گائے
چھ سیر سے ۱۲ سیر تک دودھ دیتی ہے اور اس کی قیمت کا اندازہ دودھ دینے
کی مقدار پر دس روپیہ فی سیر یا قدرے کم و بیش ہوتا ہے۔



ہانسی کا نر گاؤ

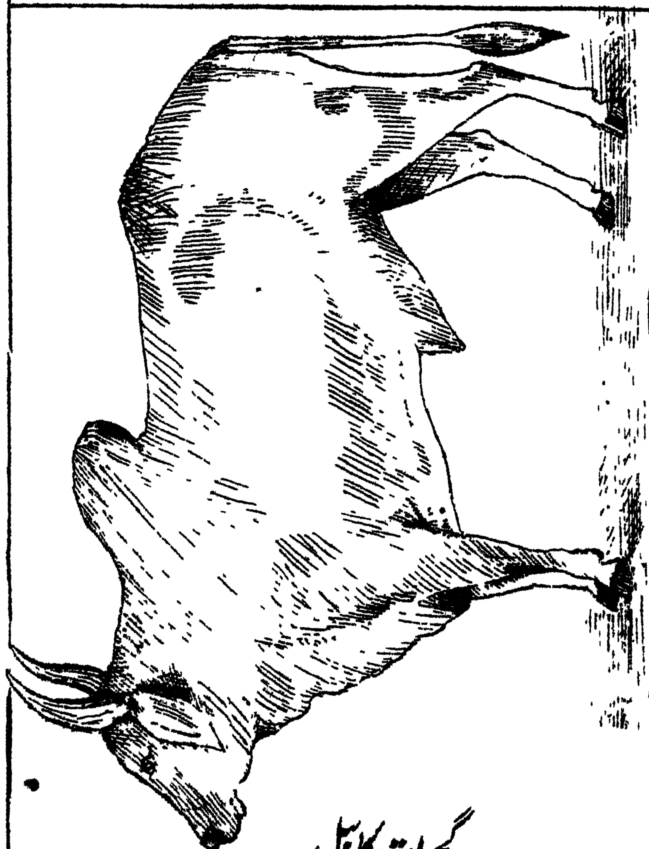


ہانسی کی گائے

گجرات اور کاٹھیاواڑ

ان اضلاع کے مویشی بھی بوجہ اپنی خوبی اور خوبصورتی کے بہت پسند
کئے جاتے ہیں ان میں بہ نسبت ہانسی حصار کے جانوروں کے صرف تھوڑا سا
فرق ہوتا ہے لمبے لٹکے ہوئے کان لمبی ہڈیاں اور بھاری بدن چھوٹا کچھ

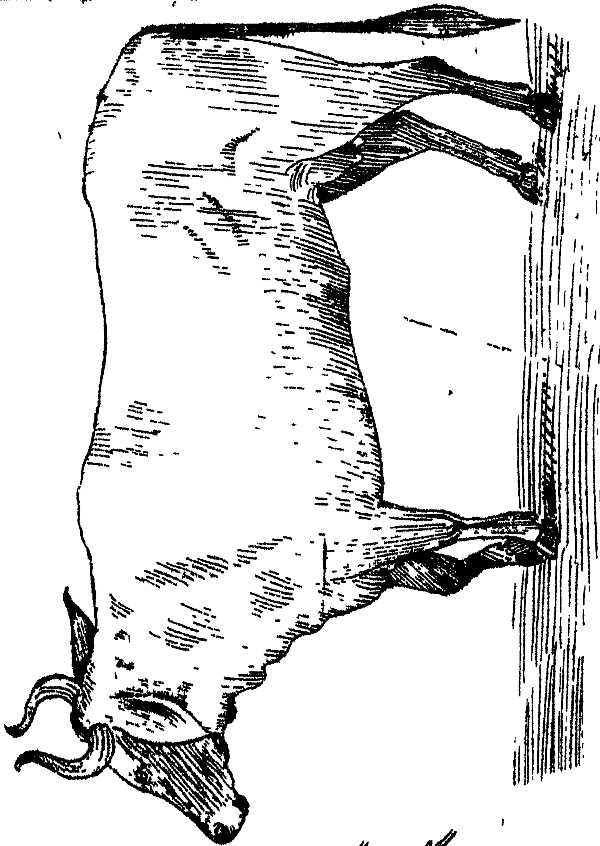
اور عموماً چھوٹے سینگ۔ اور گائے بھی ۱۶ سے ۱۷ سیر تک دودھ دیتی ہے۔



گجرات کا بیل

ناگوری مویشی

یہ نسل فی الحقیقت ناگپور کی ہے لیکن اب دہلی اور اضلاع مغربی وشمالی میں دستیاب ہوتی ہے قدمے نہایت اونچے ہلکے سڈول جسم چھوٹے سر اور لمبے خمیدہ سینگوں کے خوبصورت گچھے دار دُم کے ہوتے ہیں اُن کے سینگ اکثر پیٹھ کیطرف کو خمیدہ ہوتے ہیں اور رنگ ہمیشہ خاکی اور نیلگوں سفیدی مایل ہوتا ہے خالص نسل کمیاب ہے۔ اور دوغلے بکثرت۔ اِن کی



گجراتی گائے

سبک خرامی اور دوڑ نہایت مشہور ہے اسی مطلب کے لئے قدیم زمانہ سے ابتک پالے جاتے ہیں۔ مادہ دودھ بھی زیادہ دیتی ہے اور خوبصورت چالاک شکل کی ہوتی ہے چنانچہ یوروپ میں اس کی دوغلی نسل کے جانور مثل ہانسی حصار کے مویشی کے بکثرت موجود ہیں۔

علاقہ ملتان میں ایک نسل مسمے بہ گورگاریا متوسط قدوقامت خوبصورت شکل مضبوط ہاتھ پیروں کی سیاہ رنگ کی موجود ہے لیکن گائے دودھ کم دیتی ہے اس لئے اکثر دُور جاکر فروخت نہیں ہوتی۔

بنگالہ

بنگالے کے گائے بیل بہت چھوٹے قد کے ہوتے ہیں اور اپنی قد وقامت کے لحاظ سے گاڑیاں کھینچنے اور ہل چلانے میں پوری مدد دیتے ہیں اور مادہ گائے اکثر دو تین سیر تک دودھ دیتی ہیں۔ اس کا سر چھوٹا چوڑی پیشانی چھوٹے چھوٹے مڑے ہوئے سینگ لمبا اور جھکا ہوا جسم اور ٹانگیں چھوٹی ہیں موزونی اعضا گپھے دار دم اور صاف چمکیلی کھال سے اور بھی خوشنما معلوم ہوتی ہے۔

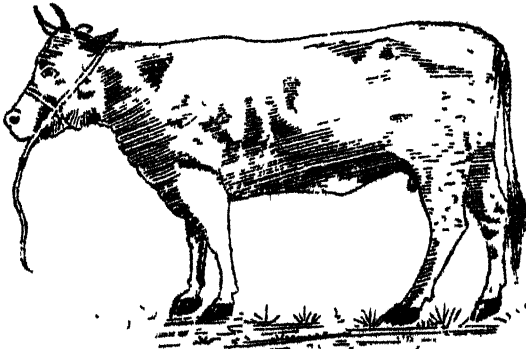
عدن

جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مغربی کنارہ پر ایک چھوٹی سی بستی کا نام عدن ہے یہاں کے مویشی علاقہ مدراس میں کبھی کبھی براہ سمندر آکر فروخت ہوتے ہیں انکا قد ۴۸ انچ اونچا اور جسم سینگوں کے وسط سے دم تک ۴۷ انچ لمبا اور اکثر شانوں کے نیچے ۷۰ انچ کا گھیر ہوتا ہے۔ بعضوں کے سینگ بالکل نہیں ہوتے کوہان بلند ہوتا ہے اور شکل وصورت میں بنگالی بیل سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں گائے کے یا تو سینگ ہوتے ہی نہیں یا نہایت چھوٹے ابھار پائے جاتے ہیں وہ دو ڈھائی سیر تک دودھ ۲۴ گھنٹے میں دیتی ہے اور نہایت نرم مزاج ہوتی ہے۔

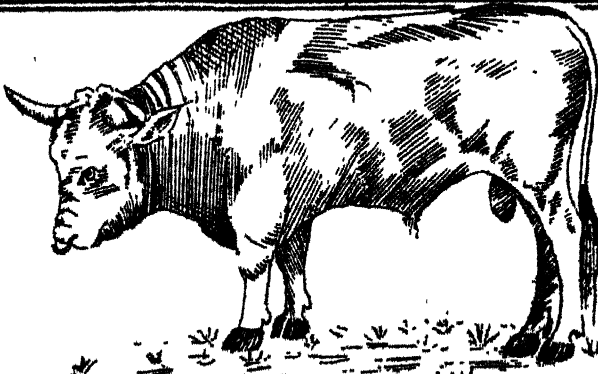
انگلستان

یہاں بھی دو قسم کے گائے بیل ہوتے ہیں ایک لمبے سینگ کے جن کا طول دو ڈھائی فیٹ کا ہوتا ہے اور دوسرے چھوٹے ۳ انچ سے ۱۲ انچ طویل سینگ والے۔ چنانچہ طویل سینگ والے جانور کم پسند کئے جاتے ہیں اور چھوٹے سینگ والوں کی طرف زمانہ قدیم سے زیادہ توجہ رہی ہے اسی وجہ سے اس نسل میں

نہایت درجہ کے مویشی ہوئے اور اس قدر گراں قیمت پر فروخت ہوئے کہ شاید ہی دُنیا میں اس قدر قیمت کو دوسرے ملک کے مویشی بکے ہوں یہ نسلیں امریکہ میں بھی پھیلائی گئیں اور اچھی طرح سے نشو و نما ہوئے لیکن ہندوستان گرم ملک ہے اس لئے باوجود حفاظت اور نگہداشت کے بھی غیر ملک کے جانور اپنی اصلی صحت اور تندرستی کو قایم نہیں رکھ سکتے۔ چھوٹے سینگ والے جانور اکثر سرخ رنگ کے یا سُرخ و سفید ابلق ہوتے ہیں اور اکثر پیٹ اور تھن سفید دیکھے گئے ہیں۔ اضلاع ڈیون اور سسکس کے مویشی دیگر اضلاع کے مویشیوں سے جوڑا ملانے کے لئے عمدہ خیال کئے گئے ہیں۔ ان کے سینگ مومی رنگ کے ہوتے ہیں مادہ گاؤ دودھ بھی زیادہ دیتی ہے۔

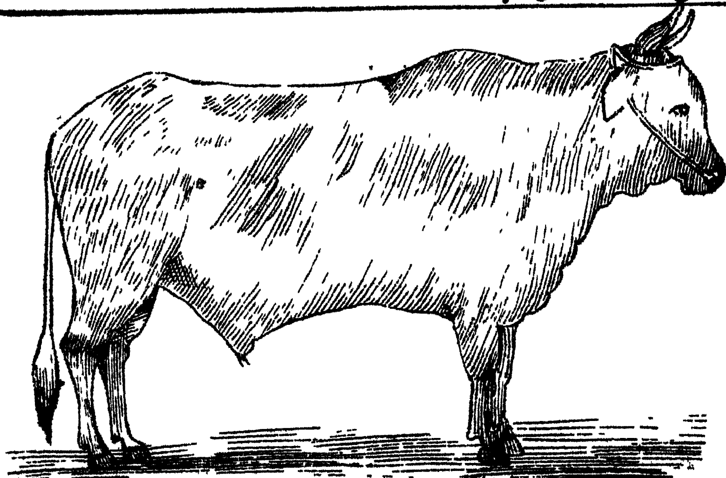


ڈیون کی انعام یافتہ گائے



ڈیون کا انعام یافتہ بیل

الڈرنی کی گائے اگرچہ معمولی درجے کی ہوتی ہے لیکن اس کا دودھ بالخاصیت مقوی ہوتا ہے۔ آئی شائر کی گائے کے دودھ بہت ہوتا ہے۔ اور ایسی ہی کیری کی گائے ہوتی ہے۔



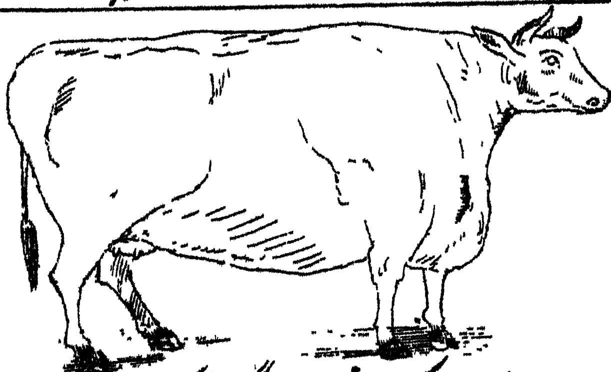
چھوٹی سینگ والی نسل کا دوغلا بیل

ہاں چھوٹے سینگوں والے نسل کے مویشیوں کی تاریخ قدیم زمانہ سے زمانہ حال تک ۲۹ جلدوں میں امریکہ میں مرتب ہوئی ہے جس میں اس کے پالنے والوں کے حالات مفصل طور پر درج ہیں کہ کس زمانہ میں کس کس قیمت پر یہ جانور فروخت ہوئے اور کیسی محنت مشقت سے گلہ پالنے والوں نے لگاتار سعی کر کے نسلاً بعد نسلاً ان کو اس درجہ پر پہنچایا چنانچہ ہم چند حیرت انگیز مثالیں صرف اہل ہند کی واقفیت بڑھانے کے لئے اس جگہہ درج کرتے ہیں تاکہ ان کو بھی اپنے ملک کے مویشی کی اعلےٰ نسل تیار کرنے کا خیال پیدا ہو اور وہ بھی مہذب دنیا کی طرح نیک نام ہوں۔

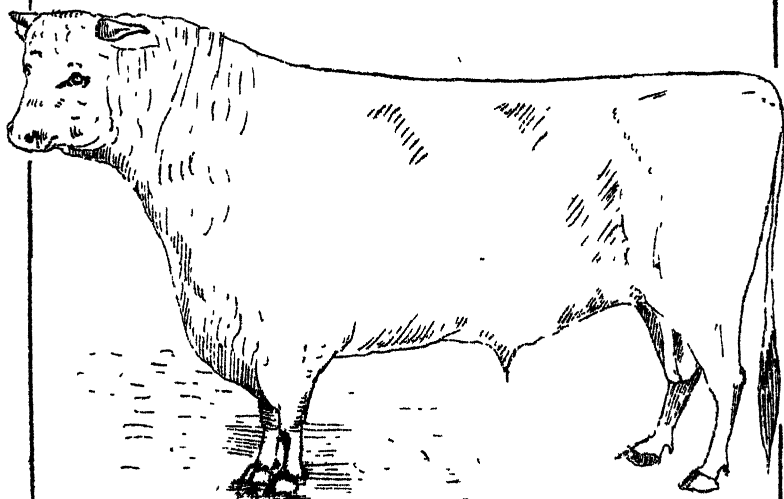
۱۷۸۹ء کے بعد کا ذکر ہے کہ روبرٹ اور چارلس صاحب نے دریائے ٹیز کے کنارہ پر چراگاہ خرید کر عمدہ قسم کے مویشی پالنے شروع کئے چنانچہ مقام ڈرہم کے ایک سانڈ کو پانچ سال تک کھلائی ویکر ایسا تیار کیا کہ اس کا وزن

۳۴۰۰ پونڈ (قریب ۴۳ من) کا ہو گیا اس وقت یعنی ۱۸۰۱ء میں بقیمت ۱۴۰ پونڈ یعنے ۲۱۰۰ روپیہ کو فروخت کر دیا خریدار نے اس کیواسطے ایک گاڑی تیار کر کے پانچ ہفتہ تک اس کو بطور ذریعہ روزگار کے مختلف شہروں میں پھرا کر بدست جون ڈے مبلغ ۲۵۰ پونڈ (۳۷۵۰ روپیہ) کو بیچ ڈالا چنانچہ جون موصوف چھ سال تک اس کو انگلینڈ کے مشہور شہروں میں لئے پھرے مگر بمقام اوکسفرڈ اتفاق سے اس گوشت کے لوتھڑے یا ہاتھی کے بچے کی کولھے کی ہڈی اتر گئی اس لئے مجبوراً اس کو ذبح کرنا پڑا چونکہ بوجہ ٹانگ کے صدمہ کے وہ بہت دبلا ہو گیا تھا لیکن پھر بھی اس میں سے ۲۳۲۲ پونڈ گوشت ۱۵۶ پونڈ چربی اور ۱۴۲ پونڈ کی کھال اتری دس سال کی عمر میں اس کا وزن پورا ۳۴۰۰ پونڈ کا تھا چونکہ وزن کا پونڈ مساوی نصف سیر کے ہوتا ہے اس لئے منوں کا حساب خود کر لیجئے۔

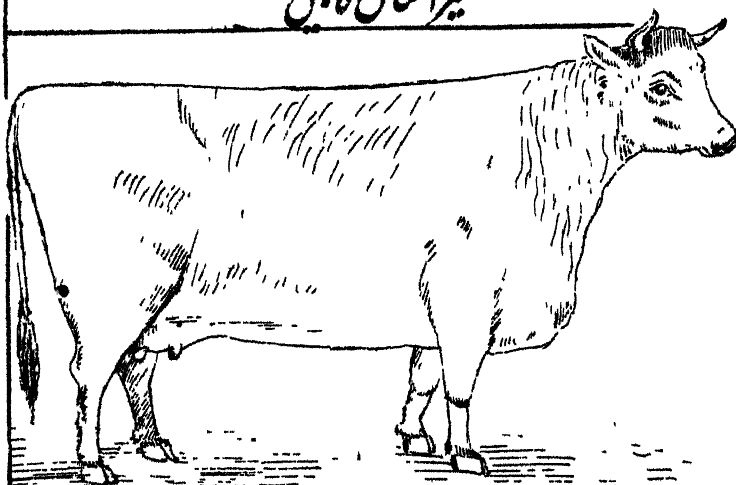
اسیطرح پر روبرٹ صاحب کی ایک اور بچھیا کا ذکر ہے جس کی تصویر بھی ذیل میں درج کرتے ہیں کہ اس کا رنگ بالکل سفید تھا اور یہ بھی نمائشی طور پر چند سال تک پھرائی گئی زندہ کا وزن ۲۳۰۰ پونڈ کا تھا اور بعد ذبح ہونے کے بھی ۱۸۲۰ پونڈ کارآمد اشیا یعنے گوشت پوست وغیرہ اس میں سے حاصل ہوا۔ چونکہ یہ بانجھ تھی اور صاحب اولاد نہ تھی اس لئے اس کو بچھیا لکھا گیا۔



اعلیٰ درجہ کی جسیم سفید رنگ کی بچھیا



تیرا سال کا بیل



تین سال کی گائے

سنہ ۱۸۵۳ء کے قبل مسٹر بٹیس کے ۶۳ راس مویشی مبلغ ۶۶۷۰۰ روپیہ کو فروخت ہوئے اور چند سال بعد بمقام کلنگلی بعض نر گاؤ اور مادہ گاؤ تین ہزار سے ۱۸ ہزار روپیہ فی راس فروخت ہوئے۔ سنہ ۱۸۵۳ء میں جس بڑے قیمت پر اس نسل کے

جانور امریکہ میں فروخت ہوئے اور بعد اشتہار دینے کے یوروپ اور امریکہ والوں نے جس ذوق و شوق سے خریدا امید نہیں کہ شاید ہی آیندہ کہیں فروخت ہوں یعنے کل راس مویشی جو تعداد میں صرف ۱۰۲- از ملکیت والکیٹ وکیمبل صاحب کے تھے بذریعہ نیلام ایک ایک فروخت ہوا۔ سب سے بڑی قیمت ایک راس مادہ گاؤ نے پائی یعنی نوے ہزار روپئے اور کل روپیہ گیارہ لاکھ چالیس ہزار وصول ہوا۔ گو ایسی بڑی رقم کا نام سُنکر سخت تعجب ہوتا ہے لیکن کچھ تو تھا جس کی اس قدر قیمت دی گئی تھی۔ اور افسوس ہے تو یہ ہے کہ ہندوستان میں اس قسم کے چرچے اور مشاغل ہی نہیں کہ علمی طور سے کسی شئے کو بتدریج محنت و سعی سے مراتب اعلیٰ کو پہونچائیں اور اس کی خوبی و محبوبی کا دیگر اقوام سے مقابلہ کرکے سرٹیفکیٹ حاصل کریں ہاں قدرت ہی کبھی اپنے فیاض ہاتھ سے کسی شئے میں خاص کرشمہ ظاہر کردے تو کردے ورنہ یہ اللہ کی بنائی لکیر کے فقیر بنے رہتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ پورا صبر بھی نہیں ساتھ ہی شکایت بھی لگی ہے اور دوسرے کو کرتے ہوئے دیکھکر بھی خود کرنے کی قسم کھائی ہی اگر اچھی طرح پرورش کیا جائے تو ڈھائی سالہ بچہ ۱۶۰۰ پونڈ کا اور تین ساڑھے تین سال کا ۲۰۰۰ پونڈ کا وزن میں ہوتا ہے۔ اور یہ غیر ولایت کی نسل پر کیا منحصر ہے اگر سعی و کوشش کیجائے تو ہندوستان کے ہانسی حصار ناگوری اور میسور کے علاقہ کے مویشی بھی چند پشتوں میں اعلےٰ درجہ پر پہونچکر دیگر ممالک کے جانوروں کے ہم پلّہ ہوسکتے ہیں۔



باب دوم

پرورش وحفاظت مویشیان

مویشیوں کے گلے ایسی جگہ پالنے چاہئیں جہاں چراگاہ کا قرب ہو اور کوئی قدرتی پانی کا چشمہ بھی بہتا ہو نیز کسی بڑے شہر یا منڈی کے بھی پاس ہو تاکہ مویشی برائے فروخت وہاں آسانی سے پہنچ جایا کریں۔ زمین ایسی ہو جہاں ایکھ۔ مولی گاجر۔ وغیرہ بھی ضرورت کیوقت بوئی جاسکے۔ اور نہ ایسی نشیبی ہو کہ اُس کی تری مضرت پہنچتی ہو ایسے مقام پر جانوروں اور آدمیوں کے رہنے کے لئے کھرک اور مکان تعمیر کردیئے جائیں اور دوب کی قسم کی گھاس کی کاشت میں سعی بلیغ کیجائے جس میں غذائیت بہت ہوتی ہے اور عمدہ دودھ حاصل ہوتا ہے مویشی کا گوبر ہر روز جمع کرکے ایک بڑے غار میں ڈالدیا کریں اور کبھی کبھی پھیلاکر اس میں چونہ بھی ملادیں تاکہ وہ اچھی طرح پر گل سڑکر عمدہ کھات بنجائے موسم برسات میں اس ڈھیر پر چھپر ضرور چھادیں ورنہ بہت سے قیمتی اجزا پانی میں دُھلکر ضائع ہوجائیں گے اس کھات کو بارش سے کچھہ پہلے زمین کو سارا دن پھیر اکر پھیلادیں پانی پڑتے ہی نہایت عمدہ گھاس پھوٹے گی اور بکثرت تیار ہوگی۔ اگر گوبر دستیاب نہو اور بھیڑ کی مینگنیاں ملجائیں تو وہ بھی عمدہ کھات ہے۔ اگر کھات کو پانی میں گھول کر استعمال کیا جائے تو وہ خوب موثر ہوتی ہے بعض لوگ لکڑی یا مٹی کے برتنوں میں بنوکہ اسی اور کھل وغیرہ کی سانی بناکر چراگاہ میں رکھدیتے ہیں اور جانور اسی میدان میں کھاکر گوبر بھی وہیں کرتے ہیں لیکن پھر بھی اس کو پھیلانا پڑتا ہے۔ طریقہ بالا اس سے زیادہ بہتر ہے۔ جانوروں کا قاعدہ ہے کہ کھیت میں چارہ اسقدر کھاتے نہیں جسقدر خراب کرتے

ہیں اس لئے اگر چارہ کو کاٹ کر جمع کر رکھیں اور ہاتھ سے کھلایا کریں تو زیادہ فائدہ ہوگا اور جو محنت اور اجرت چارے کی کٹائی میں صرف ہوگی اس کا بدلہ اسطرح پورا ہوگا کہ جانور ہاتھ کے کھلانے سے زیادہ دودھ دیا کرے گا۔ اور جب چاہے کسی گائے پر امتحان کر لو۔ اگر گھاس کے بیج کی ضرورت ہو تو سلیٹن اور پرائس لینڈ سے اسٹریٹ کلکتہ سے طلب کریں۔ تجربہ ثابت کرتا ہے کہ گھر میں باندھ کر کھلائے ہوئے جانور کتنا دودھ زیادہ دیتے ہیں بہ نسبت جنگل کے چرنے والوں کے اور جس گھر میں ایک دو گھوڑے ہوں وہاں گائے کی پرورش بآسانی ہوسکتی ہے اور گھر میں عمدہ دودھ مکھن چھاچھ اور گھی ہر وقت مل سکتا ہے۔

چراگاہ کی وسعت پر گلّے کے مویشی کی تعداد منحصر ہے انگلستان میں ایک ایکڑ عمدہ زمین یا تین ایکڑ کمزور زمین ایک بڑے جانور کے لئے کافی ہوتی ہے لیکن ہندوستان میں بوجہ زرخیز ہونے کے اس مقدار میں دو گائے پرورش پا سکتی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ ہندوستان ایک چھوٹی سی دنیا ہے اس میں سب قسم کی زمین موجود ہے اس لئے کمی بیشی پیداوار کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے نیز جانور کی نسل کا بھی۔ کیونکہ مویشی چھوٹے بڑے سب قسم کے ہوتے ہیں لیکن چھوٹی نسل کے مویشی جو کم دودھ دیتے ہوں ہرگز پرورش نہیں کرنے چاہئیں وہ گلّہ پالنے والے کو بجائے فائدہ کے نقصان دینگے کیونکہ چھوٹی اور بڑے مویشی کی نگہداشت میں صرف اوقات یکساں ہوتا ہے۔

اگرچہ انگلستانی کاشتکار اپنے ملک کی گائے اور بیل کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور صلاح دیتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو ہندوستانی بھی اُن کی پرورش کریں لیکن ہندوستان گرم ملک ہونے کی وجہ سے ان کی صحت کو برقرار نہیں رکھ سکتا اور جب کہ پھلواری کے تخم کا بار بار تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ دو سال تک ولایتی بیج سے خوبصورت اور بڑا پھول پیدا ہوتا ہے لیکن تیسرے سال اسکا قد و قامت کم ہو کر مثل معمولی پھول کے ہو جاتا ہے اور اکثر تخم بالکل اُگتے

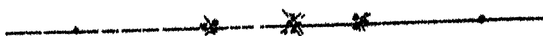
بھی نہیں ایسا ہی حال مویشیوں کا بھی سمجھنا چاہیئے لیکن دیسی نسلوں کی اگر پرورش کی طرف پوری توجہ کیجائے گی تو چند سال بعد نہایت بیش قیمت نسلیں حاصل ہونگی جن کی اہل یوروپ بھی تعریف کرینگے۔ لیکن یہ اُس وقت ممکن ہے جبکہ لکھے پڑھے اور متمول کاشتکار اس طرف توجہ کریں گے کہتے ہیں کہ آلڈرنی کی گائے متوسط قد کی زیادہ دودھ دینے والی اور گرمی کو برداشت کرنے والی ہوتی ہے۔ ایک فرنگی اور اکثر ہندوستانی تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ زیادہ دودھ دینے والی گائے کے تھنوں پر پائوں کی چوڑی دھاری ہوگی اور جسقدر چوڑی دھاری ہوگی اُسیقدر زیادہ دودھ ہوگا۔ سہ سالہ بچھیا ہمیشہ پالنے کے لئے خریدنی چاہیئے اس سے زائد یا کم عمر کے اچھے نہیں عمدہ گائے وہ ہے جس کے بڑے تھن علیحدہ علیحدہ ٹھٹیاں چھوٹی ٹانگیں چوڑی چکلی ہڈیاں اور کمر۔ چھوٹا پتلا چہرہ پتلی گردن ڈھیلی کھال کمر کی طرف کو موڑے ہوئے سینگ۔ پتلی اور باریک بالوں کی گپھے دار دم ہو۔ بڈھی گائے کو ہرگز نہ خریدو لیکن اچھی نسل کی سات سالہ تک کی ہو تو مضائقہ بھی نہیں کیونکہ اس کے بچے ہونگے اور تمہاری سعی و حفاظت سے وہ بلد مضبوط اور خوشنما ہو جائے گی

اندازہ عمر

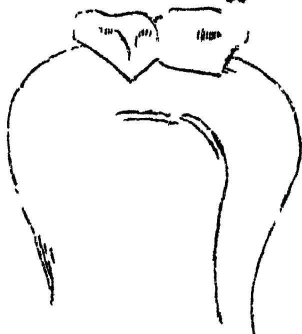
مویشی کی عمر اکثر اُس کے پچھے دانتوں یا سینگ کے گرد کے حلقوں سے اندازہ کیجا سکتی ہے ہر سال ایک حلقہ سینگ میں بنجاتا ہے لیکن چونکہ حلقہ تیسرے سال کے بعد سے نمایاں ہونا شروع ہوتا ہے اسلئے تین سال کا اضافہ بھی عمر کا اندازہ کرتے وقت لگانا چاہیئے مثلاً جس جانور کے سینگ میں چھ حلقے ہوں تو اُس کی عمر ۹ سال کی سمجھو مگر عمر کا اندازہ دانتوں سے اور بھی زیادہ صحیح ہوتا ہے گو اس میں بھی ایک مشکل ہے کہ سامنے کے دو دانت جبتک نکلتے نہیں پہلے صحیح طور پر عمر نہیں تبلا سکتے نیز پانچ سال کے بعد اکثر چھ سال کی عمر میں

پورے آٹھ دانت نکل آتے ہیں اور جبڑے بھر جاتے ہیں اس لئے چھ سال سے زائد عمر صرف قیاس پر شمار کیجاتی ہے۔ لیکن تجربہ کار آدمی دانتوں کی ساخت اور گھساؤ کو دیکھکر اور سینگوں کے حلقے کو خیال کرکے عمر ٹھیک ٹھیک بتلا دیتے ہیں وقت پیدائش نیچے کے جبڑے میں صرف دو دانت سامنے کے ہوتے ہیں اور اوپر کا جبڑا بالکل خالی ہوتا ہے دو ہفتے میں چار دانت اور تین ہفتے میں چھ دانت اور پورے ایک ماہ میں آٹھ دانت پورے ہو جاتے ہیں من بعد عمر کا اندازہ ان کے گھسنے پر اس طرح کرتے ہیں کہ چھ ماہ کے بعد ایک سال کے اندر بیچ کے دانت گھس جاتے ہیں اور سوا برس میں چار دانت وڈیڑھ سال میں چھ دانت اور پورے دو سال میں سب پھر سب سے پہلے سامنے کے پکے دو دانت پھوٹتے ہیں جو اپنی شکل وصورت اور ساخت میں دودھ کے دانتوں سے علیحدہ ہوتے ہیں چنانچہ تین سال کی عمر میں چار دانت اور چار سال بعد چھ دانت اور پانچ سال میں پورا جبڑا بھر جاتا ہے اور چھٹے سال سے پھر سلسلہ وار گھسنے شروع ہوتے ہیں۔

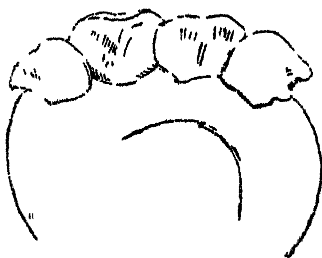
ان جانوروں میں بچہ دینے کی قوت عرصہ تک رہتی ہے ایک سالہ بچھیا گیابھن ہوسکتی ہے اور بیس سال تک بچے دیتی رہتی ہے اسیطرح سے ایک سالہ بچھڑا گیابھن کرنے کے قابل ہے اور اگر تین سال تک روکا جائے تو اس کا بدلہ بچوں کی عمدگی اور مضبوطی سے پورا ہوجاتا ہے اس عمر سے پہلے کام میں لانا اس کو برباد کرنا ہے۔



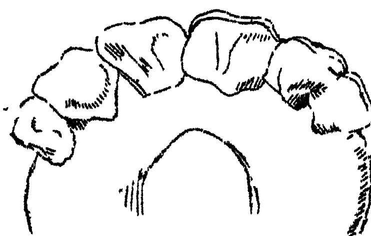
تصویر مویشیوں کے دانتوں کی عمر کے لحاظ سے



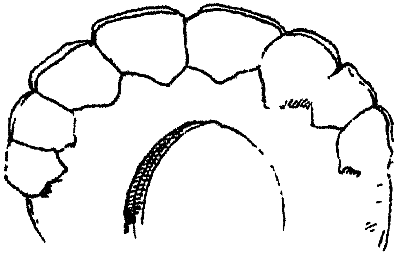
وقت پیدائش



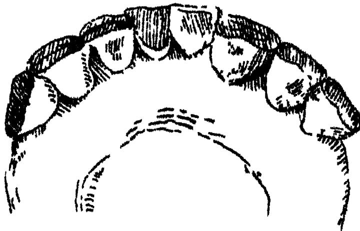
دو ہفتہ



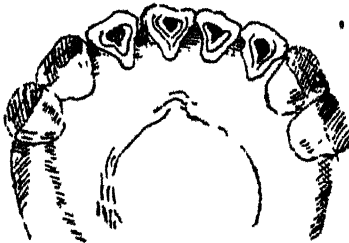
تین ہفتہ



یک ماہہ



آٹھ ماہہ



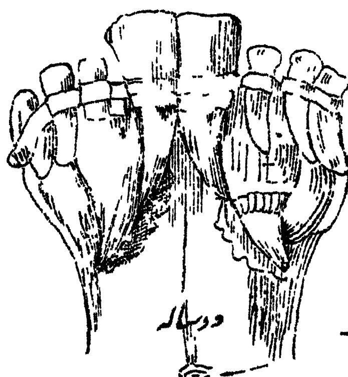
گیارہ ماہہ



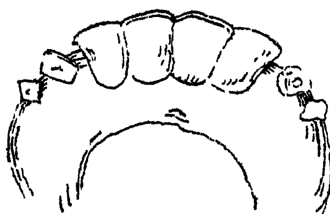
سوا برس



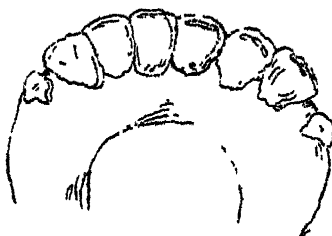
ڈیڑھ سالہ



دو سالہ



تین سالہ



چہار سالہ



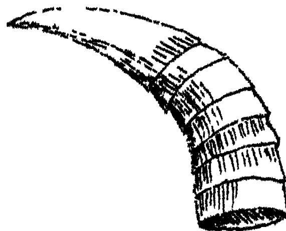
پنجسالہ



چھ سالہ



دس سالہ



سینگ کے حلقے

شناخت حمل

حمل رہنے کے پانچویں مہینے بعد مادہ گاؤ کے پیٹ بڑھنے سے بآسانی حاملہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور بچہ چوتھے اور پانچویں مہینے پیٹ میں پھرنے لگتا ہے اس لئے پیڑو کو اگر انگلیوں سے ٹٹولا جائے تو ایک سخت شے ہاتھ کو محسوس ہوگی یا گائے کو یکبارگی ایک ڈول پانی پلایا جائے اور پیچھے سے دیکھا جائے تو پیڑو کے مقام پر بچے کے پیروں کی حرکت نظر آئے گی اور اگر اس مقام پر ہاتھ رکھیں تو بھی حرکت محسوس ہوگی۔ علاوہ بریں اگر حاملہ ہوگی تو جلد بھیر گریا جائیگی ورنہ بحالت حمل اس کو خواہش نہ ہوگی۔ اگر پہلو کے پاس استھسکوپ (آلہ سینہ بین) لگاکر کان میں سنیں تو بچہ کے دل کی حرکت معلوم ہوگی اور صرف کان لگاکر سنا جائے تو بھی آواز آوے گی لیکن دل کی حرکت سے کان آشنا بھی ہونے چاہئیں نئے آدمی کو پہچاننا مشکل ہے۔

مدت حمل

بچہ گائے کے پیٹ میں اکثر ۲۷۰ دن یا ۹ ماہ تک پرورش پاتا ہے کبھی کبھی ڈھائی سو یا تین سو دن تک بھی نوبت پہونچ جاتی ہے لیکن اوسط ۲۸۵ روز ہیں اور جو بچہ اس مدت سے پہلے پیدا ہو وہ بلیش از وقت کہلائیگا۔

بیاہنے کے چار یا پانچ ہفتہ بعد مادہ کو نر کی خواہش ہوتی ہے اور کبھی کبھی یہ مدت ۶ ماہ یا ۹ ماہ تک بڑھ جاتی ہے خاصکر نیلور کی کلٹ ۸ ماہ تک دودھ دیتی رہتی ہے اور حاملہ ہوکر بھی ۳ ماہ تک سلسلہ قایم رکھتی ہے یعنی اس حساب سے سال بھر پورا دودھ اور ڈیڑھ یا دو سال میں ایک بچہ ملتا ہے اور نیلور کی اچھی گائے کے ۱۸ سیر دودھ روزمرہ ہوتا ہے۔

سلیم اور کوئیم بتور کی گائے اکثر بچہ دینے کے تیسرے چوتھے مہینے

گرم ہو جاتی ہے اور بعض تو ہر سال ایک بچہ دیتی ہیں۔ اگرچہ بیا ہنے کے دو ہفتہ یا ایک ماہ قبل سے دودھ تھنوں میں پیدا ہو جاتا ہے لیکن اس دودھ کو استعمال کرنا بچے کی پرورش میں خلل انداز ہوتا ہے اسلئے نکالنا بہتر نہیں۔

گائے کے گرمانے کی علامت

ایسی حالت میں دودھ کم ہو جاتا ہے اور طبیعت میں بے چینی ہوتی ہے ایک گائے دوسری پر چڑھنے لگتی ہے گوبر کئی بار کرنے لگتی ہے یا غل مچاتی ہے بھوک میں کمی ہو جاتی ہے اور بار بار دم کو اٹھاتی ہے اندام نہانی میں اجتماع خون کے آثار پائے جاتے ہیں اور شفاف رطوبت اکثر دو روز تک یا چار پانچ گھنٹے تک بہتی رہتی ہے اور یہ علامتیں اکثر متواتر ہر تین ہفتے بعد ہوا کرتی ہیں۔

بیا ہنے کے ۳ ماہ گزرنے سے پہلے مادہ کو حاملہ کرانا اچھا نہیں کیونکہ رحم یا بچہ دان اس حالت میں کمزور رہتا ہے اور بدیں وجہ حمل قرار نہیں پاتا۔

اسقاط حمل

بعض دفعہ گائے بچہ گرا دیتی ہے اور ایسا پہلے ماہ سے ساتویں ماہ تک ہونا ممکن ہے لیکن بعد ازیں مدت کے جو بچہ پیش از وقت پیدا ہو وہ اکثر زندہ بھی رہتا ہے۔

اس حالت کی علامتیں یہ ہیں کہ گائے یکایک سست ہو کر جگالی کرنا چھوڑ دیتی ہیں اگر دودھ دیتی ہو تو وہ بھی بند ہو جاتا ہے اور تھن بھاری اور سخت پڑ جاتے ہیں اور بحالت دیگر یکایک تھنوں میں دودھ بھر آتا ہے اور سوجھ بھی جاتے ہیں نیز پیڑو کا تھاؤ کم ہو کر دب جاتا ہے اور جائے مخصوصہ سے سرخ رنگ کی رطوبت بہنے لگتی ہے اور یہ اسقاط کی علامت خاص ہے۔

من بعد بچہ خارج ہو جاتا ہے اور جانور کی حرکات سے بے چینی اور پریشانی ظاہر ہوتی ہے۔

اسقاط کے اسباب یکایک خوف۔ پیڑو پر چوٹ لگنا یا گر پڑنا یا چلنے پھرنے سے نہایت تھک جانا یا بیل کا ستانا یا اعضاء تناسل میں بیماری کا پیدا ہونا ہے

اسقاط حمل کی ابتدائی حالت کا معائنہ کرتے ہی مریض کو علیحدہ مکان میں آرام سے رکھیں اور کمر اور پہلوؤں پر سرد پانی ڈالیں نیز دو تین اونس (چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک) ایپسم سالٹ چاول کے پیچ میں گھول کر پلا دیں تا کہ اسکا اثر ملین طبع ہو۔ لیکن اگر رطوبت متعفن ہو تو جان لیں کہ بچہ مر گیا اس حالت میں چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک دیسی شراب مع ڈیڑھ پاؤ گرم کانجی کے دن میں تین بار پلا دیں تا کہ بچہ دان سکڑے اور جلد خالی ہو جائے۔ اس حالت میں ہلکی غذا دیں اور بخیال صفائی سو حصہ تلی کے تیل میں پانچ حصہ کاربالک ایسڈ ملا کر استعمال کریں۔ اور یاد رکھیں جو گائے ایکبار بچہ گرا دیتی ہے وہ اس بات کی عادی ہو جاتی ہے اور ٹھیک اتنے ہی عرصہ کے بعد ہر حمل کے وقت اس قسم کے آثار نمایاں ہوتے ہیں لہذا فوراً اس کو حسب ضرورت ہلکا سا مسہل دیدیا کریں اور دیگر حاملہ گائیوں سے جبتک کہ بالکل تندرست نہو جائے دور اور پوشیدہ رکھیں کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ اس رطوبت کی بو سے دوسری گائے بھی حمل اسقاط کر دیتی ہیں۔

وضع حمل

جسقدر بیاہنے کے دن قریب ہوتے جاتے ہیں پیڑو جو پہلے خوب تنا ہوا ہوتا ہے دب جاتا ہے اور تھنوں میں تناؤ اور بوجھ نئے دودھ کے جمع ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔

بعض جانور مثانہ اور آنتوں میں خراش پیدا ہونے سے بے چین معلوم ہوتے

ہیں اور اکثر گوبر اور پیشاب کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ بچہ خارج نہیں ہوتا۔ بعد اندام نہانی کا حصہ ڈھیلا اور کشادہ ہوکر سفید یا بھوسہ کی رنگ کی زرد چمکدار رطوبت دو ہفتہ پہلے سے کبھی کبھی اخراج پانے لگتی ہے اور جب وقت وضع حمل زیادہ قریب ہوتا ہے تو درد زہ کی شدت سے جانور گھبرایا ہوا معلوم ہوتا ہے پھر پانی کی تھیلی باہر نکلتی اور پھٹ جاتی ہے اس وقت جانور جھک کر بیٹھ جاتا ہے یا ایک کروٹ سے ہو جاتا ہے پھر بچہ کی اگلی ٹانگیں اور سر نکلتا ہے اور درد کی شدت اور رحم کی حرکت سے دو تین منٹ کے وقفہ کے بعد باقی جسم بھی بچہ کا نکل آتا ہے۔ اور بچہ کی پشت ماں کی پشت کی طرف ہوتی ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے چند منٹ بعد مادہ گاؤ اٹھکر کھڑی ہوتی ہے اور اپنے بچہ کو چاٹنا شروع کردیتی ہے جو خاموش پڑا رہتا ہے۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد وہ سر اوٹھا کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتا ہے اور دو چار دفعہ کامیاب ہو جاتا ہے انگلستان کا یہ طریقہ کہ بچہ کو پیدا ہوتے ہی ماں کے سامنے سے دور لیجاتے ہیں نہایت مذموم ہے کبھی اتفاقیہ بچہ پیٹ میں آڑا پڑ جاتا ہے اسوقت دانشمند تجربہ کار گوالہ اپنے ہاتھ سے کام لیتا ہے یا اگر دانشمند بیطار (ویٹیری نری ڈاکٹر) قریب ہو تو اس کی تجویز پر عمل کرنا چاہیئے بچہ ہونے کے نصف گھنٹے سے ۲ گھنٹے کے اندر جیل بالکل خارج ہو جاتی ہے اس کو فوراً اٹھا کر دور لیجا کر دفن کردیں کیونکہ بعض گائے اس کو کھا جاتی ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ دودھ نہیں دیتیں ۔

دھرن یا بچہ دان کا باہر نکل پڑنا

یہ اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے کہ بچہ خارج ہونے کی حالت میں بچہ دان بھی سرخ گیند کیطرح نکل کر ٹانگوں میں لٹک جاتا ہے چنانچہ اسکا علاج نہایت سہل ہے فوراً اس کو صاف کرکے ہاتھ سے اندام نہانی میں داخل کردیں اور بذریعہ

پچکاری یا املی پھٹکری یا سفید جستی یا شوگر آف لیڈ پانیمیں حل کرکے داخل کریں ان ادویات کا اثر قابض ہے اور بازار سے ملسکتی ہیں نیز چھٹانک ما بھر افیون گھول کر چانول کے پیچ کے ساتھ پلادیں یا ایک چھٹانک کو پانی میں گھول کر تشنج دفع کرانے کے لئے رحم میں داخل کریں اگر مقعد زیادہ کھنی ہوئی ہو تو مسہل دیں تاکہ بڑی آنتیں خالی ہوجائیں اور زیادہ مقدار میں گرم پانی کا آنتوں پر ترشڑا دیں۔ اور چونکہ تشنجی حرکت بھی قایم رہتی ہے اور احتمال ہو کہ رحم دوبارہ باہر نکل آئیگا تو املی کیکر۔جامن۔موسری۔آنب۔جھاؤ وغیرہ کی چھال کو پانی میں جوش دیکر اور کپڑا اوس میں تر کرکے مثل گدی کے فرج پر باندھ دیں۔

بعض کسان یہ تدبیر عمل میں لاتے ہیں کہ بید کو موڑ ۳ یا چار انچ قطر کا گول حلقہ بناکر اور رحم کو اندر داخل کرکے دونوں پچھلی ٹانگوں کے درمیان پٹھوں کے مقام پر رکھکر پھنسا دیتے ہیں اور چھ سے ۱۲ گھنٹے تک اس کو نہیں نکالتے نیز جانور کو قریب کے تالاب میں لیجا کر گہرے پانی میں چند گھنٹے تک کھڑا رکھتے ہیں حتی کہ تشنج دفع ہو جاتا ہے پھر اس حلقے کو نکال ڈالتے ہیں۔

بخار شیر

چونکہ بچہ ہونے میں اور دودھ کے یکایک تھنوں میں چڑھنے سے تمام جسم میں تکان پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ عارضی بخار اول اور بچہ ہونے کے بعد ہو جایا کرتا ہے کبھی تو فوراً معلوم ہو جاتا ہے اور ہفتہ عشرہ بعد یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں پچھلی ٹانگ کا بار بار اٹھانا۔پریشانی کے آثار سرعت تنفس منہ کا بار بار کھولنا۔اور رال کا بہنا۔اگر شدت زیادہ ہو تو جانور تھک کر بیٹھ جاتا ہے اور پھر بدن پھولنا شروع ہوتا ہے اور اگلی پچھلی ٹانگیں سرد ہو جاتی ہیں اور بجا ڑا لگکر سرد پسینہ آنے لگتا ہے اس وقت نبض بیقاعدہ ہو جاتی ہے اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے سو جاتا ہے۔

علاج۔ گائے کی فصد کھول کر سوا دو یا تین سیر خون نکالو اور آدھ سیر یا ڈھائی پاؤ اپسم سالٹ کو ڈیڑھ دو سیر چانول کی کانجی میں گھول کر ملا دو نیز ڈھائی تولہ ادرک بھی اس میں ملا دو یا ارنڈی کے تیل کا جلاب پلاؤ اگر جانور لید نہ کرے تو پاؤ بھر اپسم سالٹ پھر پلاؤ نیز ۳ چھٹانک ارنڈی کے تیل میں ڈھائی تولہ صابون حل کر کے گرم پانی ڈیڑھ سیر یا دو سیر ملاؤ اور شہد میں پچکاری کرو۔ اگر تھنوں میں دودھ کی زیادتی ہو تو دونوں وقت نکال دیا کرو اور سوجن گھٹانے کو پوست خشخاش دھنیا اور مکوہ پانی میں جوش دیکر سکو۔ کرو یعنی گرم گرم ادویہ کو کپڑے میں باندھ کر تھنوں پر لگاؤ اور جب پوٹلی ٹھنڈی معلوم ہو تو جوشیدہ عرق میں پوٹلی کو غوطہ دیکر پھر لگاؤ اور پندرہ بیس منٹ تک سینکتے رہو۔ اگر دودھ پینے میں بچہ کی ٹکر لگنے سے تھن سوجھ جائے تو ہلدی اور چونہ پیکر گرم پانی میں گاڑھا گاڑھا لیپ کرو یہ ہر قسم کی چوٹ میں بلا خوف و خطر استعمال ہو سکتی ہے اگر تھنوں میں گانٹھ پڑ گئی ہوں اور توجہ نکیجائے تو نتیجہ یہ ہے کہ بھٹنی کا سوراخ بند ہو جائیگا۔

اگر جننے میں زیادہ تکلیف ہوئی ہو تو دو تین رتی افیون کھلا دو یا نیم اور چرائتہ پانی میں جوش دیکر پلا دو یا دونوں وقت ایک ایک بوتل شراب بیر کی پلا دیا کرو۔

دودھ دوہنا

دودھ دوہنا ایک سہل کام ہے لیکن پھر بھی مشق کے بغیر ہر شخص اس فعل کو انجام نہیں دیسکتا۔ زیادہ مشاق آدمی موسم گرما میں ۱۸ گائے کا دودھ نکالسکتا ہے۔ ورنہ عام طور پر ۱۲ گائے کا دودھ نکالنا آدمی کا کافی کام سمجھا جاتا ہے دودھ نکالنے کے دو طریقے ہیں طریق اول میں بھٹنی کو جڑ سے انگوٹھے اور دو انگلیوں سے پکڑ کر نیچے کو گھسیٹتے ہیں تاکہ جو دودھ اس میں موجود ہے وہ نکل جائے اور دوسرے ہاتھ سے بھی یہ ہی عمل کرتے ہیں اور یہ سلسلہ

اس وقت تک جاری رکھتے ہیں کہ تمام دودھ تھنوں میں سے نکل آئے طریق دویم میں ساری انگلیاں اور انگوٹھے سے یعنے مٹھی میں ٹھنی کو پکڑ کر نیچے کو کھینچتے ہیں اور یہ ہی سلسلہ جاری رکھتے ہیں اگرچہ دونوں طریق اچھے ہیں اور دودھ سب طرح سے نکل آتا ہے لیکن گوالہ کی مشق پر اور عادت پر منحصر ہے بعض گوالے ایک ہی جانور کے ساتھ دونوں عمل کرتے ہیں لیکن انگلستانی عمل دویم کو بہتر خیال کرتے ہیں۔ بعض گائے جب ان کے آگے سانی رکھکر بچھڑے کو تھنوں سے لگا لیتے ہیں تب دودھ دیتی ہیں اگرچہ چند منہ مارنے کے بعد بچہ کو ماں کے قریب باندھ دیتے ہیں اور گوالہ پچھلی ٹانگوں کے قریب اکڑوں بیٹھکر اور بلٹوئی (برتن) اپنی دونوں ٹانگوں میں رکھکر دونوں ہاتھ سے دودھ دوہنا شروع کرتا ہے اور بعض بلا تکلف خواہ بچہ قریب ہو یا نہو دودھ دیدیتی ہیں لیکن کم ایسی ہوتی ہیں جو شرارت کئے بغیر کیا ممکن کہ ایک قطرہ دودھ کا دیں تجربہ سے ثابت ہوا کہ نرمی سے جہانتک برتاؤ کیا جائے اس میں ضرور کامیابی ہوگی درشتی مار پیٹ سخت الفاظی یا گھڑکی کا عادی کرنا نہ چاہئے۔ بچہ ہونے کے چار روز بعد تک دودھ کا قوام زیادہ گاڑہا ہوتا ہے اور جوش دینے سے وہ جم جاتا ہے جسکو پیوسی بولتے ہیں اور بلا تکلف کہاتے ہیں ہندوستان میں دوبار سے زیادہ دودھ کسی جگہ نہیں نکالا جاتا ہے صبح کو اکثر سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو درج غروب ہوتے وقت حالانکہ یہ مشہور ہے کہ غیر وقت بھی دودھ تھنوں میں خوب بہرا ہوا معلوم ہوتا ہے اس لئے اگر تین بار نکالا جاوے زیادہ بہتر ہوگا لیکن گائے کی حیثیت بھی دیکھنی چاہیئے جو گائے بہت زیادہ دودھ دیتی ہو اسکو تین بار دوھنا نامناسب نہیں نیز سارا دودھ تھنوں میں سے نکالنا بھی نہیں چاہیئے کچھ بچہ کا حصہ ضرور چھوڑ دیں ورنہ اس کی پرورش میں خلل واقع ہوگا۔ اور دودھ دوہنے کے بعد دو تین گھنٹے تک اس کو اپنی ماں کے پاس بند ہا رکھیں پھر علیحدہ باندھ دیں اور جہانتک ہو گائے کو ایسی عادت نہ ڈالیں

کہ بغیر بچھڑے کے قریب ہوئے وہ دودھ نہ دے موجودہ زمانہ میں چونکہ انسانی توجہ دنیا کی طرف زیادہ راجح ہے اور روز بروز ہر قسم کے آلات اور کلیں تیار ہوتی ہیں اس لئے موجدوں نے گائے کے دودھ دوہنے کی مشین بھی بنا ڈالی اگرچہ وہ کئی طرز کی ہیں لیکن عمدہ وہ ہے جسمیں ربڑ کی نلی تھنوں کے سوراخ میں داخل کرکے دوسری نلی برتن میں ڈالدیتے ہیں اور پھر پچکاری کا عمل شروع ہوتا ہے دودھ نکل نکل کر برتن میں جمع ہوجاتا ہے اور لطف یہ ہے کہ کئی جانوروں پر ایکبار ہی عمل کرسکتے ہیں۔ اور رکھوالے اور گوالے کے مکروفریب سے بچنے کا عمدہ طریقہ ہے کیونکہ یہ لوگ اکثر دھوکہ دہی سے مالک کو پورا دودھ نہیں دیتے یا بے وقت میں خود نکال لیتے ہیں اور گائے کو کبھی بیمار اور کبھی آسیب زدہ مشہور کردیتے ہیں۔

دودھ اور اُس کے مرکبات

دودھ چونکہ قدرتی غذا ہے اس لئے اس میں جسم کی پرورش کے تمام اجزا موجود ہیں یہ ایسی ہلکی غذا ہے کہ بچے بڈھے کمزور اور بیمار سب کو موافق آجاتی ہے بجز اس کے کوئی ایسی شے موجود نہیں جس میں پرورش کے تمام اجزا موجود ہونے کے علاوہ ہر عمر کے آدمی کیلئے مفید ہو۔ اس کی زیادتی اور کمی مویشی کی نسل غذا اور موسم پر منحصر ہے۔ سوکھی گھانس کُسل اور سبزی خاصیت اور دودھ کی مقدار کو بھی بڑھاتی ہیں اگر گائے کو صرف دوبار ۲۴ گھنٹے میں دوہیں تو بہ نسبت چندبار ایک دن میں دوہنے کے زیادہ مکھن نکلے گا۔ اسیطرح صبح کا دودھ بہ نسبت شام کے زیادہ مقوی اور شروع کا بہ نسبت پچھلے حصہ کے کمزور ہوتا ہے۔ پانی کا اثر دودھ کے خواص اور مزہ بدلنے میں بڑا مددگار ہوتا ہے بعض نسلوں کا دودھ زردی مائل ہوتا ہے اسیطرح بعض نسلوں میں مکھن زائد ہوتا ہے مثلاً انگلستانی عمدہ گائے

سے روزمرہ آدہ سیر مکھن حاصل ہوتا ہے۔ مضبوط اور تندرست گائے
کے زیادہ دودھ ہوگا۔ اور بدشکل اور بیمار کے کم۔ انگلستان میں ہلکے رنگ
کی اور خاصکر سُرخ رنگ کی گائے بہ نسبت سیاہ یا سفید کے زیادہ دودھ والی
سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں اس بات کا چنداں لحاظ نہیں ہے
اسی طرح جنگل میں چرنے والے جانور سے گھر میں باندھکر کھلائی ہوئی پالتو
جانور کا دودھ مقدار میں زیادہ اور مزہ میں شیریں اور طاقتور ہوگا۔ اور جب
خاص عمر پر گائے پہنچتی ہے۔ تو اسکا دودھ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے
اور وہ زمانہ تیسرے بار گیابھن ہونیکا ہے۔ یا پانچ سال کی عمر کیونکہ اس
حالت میں شیر بنانیوالے اعضاء خوب نشو ونما پاچکتے ہیں۔ اور یہ حالت بارہ سال
تک رہتی ہے۔ من بعد مقدار شیر میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اور جب گائے گرما جاتی
ہے۔ یا قریب گرمانیکے ہوتی ہے۔ تو اسکا دودھ خراب ہوتا ہے اور یہی حالت بچہ
ہونیکے بعد تہفتہ عشرہ تک رہتی ہے۔ دودھ میں علاوہ پانی کے شکر مکھن چند قسم
کے نمک اور چھاچھ دکیسین ہوتی ہے۔ اور کیسین وہ شے ہے جو مانند سفیدی
بیضہ مُرغ ترشی سے منجمد ہوجاتی ہے۔ اور خالص پانی میں حل نہیں ہوتی اور جب
دودھ میں ترشی یا پکھی اور گائے کے بچے کے معدہ کا ذرا سا ٹکڑہ ڈالدیں تو مکھن
اور کیسین بطور پنیر کے جم جاتا ہے۔ اور پانی میں شکر اور نمک باقی رہ جاتا ہے چنانچہ
دودھ میں چکنائی مکھن کی ہوتی ہے جس سے جسم میں چربی بنتی ہے اور مٹھاس دودھ کی
شکر کی سی ہوتی ہے۔ گاڑھا پن کیسین کا جس سے گوشت بنتا ہے۔ اور خاص مزہ نمک
کا ہے۔ جیسے فاسفیٹ آف لائم جس سے ہڈی کی پرورش ہوتی ہے۔ اور فاسفیٹ آف
سوڈا جو ہضم غذا میں مدد دیتا ہے۔ اور پانی فرحت بخش ہونیکے علاوہ ان تمام اجزا
و جسم کے مختلف حصوں میں بحالت سیال پہنچاتا ہے۔ تاکہ جسم کے سب حصے
اپنی خوراک حاصل کریں۔ الغرض دودھ نہایت مفید شے ہے اور تروتازہ دودھ
زود ہضم فرحت بخش ہوتا ہے جو شش دیکر یا زیادہ گاڑھا کر کے پینا کہا نیکے ہضم کرتا ہے

انسان اور مختلف مویشیوں کے دودہ میں مذکورہ بالا اشیار کی مقدار کا فرق نقشہ ذیل سے ایک نظر میں معلوم ہو سکتا ہے۔

اجزا	شیر مادہ گاؤ	شیر بز	شیر مادہ خر	شیر عورت
کیسین	۴٫۴۸	۴٫۰۲	۱٫۸۲	۱٫۵۲
مکھن	۳٫۱۳	۳٫۳۲	۰٫۱۱	۳٫۵۵
شکر	۴٫۷۷	۵٫۲۸	۶٫۰۸	۶٫۵۰
نمک	۰٫۶۰	۰٫۵۸	۰٫۳۴	۰٫۴۵
مجموعہ اجزا بالا	۱۲٫۹۸	۱۳٫۲۰	۸٫۳۵	۱۲٫۰۲
مقدار پانی	۸۷٫۰۲	۸۶٫۸۰	۹۱٫۶۵	۸۷٫۹۸
میزان کل	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

نقشہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر بز میں اجزا ٹھوس زیادہ مقدار میں ہیں۔ اسلئے وہ زیادہ جسم کی پرورش بھی کریگا۔ اسکے دوسرے درجہ پر گائے اور گدھی کا دودہ ہے۔ اور پھر انسان کا بھینس کے دودہ میں اجزائے ٹھوس بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اسلئے دیر ہضم ہے۔ اور جسم کو پھیلاتا ہے۔

اور برسات کے موسم میں مرطوب ملکوں میں اسکا استعمال بخار پیدا کرتا ہے۔ خاصکر صاحبان مرض طحال یا بخار کو اسکا استعمال ناجائز ہے۔

دودہ پانی کی طرح سرد ہو کر منجمد ہو جاتا ہے۔ اور پانی کے کھولنے کے درجہ پر اس میں پتلی سی جھلی کیسین پڑ جاتی ہے۔ اگر ہلکی آنچ پر رکھا رہے۔ تو ترش نہیں ہوتا۔ دودہ کے تیزاب کو اصطلاح میں لیکٹک ایسیڈ کہتے ہیں عمدہ دودہ کا قوام نہ گاڑہا ہوتا ہے۔ نہ پتلا۔ اگر ایک بوند کسی برتن پہ ڈالیں۔ اور وہ قایم رہے بہ نجائے تو سمجھو کہ خالص ہے اور اُسکا وزن مخصوص ۱٫۰۳۴ ہوتا ہے اچھا دودہ خوش ذائقہ بے بو سفید نیلی جھلک کا نہایت ہلکا زرد فام ناشفاف

ہوتا ہے۔ اور بالائی چند گھنٹہ میں سطح بالائی پر تیر آتی ہے۔ اس کام کے واسطے
کشادہ اور کم اونچا برتن یعنے جو ایک انچ سے زاید بلند نہو۔ چاہئے کیونکہ اگر
گہرا برتن ہوگا۔ تو بالائی اوپر نہ آسکیگی۔
دودھ میں پانی کی مقدار پہچاننے کے لئے جو آلہ شیشہ کا تجویز کیا گیا
ہے۔ اسکا نام لیکٹومیٹر ہے۔ شیشہ کے برتن میں دودھ بھر کر آلہ شیر شناس
ڈال دو۔ جسپر ذیل کے نشان کندہ ہونگے۔

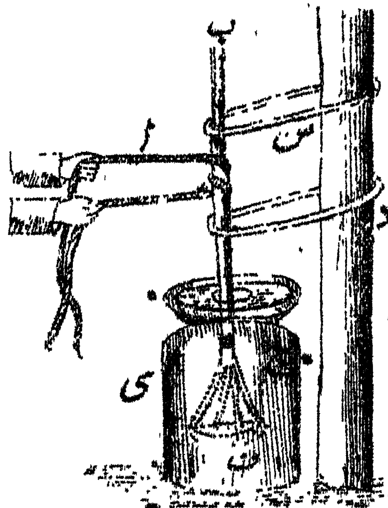
M شیر خالص
3 تین حصہ خالص دودھ اور ایک حصہ پانی
2 نصف دودھ اور نصف پانی
1 ایک حصہ شیر و یک حصہ پانی
W آب خالص

پس جس نشان تک وہ آلہ دودھ میں ڈوبے۔ وہی شئے اسمیں ملی ہوئی سمجھو مثلاً نشان ۲ پر آلہ تیر جائے۔ تو نصف دودھ اور نصف پانی ہوگا۔

مکھن نکالنا

کچے دودھ کو اگر بلویا جائے۔ تو مکھن کم نکلتا ہے۔ اسلئے اول اسکو جوش دو۔
اور تھوڑا سا ترش دہی ملا کر مٹی کے برتن میں بھر دو۔ آٹھ گھنٹہ کے عرصہ
میں بلکہ اس سے کم میں وہ جم کر دہی بن جائیگا۔ پھر اسمیں پانی ملا کر مٹکی
میں ڈال کر رہی (مدھانی) سے بلوؤ۔ عرصہ دس بیس منٹ کے اندر مکھن
سطح چھاچھ پر تیرنے لگتا ہے۔ اسکو جمع کرکے تھالی میں رکھکر انگلی سے دباؤ
تاکہ آب زاید رفع ہوجائے لیکن موسم سرما میں یہ کام ہلکے شیر گرم پانی سے اور
موسم گرما میں سرد پانی سے بلکہ آب برف سے اور نمک سے یا دونوں سے سرانجام
پاتا ہے۔ مگر تھوڑی مقدار میں مکھن نکالنا منظور ہو جیسا کہ سفر میں ہوتا ہے۔ تو تازہ
دودھ بوتل میں بھر کر منہ بند کر دو۔ ۲۰ بیس پچیس منٹ خوب حرکت دو جب مکھن سطح
پر نمایاں ہو جمع کر لو۔ کہتے ہیں کہ ڈھائی پاؤ دودھ میں ۲ اونس مکھن سے چھٹانک بھر

تک حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ کمی بیشی دودھ کی حالت پر منحصر ہے۔ عمدہ مکھن وہ ہے۔ جو ہلکا خوش مزہ بھینی بھینی خوشبو رکھتا ہو۔ اور زردی کی جھلک پائی جائے ترش بلائی میں سے مکھن زیادہ نکلتا ہے۔ لیکن مزے میں دوسرے درجہ پر ہوتا ہے۔ یورپ۔ ایران۔ روم۔ وچین وغیرہ سرد ممالک میں مکھن کا استعمال زاید ہے۔ لیکن ہندوستان وعرب وافریقہ کے گرم ملکوں میں مکھن جلد خراب ہوجاتا ہے۔ اسلئے اُس سے گھی بنالیتے ہیں۔ گھی بنانا نہایت سہل ہے۔ مکھن کو برتن میں ڈالکر آنچ پر رکھدو۔ اجزائے مائی جل کر روغن باقی رہ جائیگا۔ جو عرصہ تک اگر محفوظ رکھا جاے۔ تو اپنی حالت نہیں بدلتا۔ اور مکھن سے نصف گھی حاصل ہوتا ہے۔ یورپ میں چھوٹی بڑی مختلف قسم کی مکھن نکالنے کی کلیں جنمیں منوں دودھ بلو یا جاسکتا ہے۔ تیار ہوئی ہیں۔ اور ہندوستان میں فروخت ہوتی ہیں لیکن غریب کسان جس مختصر اور کم خرچ آلہ سے یہ عمل سرانجام دیتے ہیں۔ اُسکا نقشہ درج ذیل ہے۔ اور چونکہ اکثر لوگ اس عمل سے واقف ہیں۔ اس لئے زیادہ محتاج بیان نہیں ✦



دودھ بلونے کا آلہ

ا رسی کا ٹکڑہ ہے۔ جسکو دونوں ہاتھ میں پکڑ کر حرکت دیتے ہیں۔
ب رسی یا مدہانی بانس کی ہے۔
س بید کے دو گول حلقے ہیں۔
د لکڑی زمین میں گڑھی ہوئی ہے۔
ج سُتی یا بید کی بندش ہے۔ تاکہ بانس چڑھ نہ جائے۔
ی برتن ہے۔
ف رسی کے دوسرے انجام کی شکل ہے

جہاں بانس نہ ملے۔ تو لکڑی کی مدہانی بناکر کام نکال لیتے ہیں۔
اگر گھی کا مزہ خراب ہو جائے۔ تو فی سیر گھی میں آدہ سیر چھاچھ ملاکر ہلکی آنچ پر اتنے عرصہ تک رکھو کہ مائیت جل جائے۔ خوش مزہ ہو جائیگا ٭

پنیر بنانا

گرم موسم میں پنیر مشکل سے جمتا ہے۔ اور اس کام کیواسطے بکری یا گائے کے دودہ پیتے بچے کا معدہ جسکو اصطلاح میں جُبتہ بولتے ہیں درکار ہے اور یورپ میں بوجہ سرد ملک ہونیکے صرف تھوڑا سا نمک ڈالنا کافی ہے لیکن اس ملک میں نمک ملکر اور اسپر چھڑک کر مٹی کے برتن میں رکھدیتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت نصف جبتہ لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے دو چار لیموں کا عرق اُسپر چھڑک دو۔ اور دو تولہ لونگ پسی ہوئی۔ ڈالکر ڈہائی یا دو یا آدہ سیر ہلکا گرم پانی ملاکر بند کرکے رکھ چھوڑو اور روز ہلادیا کرو۔ ایک ہفتہ میں مصالح تیار ہو جائیگا۔ اور آٹھ دس تولہ اسمیں سے بیس سیر دودہ منجمد کرنیکو کافی ہے۔ سرد موسم میں دودہ میں مصالح مذکورہ ملاؤ۔ اور برتن پر کمبل رکھکر آگ کے پاس رکھدو۔ تھوڑے عرصہ میں تلچھٹ تہ نشین ہوکر پانی اوپر رہ جائیگا پھر تلچھٹ کو کپڑے میں باندہکر بارہ گھنٹے تک لٹکا دو۔ تاکہ پانی ٹپک جائے۔ پھر سانچہ میں

کپڑے کو بچھا کر اور احصل میں نمک ملا کر بھر دو۔ اور ہلکے وزن کے نیچے دبا دو۔ دو تین روز میں وہ خوب بستہ ہو جائیگا۔ اسکو نکالکر کام میں لاؤ۔ اگر زیادہ سخت کرنا ہو۔ تو کھلی ہوئی ہوا میں رکھو۔ ہندوستان میں اسکی ٹکیاں دو پانچ موٹی۔ اور چار پانچ انچ قطر کی فروخت ہوتی ہیں۔ اسکے پتلے پتلے قتلے کتر کر اور نمک مرچ لگا کر گھی میں تل کر بھی کھاتے ہیں

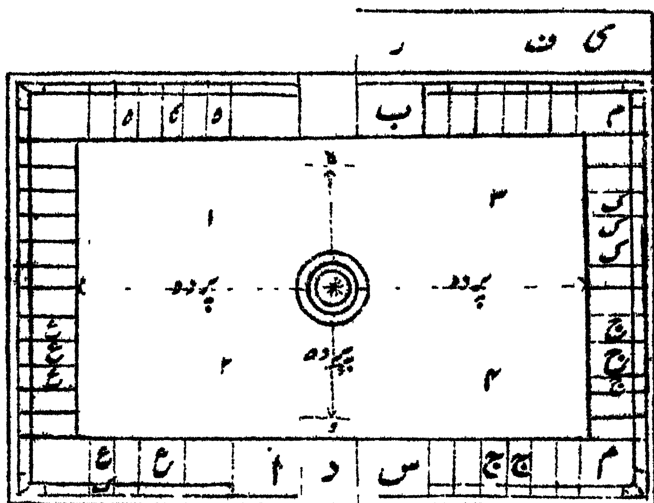
اگر دودھ پھٹ جائے یا ترش ہو جائے۔ تو اسکا پنیر بنانا نہایت سہل ہے۔ اول باریک کپڑے میں باندھکر لٹکا دو۔ جب تمام پانی نکل جائے۔ نمک ملا کر عمل ہلکو بالا کر لو۔ ہندوستان میں پنیر کی ٹکیاں بنانے کے سانچے بانس کی تیلیوں کے بنکر بنائے ہیں۔ جو مثل ڈبے کے ڈھکنے دار ہوتے ہیں۔ فائدہ اسکا یہ ہے کہ پانی آسانی ٹپک سکے۔ اور ہوا بھی لگتی رہے۔ لیکن انگریزی سانچے تابنے وغیرہ کے تاحی دار ہوتے ہیں۔

اور انگریزی مصالحہ کانسخہ یہ ہے۔ مرتبان میں پانچ سیر پانی بھر کر۔ تازہ انڈہ توڑ کر ڈال دو۔ اور بچھڑے کے چھہ معدے (جھجتے) قدرے نمک سے صاف کرکے داخل کرو۔ اور چند روز بعد تیار جانو۔ مگر یہ عمل گرم قطعات میں کار آمد نہیں ہوتا صرف واقفیت بڑھانے کو درج کر دیا ہے۔ حکما پنیر کو جسم کا فربہ کرنے والا بتلاتے ہیں۔

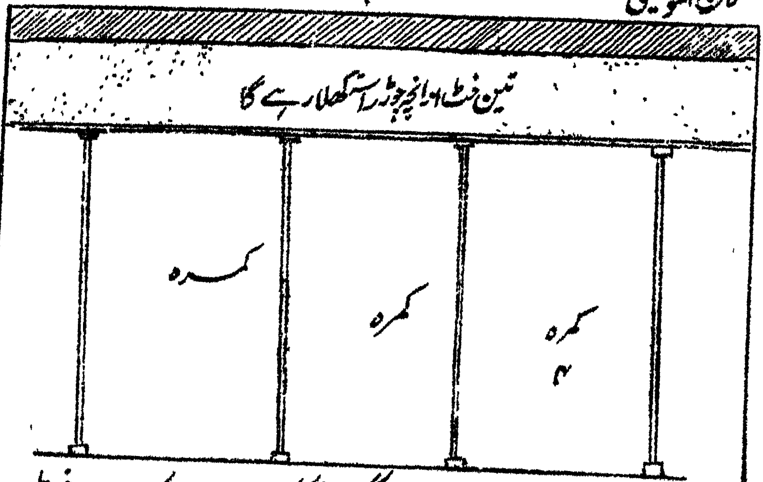
گوسالہ

مویشی کی پرورش کے لئے ایسا مکان بنانا چاہئے۔ جو ہر موسم کے لحاظ سے آرام دہ ہو۔ اور پانی پینے نہلانے کے علاوہ مکان کے فرش وغیرہ دھونے کے لئے کافی ہو۔ بلند جگہ پر ہو۔ تاکہ مستعملہ پانی اور بارش کا آسانی بہ جائے کیونکہ نشیب کی زمین میں تری کی زیادتی ہوتی ہے۔ اسلئے جانور اکثر بیمار ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں ایک مکان کا نقشہ زمینی بطور نمونہ کے بنا کر دکھلایا ہے جسکے کمرہ حسب ضرورت کم و بیش کر سکتے ہیں۔ اس میں تمام ضروری کمرے

علیحدہ علیحدہ موجود ہیں۔



۱۱۲۔ چارہ و دیگر اشیاء خوردنی کے گودام ب۔ کمرہ سائی وغیرہ
بنانیکا۔ س۔ دودہ گھر۔ د۔ سانڈ کا مکان اور اُسکا چوک۔ ف ف
مکان کے چاروں طرف پھیرے کے لئے راستہ ہے۔ تاکہ سانڈوں بیلوں
گایوں۔ بچھڑوں وغیرہ کو چارہ ڈالنے میں آسانی ہو۔ ۱۔ بچھڑوں کا۔ ۲
دودہ نہ دینے والی گایوں کا۔ ۳۔ دودہ دینے والی گایوں کا۔ اور ۴۔ حاملہ
گایوں کا چوک ہے۔ اور پردہ کی دیواریں کل صحن کو چار حصوں میں تقسیم کرتی
ہیں۔ گ گ۔ کھرلی یا چارنی ہے۔ یعنے جس جگہ چارہ ڈالا جاتا ہے۔ ہ ہ۔
بچھڑوں کے کمرے ع ع۔ خشک یا دو گاؤں کے کمرے۔ ک ک۔ حاملہ گایوں کے
کمرے ج ج۔ دودہ دینے والی گایوں کے کمرے ہیں۔ م م۔ وضع حمل
کے کمرے۔ و و راستے۔ ن۔ وسط میں پانی کا حوض ہے جس سے سب
جانور اپنے اپنے احاطہ میں سیراب ہو سکتے ہیں۔
یہ نقشہ اصطبل مذکورہ کا تشریحی نقشہ ہے۔ اسمیں ایک جانور کیلئے فیٹ



۱۶ انچہ طویل اور ۴ فیٹ عریض جگہ گھیری گئی ہے۔ پردہ کی دیوار چار فیٹ سے کم بلند کسی حالت میں نہ ہونی چاہیئے۔ اور کھانا پہنچانے کا راستہ بھی ساڑھے تین فیٹ چوڑا رکھنا چاہیئے۔ کھرلی کو بعض لوگ دو فیٹ بلند پسند کرتے ہیں اور بعض اسلئے ناپسند کرتے ہیں۔ کہ جانور اگر بیٹھا ہو۔ تو ہنا چارہ نہیں کھا سکتا۔ اسلئے سطح ارض کے ہم سطح اگر نہ رکھیں۔ تو قدرے بلند کریں۔ تمام حالتوں میں اصطبل کا فرش پختہ بنایا جائے۔ اور ڈھلوان ہو۔ ورنہ صفائی غیر ممکن اور صفائی چونکہ لازمہ صحت ہے۔ اسلئے خرچ کا کچھ خیال نہ کریں۔ بلکہ عدم صفائی کے پر خطر نتیجہ کو غور کریں۔

اصطبل کے کنارے ایک موری پختہ ضرور بناویں۔ تاکہ پیشاب اور اصطبل کے دھونے کا پانی اس میں بہ جایا کرے۔ کل صحن اصطبل کو چار حصوں میں تقسیم کرنے کے لیئے اگر دیوار نہ بنائیں۔ تو موٹے تاروں کی روک لوہے یا لکڑی کے کھڑک خاص خاص دوری پر گاڑ کر جیسا کہ اکثر ریل کی پٹری کے ہر دو جانب ہوتی ہیں بناویں۔ سانڈ کے چوک کے گرد بھی احاطہ کی دیواریں بناویں۔ چونکہ ہندوستان گرم ملک ہے اور چست شدہ آہنی چادر گراں قیمت ہوتی ہے اسلئے چھت پر چھپر یا کھپریل ڈالنا بہت مناسب ہے۔ دیواریں ۹ فیٹ

سے کم بلند بہتر نہیں ہاں دو فیٹ کی چٹائی اسطرح پر کم ہوسکتی ہے کہ ۶ یا ۷
فیٹ کی بلندی پر چشمے چٹائی میں چھوڑدو جن میں لکڑی یا بانس وغیرہ کی جھفری
کام کی ٹٹی لگاکر رنگ پھروادو یہ روشنی اور ہوا بہم پہنچائیں گے۔ اور موسم سرما
میں اینز بوریا باندھ دو یا پھونس کی تپلی سی ٹٹی ہوا روکنے کو لگا سکتے ہیں۔
جانوروں کے باندھنے کے لئے تمام دیوار کے ایک سرے سے دوسرے
سرے تک آہنی گول سریا نصب کرکے ہر اصطبل میں ایک ایک زنجیر
لٹکادو جس کا طول اسقدر رہو کہ مویشی بآرام حرکت کرسکے گودام کی چھت اگر
دوہرا مکان بنادیں تو پختہ رکھیں اور حتے الوسع حفاظت کریں کہ تری چارہ
کو نہ پہونچے جس سے وہ نہایت خراب ہوجاتا ہے۔
جو مویشی فربہ کرنے کی غرض سے پالے جائیں اُن کے لئے بھی ایسا
ہی تھان بنانا چاہیئے لیکن ان کو چراگاہ میں بالکل نہ بھیجیں بلکہ تھان پر
ہی کھانے پینے کا بندوبست خوب کردیں اور صفائی کا بیحد خیال رکھیں
ورنہ مویشی بیمار ہوجاوینگے۔ روزمرہ پیشاب کی نالیوں کو اور اگر ممکن ہو تو
تھان کو بھی دُھلوا دیا کریں اور گوبر وغیرہ روزمرہ اُٹھوا دیا جانا چاہیئے۔ جو
جانور تھان میں رکھکر پرورش کئے جاتے ہیں وہ بہت جلد نہایت فربہ اور
موٹے ہوجاتے ہیں اور انکا گوشت بھی لذیذ ہوتا ہے۔

اغذیہ

دودھ کی زیادتی اور کمی اور مزہ غذا پر منحصر ہے چری بھوسہ کھل بھوسی وغیرہ
کثرت سے ذخیرہ میں فصل پر خرید کر جمع کرلینی چاہیئے اگر سبز کدو (لوکی) یا
کدوے شیریں۔ شلجم۔ مولی۔ گاجر۔ ایکھ۔ باجرے اور جوار کی چری سبز
گھانس وغیرہ بھی کھیت میں رکھا جائے اور بوقت ضرورت خرچ کرتے
رہیں تو پرورش مویشی کے لئے بہترین اشیاء میں سے ہیں مٹر اور چنا وغیرہ

نہایت موٹا کرنے والی غذا ہے اس لئے باحتیاط برتنی چاہئے کیونکہ بجز ان مویشیوں کے جو ذبح کرنے کے لئے پالے جائیں دیگر گاؤ کا نہایت فربہ کرنا اُن کو سُست اور بیکار بنانا ہے غذا میں بھی تغیر و تبدل بلحاظ موسم کے کرنا چاہیئے کیونکہ ایک ہی قسم کی غذا سے عمدہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے علے الصباح تھوڑا بھوسہ جو یا گیہوں کا کھلانا چاہیئے جو بہ نسبت چانول کے بھوسہ کے اچھا ہوتا ہے اور دودھ دوہنے کے بعد بھوسی یا مٹر کے چھلکے اور بھوسہ پانی میں تر کرکے کھلاویں۔ اور پھر پانی پلانے لیجائیں پھر تھوڑی سی گھاس اگر میسر آوے ورنہ خشک کھلادیں دوپہر کو قدرے جوار یا باجرہ دیں عام طور پر ہندوستان میں علی الصباح اور شام کو سانی کھلانے کا دستور ہے مگر اچھا نہیں ہے مذکورہ بالا طریق پر عمل کریں۔ اناج ہمیشہ کوٹ کر اور سانی بنا کر کھلایا کریں ثابت کھانے سے نقصان ہوتا ہے اور تیسرے یا شام کا دودھ نکالنے کے بعد سانی دیں۔ اور ہمیشہ اناج کو جوش دیکر اور کھلی کو کوٹ کر ملا کر کھلادیں مرکب ذیل کی اکثر لوگ تعریف کیا کرتے ہیں۔

السی یا تیسی کی کھل ہموزن ملا کر یا علیحدہ	ایک سیر
جو یا گندم کا بھوسہ	ڈیڑھ سیر
جو کٹے ہوئے	ایضاً
دلے ہوئے چنے	آدھ سیر
اُبلی یا دلی ہوئی السی	ایضاً
کُٹے ہوئے بنولے یا اوس کی کھل	ایک سیر
بھوسی	ایضاً
نمک	ڈیڑھ چھٹانک
گندھک	دو تین چٹکی

اگر کھانے چرائی پر گئی ہو تو مذکورہ بالا اجزا میں تین یا چار سیر سبز گھاس

ورنہ بارہ پندرہ سیر گھانس ملاکر کل مرکب کو دن میں ۳ یا ۴ مرتبہ کرکے کھلاویں اور اس کے علاوہ جسقدر سبز چارہ وہ کھانا پسند کریں اگر گائے زیادہ فربہ ہو جائے گی تو اُسکا دودھ کم ہو جائیگا اور بیل کی خواہش ظاہر کرے گی۔
مذکورہ بالا مقدار غذا کی ایک متوسط قد کی یعنی کوئی آٹھ سیر دودھ دینے والی گائے کے لئے چھوٹی گائے کے واسطے کم اور بڑے جانور کے لئے حسب ضرورت زیادہ کرسکتے ہیں۔ ہندوستان میں ماش کی دال بھی کھلائی جاتی ہے لیکن اس سے اکثر پیٹ پھول جاتا ہے اس لئے استعمال اچھا نہیں۔ بنولہ کی کھلی سے دودھ زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے اور جوار و مکی اور چنے سے فربہی آتی ہے۔ لیکن دودھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ بھوسی خواہ جو کی ہو یا گیہوں کی دودھ بڑھاتی ہے لیکن اُس کے خواص اور اجزا پر کچھ اثر نہیں کرتی ارہر اور کھساری کی دال بھی گائے کو ہرگز نہ کھلائیں۔ اُبلے ہوئے چاول یعنے خشکا نہایت ہلکی غذا ہے اور اس سے دودھ بھی کم پیدا ہوتا ہے۔ گیہوں کی بہ نسبت جو زیادہ مقوی اور صحت بخش ہوتے ہیں۔ میوہ دن سے دودھ زائد پیدا ہوتا ہے خصوصاً پپیتا جس کے استعمال سے رکا ہوا دودھ جاری ہو جاتا ہے اسی طرح اُبالے ہوئے سبز کدو سے بھی دودھ بڑھتا ہے۔
السی کی کھلی سے مقوی اور عمدہ دودھ حاصل ہوتا ہے اور ناریل کی کھلی اس سے دوسرے درجے پر ہے لیکن سرسوں کی کھل گرم ہوتی ہے اس لئے سرد موسم میں کھلانی بہتر ہے۔ تل کی کھلی عمدہ ہے لیکن بعض دفعہ بنگال میں اس کے استعمال سے آنتوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ اگر سبز چارہ گائے کو نہ دیا جائیگا تو اس کی صحت قایم نہیں رہ سکتی۔ دوب گھانس۔ نچلا ہوا ایکھ۔ مولی۔ چنی۔ سبز جو۔ اور گندم۔ چری وغیرہ متوسط مقدار میں ضرور کھلانی چاہئے۔ گوبھی۔ کرم کلہ۔ اور شلجم بھی جوش دیکر کھلانا بہتر ہے۔
بنولہ کے کھلانے میں اتنی احتیاط ضرور ملحوظ رہے کہ اسپر روئی کا روان

بالکل باقی نہ رہے ورنہ اس کے استعمال سے درد قولنج پیدا ہوگا اور اس کے صاف کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ ہلکی آگ پر کڑاہی رکھکر تھوڑے تھوڑے بنولے اس میں ڈالو اور حرکت دو تاکہ رواں جل جائے اور خود بنولہ نہ جلے بھوسی کو سانی کو تیار کرتے وقت سب سے اخیر ملانا چاہیئے۔ اور کھل کو جب سانی ہو رہی ہو کوٹ کر ملا دیں۔ جن برتنوں میں سانی تیار کریں اُن کی صفائی کا بہت خیال رکھیں اور اسیطرح میٹھا اور صاف پانی پینےکو دیں تاکہ بیماری سے دور رہیں

جنوبی ہند میں دودھ دینے والی گایوں کی غذا

بنولہ کوٹ کر یا ثابت پانی میں بھگو کر تنہا یا دیگر اشیا کے ساتھ ملا کر دن رات میں دو ڈھائی سیر تک کھلایا جاتا ہے اگر تل کی کھلی یا چانول کی بھوسی کے ہمراہ دیں تو وزن میں کم دیں ڈاکٹر رائل صاحب کی تحقیقات سے بنولہ میں پانی۔ شکر۔ البومن۔ فاسفورس۔ اور سلیکا وغیرہ غذائیت بخش اجزا موجود ہیں۔ اگر کھل کی صورت میں دیں تو دو گھنٹے تک پانی میں تر رکھیں۔ تل کی کھل بموتاب چھلی۔ اور ناریل کی نہایت پرورش کنندہ شے ہے دودھ بڑہانے کے علاوہ جسم میں طاقت اور خون میں کثرت پیدا کرتی ہے۔ مٹر کی دال بھی گوشت پیدا کرنے والی چیز ہے اور روزمرہ دو سیر سے چار سیر تک تنہا اور دیگر اشیا کے ساتھ ملا کر بمقدار نصف کھلائی جاتی ہے لیکن پہلے پانی میں اچھی طرح بھگو دیتے ہیں۔ گیہوں اور چانول کی بھوسی بھی مٹر کی دال کی طرح ہے اور کسی قسم کا اناج ہندوستانی اس لئے نہیں کھلاتے کہ اُن کے خیال میں حرارت جسمی بڑہا کر دودھ میں کمی کر دیتا ہے۔

عام طور پر پینے کے لئے چانول کا دھوون یا چانول کی باسی پیچ جسکو کانجی بولتے ہیں لیکہ سانی کھلانے کے دیتے ہیں اور جو جانور چرائی پر نہیں

جاتے انکو سبز تازہ گھانس شام کیوقت دیتے ہیں دس پندرہ سیر سبز گھانس اوراسی قدر سبز چانول کا چارہ کافی سمجھا جاتا ہے لیکن جو چرائی پر آئی ہوا ان کو سبز گھانس نہیں دیتے بلکہ بھوسہ کھلاتی ہیں اگر چمچہ بھر نمک دوسرے تیسرے روز دودھ دینے والی گایوں کو دیا جائے تو مناسب ہے جنگلی جھاڑبیری کے پتے یا پالا سبز گیہوں سرسوں سبز۔ جوار۔ ادرکی۔ چولائی کا ساگ وغیرہ بھی دودھ بڑھانے والی اشیاء میں سے ہیں جس گائے کے بچہ ہونے کے بعد دودھ میں کمی ہو تو دودھ میں گڑ یا رابچہ ملاکر پلاؤ اور جو اور گیہوں کا دلیا پکاکر کھلاؤ۔

اضلاع کویم بتور میں اچھے کام کرنے والے جانوروں کو یہ خوراک ملتی ہے۔ اور کافی سمجھی گئی ہے۔ بھوسہ ۱۵ سیر۔ چنا ½ ۱ سیر۔ (جو جوش دینے سے دگنا ہو جاتا ہے) گھانس ۲۵ سیر۔ اور کھلی خواہ کسی قسم کی ہو آدھ سیر نیز چولائی۔ بھوسی وغیرہ ایسی کوئی شے جس سے وہ اچھی حالت میں رہیں ۔

بچھڑوں کا انتظام

بچھڑوں کو صرف چانول کی پیچ پر جس میں نمک ملا ہو گذارا کرانا یا صرف خشکہ کھلانا اُن کی پرورش کو روکتا ہے کیونکہ یہ غذا اور اُن کی ماں کا تھوڑا سا دودھ مضبوط ہڈی بنانے کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے۔ اُن کو اگر دو چار سیر چھاچھ علاوہ دودھ کے دیجائے تو بھی کچھ قوت پیدا ہو سکتی ہے۔ ایک مہینے کے بچہ کو اس کی ماں کا بہت سا دودھ پلانا چاہیئے۔ بعدازاں دن میں ۴ بار ماں کے پاس باندھ دیں اور ہری دوب۔ کھل وغیرہ تھوڑی تھوڑی کھلانے کی عادت ڈالیں بعضوں کی رائے ہے کہ ان کو مٹر اور پھلیاں زیادہ کھلانی چاہئیں اور گیہوں کے پھول میں بیرشراب ملاکر بطور گولی کے روز دیں جس سے ان کو غفلت کی نیند آوے گی اور نیند سے وہ جلد فربہ

ہوجائیں گے دو ماہ بعد ان کو ذبح کرسکتے ہیں اگر فروخت کرنیکے لیئے پالے
جائیں تو جو کے آلٹے کا حریرہ جس میں کھل السی یا تلی کی ملاکر پکائی جائے
چانول کی پیچ یا چھاچھ کے ساتھ ملاکر کھلانا چاہیئے گیہوں یا جو بھی پکاکر کھلاتے
ہیں لیکن تھوڑا دودھ ضرور دیں۔

بیل یا سانڈ

سانڈ ہمیشہ اچھی نسل کا خریدنا چاہیئے کیونکہ اس کی عمدگی پر تمہارے
گلہ کی بہبودی اور فائدہ منحصر ہے سانڈ میں جو خرابی اور عیب ہوگا وہ اوس
کی اولاد میں ضرور ہوگا۔ عمر میں دو سالہ اپنی پوری طاقت میں ہوتا ہے
اور کسی حالت میں تین سال سے زائد نہو او صورت شکل میں مردانہ اور دلیر
ہو۔ ہر سال اُس کے ایک بچہ کو سانڈ ضرور بناؤ جو وقت ضرورت اگر تمہارا
سانڈ بیمار ہوجائے یا مرجائے تو کام آسکتا ہے یا دیگر کاشتکاروں کے
گایوں کے بھرنے سے فائدہ اُٹھاسکتے ہو۔ اس کو تمام سال کھڑک میں جسکا
صحن کشادہ ہو رکھنا چاہیئے اور روزمرہ اگر ممکن ہو تو باہر بھی پھرایا جائے
نیز ہاتھ سے کچھ خوراک کھلائی جائے تاکہ وہ سدہ جائے اور بندھا بندھا
غضبناک نہو جائے نیز اس کے ناتھ بھی ضرور ڈالدینی مناسب ہے۔

بیل ۱۶ ماہ میں گیابھن کرنے کے لایق ہوجاتا ہے اور گائے ہمیشہ
تین تین ہفتے بعد گرماتی رہتی ہے۔ ایک سانڈ ساٹھ گایوں سے بھی زاید
کو بھر سکتا ہے لیکن ایک یا دو ماہ متواتر اس سے کام نہ لیں بلکہ اگر اس
کی صحت اور طاقت کو برقرار رکھنا منظور ہو تو چھ ماہ یا ایک سال میں اسقدر
کام لیں نیز اگر کئی سانڈ موجود ہوں اور اپنے بچے تیار ہوگئے ہوں تو ہر تین
یا ۴ سال کے بعد نیا سانڈ بدلدیا کریں اور بچھڑے کی عمر جبتک پوری تین
سال کی نہو جائے بچہ نہ لو۔ اگر مادہ سانڈ کے پاس جانے سے انکار کرے

تو اُس کو اس گائے کا دودھ پلاؤ جو گیابھن ہو چکی ہو بلکہ کمر پر بھی دودھ چھڑک دو یا گڑ کھلاؤ تو وہ خوب گرما جائیگی۔

کہتے ہیں کہ نر یا مادہ بچہ لینا اس طرح ممکن ہے کہ جو ہیں گائے گرمائے فوراً اس کو گیابھن کرادو تو مادہ بچہ پیدا ہوگا اور جو آخری وقت میں یعنی جب اُس کی حرارت کمزور ہو گئی ہو حاملہ کرائےگے تو بچھڑا پیدا ہوگا لیکن یہ امر پورے طور پر پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچا۔

بانجھ گائیں

ہندوستان میں بوجہ گرمی کے بہت کم گائیں بانجھ ملتی ہیں لیکن برعکس اس کے انگلستان اور یوروپ میں یہ خرابی موجود ہے اور اس کی وجہ مصنوعی غذا یا گھاس کے ساتھ ارگٹ آف رائی کا بلا اطلاع کھا لینا ہے جس کا اثر خاص کر اعضائے تناسل ورحم پر ہوتا ہے۔ انگلستان میں دس فیصدی گائیں بانجھ دیکھی گئی ہیں ایسے جانوروں کو یا جو بچہ گرادیتی ہوں فروخت کر ڈالنا چاہیئے۔ اگر فربہ کرنا مطلوب ہو تو ہلکی غذا دیں کیونکہ جب وہ بچہ دینے کے ناقابل ہیں تو بیفائدہ قیمتی غذا کو خراب کرنا نادانی ہے۔ ایک چھٹانک نمک ۳ سیر السی کی کھل اور ۳ سیر چنے بھوسہ میں روزانہ کھلانا کافی ہے۔ لیکن پانی میں بھگو کر دینا لازم ہے پہلے پہلے کم غذا دیں اور آخر میں خوب کھلا دیں تو فربہی جلدی آتی ہے بلکہ مقدار مذکورہ دن میں چھ دفعہ کر کے دینا چاہیئے فربہ ہونے والے جانوروں کو شب و روز مکان میں رکھنا چاہیئے ان کو پانی پلانے بھی دور نہ لیجائیں تاکہ خوب تیار ہوں۔ گورنمنٹ فارم سیدا پیٹ کی سالانہ رپورٹ کا خلاصہ بابت سنہ ۱۹۰۲ء اور سنہ ۱۹۰۳ء بوجہ دلچسپ اور مفید ہونے کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ایک گائے مبلغ ساٹھ روپیہ کو معہ یک ماہہ بچے کے خریدی گئی جس

کی خوراک اس وقت ۲ سیر مونگ پھلی کی کھل سیر بھر بھوسی گندم کی اور دس سیر سبز چارہ اور ساڑھے سات سیر گھانس اور پونے دو تولہ نمک تھی صبح کو دودھ دوہنے کے بعد اس کو دو گھنٹے کے لئے پاس کے چراگاہ میں چھوڑ دیا جاتا تھا اور باقی وقت وہ تھان پر بندھی رہتی تھی جہاں اسکو کافی مقدار میں پانی بھی ملتا تھا۔ صبح کو ۷ بجے اور شام کو پانچ بجے دودھ نکالا جاتا تھا اس حالت میں اس کو کھل کھانے کو ملتی تھی اور بچھڑا پاس باندھ دیا جاتا تھا تاکہ کچھ حصہ دودھ کا باقی رہا ہوا پلایا جائے اور باقی وقت بچہ کو ماں سے علیحدہ رکھا جاتا چنانچہ بارہ ہفتے کے دودھ کا اوسط وزن بحساب روزانہ دس پینٹ (پینٹ مساوی ہے ڈھائی پاؤ کے) ہوا اور جسقدر دودھ بڑھتا گیا جانور کا وزن بھی زیادہ ہوتا گیا چنانچہ بوقت خریداری ۲۹۰ سیر کا تھا لیکن چار ماہ بعد ۳۰۹ سیر ہو گیا۔

تجربہ دیگر:۔ نیلور کی گائے اور دیونی کے بیل سے جو بچہ ہوا یہ تجربہ اس کا ہے اور بچہ ہونے کے تیسرے روز سے چھ ماہ تک روزانہ دودھ کی مقدار وزن کر کے درج رجسٹر کی گئی یہ اس گائے کا تیسرا بچہ تھا۔ اس عرصہ میں اس کی خوراک ۲۰ سیر سبزی دو سیر مونگ پھلی کی کھل ایک سیر گیہوں کی بھوسی اور ۲ تولہ نمک رہے چنانچہ بھوسی اور کھل ملا کر نصف صبح اور نصف شام کو دی جاتی تھی۔ اور دو گھنٹے چراگاہ میں چھوڑنے کے بعد شب و روز تھان پر بندھی رہتی۔ صبح سات بجے اور شام کو ۵ بجے دودھ دوھا جاتا۔ اور بچھڑے کو اس کی قریب باندھ دیتے تاکہ کچھ مقدار وہ بھی پی لے۔ چنانچہ چھ ماہ کا اوسط وزن روزانہ دودھ ۱۴ پینٹ حاصل ہوا۔ اور چھ ماہ میں عہ کا سبز چارہ۔ عہ کی کھل۔ عہ کی بھوسی۔ عہ کا بھوسہ اور نمک اور عہ خرچ ملازم کے صرف ہوئے جملہ میزان کل عہ خرچ ہوئے اور ۲۳۹۹ پینٹ دودھ حاصل ہوا۔ اگر اس میں سے عہ بچھڑے کی قیمت

کم کردیں تو ہے دودھ مذکورہ کی قیمت ہوتی ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مونگ پھلی کی کھل مثل چنے کے مفید ہوتی ہے اور خاص موسم پر بہت سستی بکتی ہے۔ اور کام کرنے والے جانوروں کے لئے دو سیر کھل اور چارہ کافی غذا ہے چنانچہ گورنمنٹ فارم میں سرد موسم میں ۹ گھنٹے اور گرم موسم میں ۸ یا ۸½ گھنٹے مویشی سے خدمت لی جاتی ہے۔ اور گاڑیوں میں ساڑھے بارہ من سے پندرہ من تک بوجھ لادا جاتا ہے اور رفتار گاڑی دو میل فی گھنٹہ کے حساب سے شمار ہوتی ہے ذیل کی فہرست اغذیہ بابت ۱۸۴۳ء و ۱۸۴۴ء بھی ملاحظہ ہو۔

اغذیہ	کام کرنیوالا مویشی	گائے	جوان بیل	بچھڑا	کم عمر بچھڑا
مونگ پھلی کی کھل	۲ سیر	۲ سیر	۱½ سیر	۱ سیر	½ سیر
بھوسی	x	۱	x	۱	۱
دال کے چھلکے	۲	۲	۲	۱	x
نمک	ایک چھٹانک	پونے چار تولہ	½ چھٹانک	½ چھٹانک	¼ چھٹانک
سبز چارہ	۷½ سیر	۲۰ سیر	۱۵ سیر	۱۰ سیر	۲½ سیر
خشک چارہ	۳۰	x	x	x	x

زندہ مویشی کا وزن دریافت کرنے کا قاعدہ

فٹوں میں دونوں شانوں کے ذرا پیچھے سے بیل کا گردا ناپ کر مربع کرلو اور شانہ کے اگلے حصے سے دُم تک ناپ کر پانچ میں ضرب دو پھر دو اعداد کو آپس میں ضرب دیکر اکیس پر تقسیم کرو تو وزن اسٹونوں میں معلوم ہوجائیگا اور ایک اسٹون مساوی ۷ سیر کے ہوتا ہے فرض کرو کسی گائے کا گردا ۶¾ فیٹ اور طول ۵¼ فیٹ ہو تو ۵¼ فیٹ ہو نو ۶¾ × ۶¾ × [illegible]

فیٹ کے ہوا اور ۵ ۱/۴ × ۵ = ۲۶ ۱/۴ فیٹ اسواسطے ۴۲ ۱/۴ × ۲۶ ۱/۴ = ۱۱۰۹ ۱/۱۶
کے ہوا اس کو ۲۱ پر تقسیم کیا تو باون اسٹون یعنی پانچ من دس سیر
گائے کا وزن ہوا۔ اگر جانور بہت فربہ ہو ۱/۴ حصہ کل وزن کا اور زاید کر لو
اور بہت دُبلا ہو تو ۱/۲ حصہ کل وزن کا کم کر لو۔ اور یاد رہے کہ کھال کا
وزن کل جسم کا ۱/۱۸ اور چربی کا ۱/۱۲ ہوا کرتا ہے ۔

باب سوم

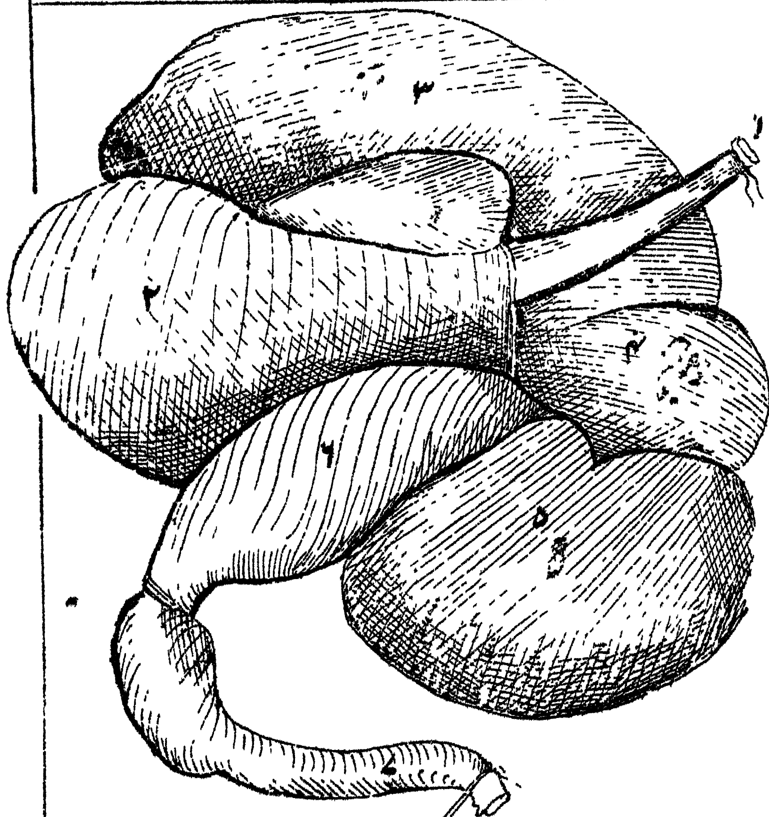
علاج المویشی

امراض اور علاج لکھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آلات ہضم اور تنفس وغیرہ کا مختصر حال بیان کر دیا جائے کیونکہ علاج وہی شخص خوب کر سکتا ہے جو کم از کم اتنا جانتا ہو کہ مویشی کی مشین کے اندرونی پرزے کیا کام کر رہے ہیں اور حالت مرض اور حالت صحت میں کیا کیا فرق اور کس کس قسم کی تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں۔

معدہ

جگالی کرنے والے جانوروں میں چار معدے ہوتے ہیں۔ غذا براہ مری پہلے معدہ میں جو سب سے بڑا اور شکم میں بائیں طرف تقریباً پیٹ کے ۳/۴ حصہ کو گھیرتا ہے جاتی ہے اس کو اوجھڑی کہتے ہیں اور اس کی سطح خاردار ہوتی ہے۔ دوسرا معدہ سب سے چھوٹا خانہ ہے اس کی اندری جھلی کی ترکیب شہد کی مکھی کے چھتہ کی طرح ہوتی ہے اور فی الحقیقت پہلے معدہ کا ایک جز ہے اسکو جتا بولتے ہیں تیسرا معدہ پتوجھری کہلاتا ہے اور دوسرے سے بڑا دائیں

جانب واقع ہوتا ہے اس کی جھلی میں چوڑے چوڑے ورق یا دیواریں طویل رُخ پر ہوتی ہیں چوتھا معدہ ہاضمہ کا اصلی خانہ بنام چستہ مشہور ہے کیونکہ اس میں وہ کام انجام پاتا ہے جو دوسرے جانوروں میں ایک معدہ سے ہوتا ہے ۔

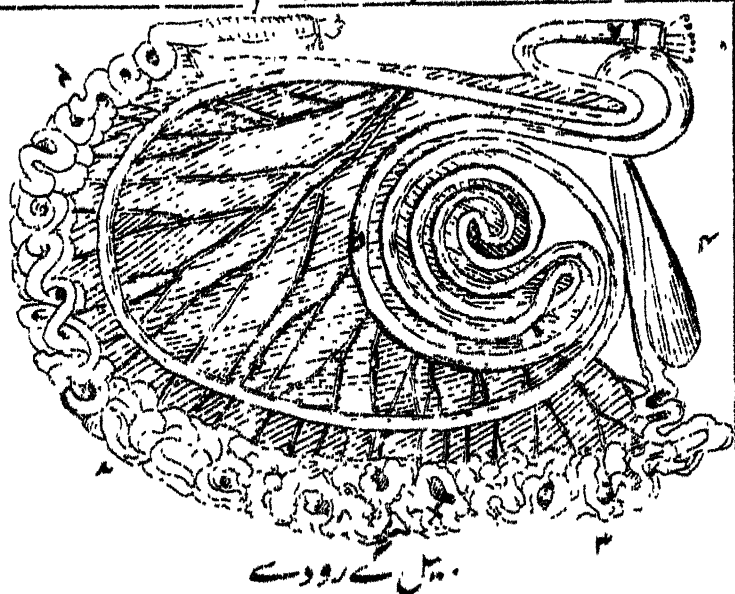


بیل کا معدہ

(۱) مری یا غذا جانیکا رستہ	(۲) (۳) اوجھڑی یا پہلا معدہ
(۴) چتا یا دوسرا معدہ	(۵) پتو جھری یا تیسرا معدہ
(۶) چستہ یا چوتھا معدہ	(۷) امعاء اثناءعشر

اوجھڑی کی جب غذا کچھ نرم ہو جاتی ہے تو اس کا باریک حصہ موٹے

اجزا سے جدا ہو کر پتوتھڑی میں پہلا جاتا ہے لیکن موٹی غذا دوسرے معدہ
یعنی چینا میں عضلاتی حرکت کی وجہ سے پھر حلق میں آجاتی ہے جس کو جانور
دوبارہ چبا کر نگل جاتا ہے اس فعل کو جگالی کرنا بولتے ہیں۔ اور اس
چبائی ہوئی غذا کا کچھ حصہ تو او تھڑی میں گرتا ہے اور باقی پتوتھڑی میں
چلا جاتا ہے جہاں نمکین اجزا کے ساتھ مل کر اس کی شکل بالکل بدلجاتی ہے
اور اس حالت میں اس کو کیموس بولتے ہیں من بعدہ امعاء عشرہ میں
داخل ہوتی ہے جہاں اس میں تین رطوبتیں ملتی ہیں۔ مرارہ۔ یا پتہ میں سے
صفرا جو زردی مائل سبز رنگ کی رطوبت ہوتی ہے اور لبلبہ کا عرق جو لبلبہ
سے پیدا ہوتا ہے اور ہاضمہ میں مدد دیتا ہے۔ اور تیسرے امعاء کے غدود
کی رطوبت۔ کیموس پر ان رطوبات کا یہ اثر ہوتا ہے کہ تیزابی کیفیت والے
اجزا پھٹ کر بے اثر ہو جاتے ہیں اور چربی دار اجزا پھٹ کر قابل ہضم بنجاتے
ہیں اور اسطرح پہ تمام غذا کا ست [illegible] سفید رطوبت بنکر چھوٹی آنتوں
میں داخل ہوتا ہے اور کیلوس پکارا جاتا ہے۔



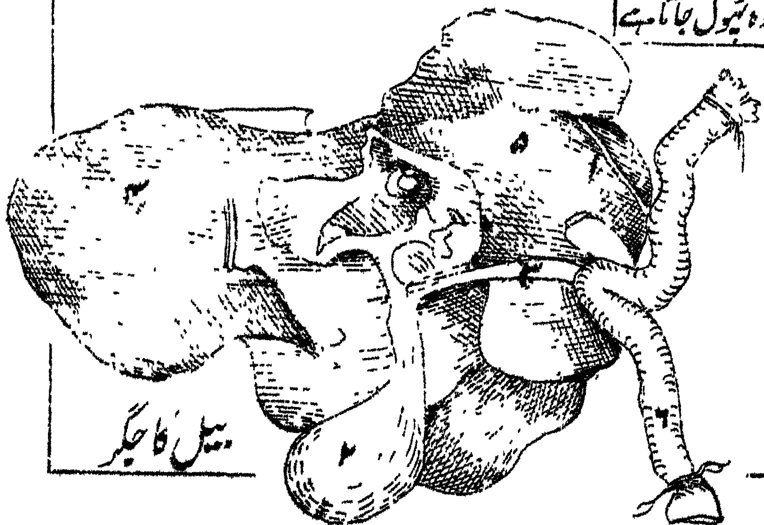
بیل کے رودے

(۱) امعاء اثنا عشریہ
(۲) امعاء صائم
(۳) امعاء دقیق
} چھوٹی آنتیں

(۴) اعمیٰ
(۵) قولون
(۶) رودہ مستقیم
} بڑی آنتیں

چھوٹی آنتوں میں سے جاذب اور وے غذا کے ست کو چوس چوس کر جسم کی پرورش کے لئے بھیجتے رہتے ہیں اور پھر وہ سفید رطوبت آخر کار سرخ رنگ کا خون بنجاتی ہے۔ اور چھوٹی آنتوں میں سے گذرتی ہوئی بڑی آنتوں میں پھیل جاتی ہے اور آخر کار رودہ مستقیم میں جمع ہو کر براہ مقعد لید کی صورت میں خارج ہو جاتی ہے۔ آنتوں کا طول بیل کی ۲۰ فیٹ ہوتا ہے جگر کا بڑا کام صفرا پیدا کرنا ہے جو تھوڑا تھوڑا رس کر پتہ میں جو بہ شکل تھیلی ہوتا ہے جمع ہوتا رہتا ہے اور وقت ضرورت وہاں سے خارج ہو کر غذا سے رودہ میں ملجاتا ہے۔ اگر صفرا کم ہو تو غذا کا قوام قابل ہضم تیار نہ ہونے سے جانور بیمار ہو جائیگا اسیطرح اگر زیادہ صفرا پیدا ہو گا تو بھی اس کو دست آنے لگیں گے۔

پھیپھڑہ دھونکنی کیطرح کا وہ آلہ ہے جس کے ذریعے سے سانس کا دورہ جاری رہتا ہے اس کی ساخت سفنجی ہوتی ہے جب سانس اندر کو لیا جاتا ہے تو وہ پھول جاتا ہے



بیل کا جگر

(۱) لبابہ کی نالی
(۲) مُرارہ یا پتہ
(۳) صفرا کی نالی
(۴) جگر کا بایاں لوتھڑا
(۵) جگر کا داہنا لوتھڑا
(۶) امعاء اثناء عشریہ

اور جب ہوا خارج ہوتی ہے تو وہ سکڑ جاتا ہے اور یہ عمل پیدا ہونے سے مرتے دم تک برابر جاری رہتا ہے ہمارے ارد گرد کی ہوا میں سے ایک خاص قسم کی ہوا آکسیجن کھینچ کر پھیپھڑہ میں داخل ہوتی ہے اور خون سے ملکر اس کو صاف کرتے ہوئے تمام جسم میں پہنچ جاتی ہے جہاں کاربن سے ملکر بصورت کاربانک ایسڈ گاس بذریعہ سانس کے خارج ہو جاتی ہے اور یہ کام ہر وقت جاری رہتا ہے چونکہ ہوا چند منٹ کے عرصہ میں تمام جسم کا دورہ کر کے واپس آجاتی ہے اس لئے صحت کا مدار زیادہ تر صاف تازہ ہوا پر منحصر ہے جو جوا اصطبلی اور خراب ہوا میں رہتے ہیں ان کی صحت بہت جلد بگڑ جاتی ہے بڑے بڑے شہروں اور میدان کے رہنے والوں کی حالت کا مقابلہ کر کے جب چاہو آزما لو۔

بیل کا دل وزن میں ڈیڑھ سیر سے سوا دو سیر تک ہوتا ہے لیکن گھوڑے کیطرح اس کی حرکت صاف ممیز نہیں ہوتی جگالی کرنے والے جانوروں کے دل میں ہڈیاں بشکل سہ گوشہ ہوتی ہیں۔ حیوان کا دل بمنزلہ حوض کے ہے جو ہر وقت کھلتا اور بند ہوتا رہتا ہے اس میں سے دو بڑے نل یا موریاں اور پھر اس میں سے چھوٹی چھوٹی نلیاں تقسیم ہو کر جسم کے بالائی اور نیچے کے تمام حصوں میں پہنچتی ہیں یہ دو بڑے قسم کے ہوتی ہیں ایک متحرک جنکو شرائین کہتے ہیں اور انمیں سرخ خون رہتا ہے اور دوسرے غیر متحرک بنام ورید جن میں بنفشی رنگ کا خون رہتا ہے اور تیسری قسم کی نہایت باریک بال سی نلیاں ان دونوں کے درمیان بکثرت پائی جاتی ہیں۔ فی الحقیقت خون سب یکساں ہے لیکن جو خون جسم میں حرکت کر کے غلیظ ہو جاتا ہے اس کا

رنگ نیلگوں ہوجاتا ہے مگر سانس کی تازہ ہوا لگتی ہے وہ پھر سُرخ ہوتا ہے۔
دوران خون کا سلسلہ دل کے کھلنے اور بند ہونے کیوجہ سے ہے۔ رگ جنبندہ
یا شراہین کو نبض کہتے ہیں چنانچہ انسان کی نبض کلائی پر دیکھی جاتی ہے اور
گھوڑے کی نیچے کے جبڑے میں لیکن بیل کی نبض ملنی مشکل ہے پھر بھی بیٹھے
کی حالت میں اگلے کھر کے شگاف کی سیدہ میں تلاش کرو۔ یا سینہ کے بائیں
جانب کہنی کے قریب دل پر ہاتھ رکھکر حرکت کا اندازہ کرو جو بحالت صحت مدت
بھر میں چالیس یا ہوگی۔ اگر سو تین آدمی حلال کئے ہوئے جانور کی نعشیں
کا وقتاً فوقتاً معاینہ کرینگے تو معمولی تشریح جسم سے خوب واقف ہو جائیں گے۔
دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ مویشی پالنے کے شایق ہیں جب انکا جانور بیمار رہتا
ہے یا اوسکے معمولی سی بھی چوٹ لگجاتی ہے تو وہ دوا کے لئے مجبور ہوکر ہر ایک معمولی
آدمی سے علاج کرانے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اکثر نادانوں کے علاج سے
بجائے فائدے کے الٹا نقصان ہوتا ہے اور بعض موقعوں پر دوا بھی بہم نہ
پہونچنے کے سبب مریض مر جاتا ہے اس لئے صفحات ذیل میں معمولی امراض
کے مجرب نسخے جو نہایت سہل ہیں درج کئے جاتے ہیں تاکہ مویشی کے مالک ضرورت
کیوقت استعمال کرسکیں لیکن یہ بھی خیال رکھیں کہ اکثر ہندی زمیندار اور کسان خاص
خاص امراض کے بہت عمدہ نسخے جانتے ہیں اور خوب علاج کرتے ہیں اس لئے
کتاب کے نسخوں پر ہی بھروسہ نہ کر رکھیں بلکہ سمجھدار آدمی سے مشورہ لینا بھی خوب ہے
اس میں کچھ شک نہیں کہ دوا سے تو مرض رفع ہوا ہی کرتا ہی لیکن صفائی تھان
اور روشنی اور صاف پانی عمدہ چارہ اور معمولی حفاظت ایسے اسباب ہیں کہ
جو مرض کو دور ہی رکھتے ہیں اور چھوت والے امراض میں فوراً مریض کو جہانتک
ممکن ہو گلے سے بالکل علیحدہ تھان میں رکھنا لازمی امر سمجھیں۔
گیلی جگہ مینہ اور گرم لُو اور گرمی کی دہوپ اور سڑے ہوئے تالابوں کے
پانی سے حتے الوسع مویشی کو بچائیں۔ اگر مالک کے پاس ایک گلہ مویشی کا ہو

اور زمین چراگاہ کے لئے رکھی ہو تو اس میں پانی اور سایہ دار جگہ کا ایسا انتظام کردیں کہ وقت ضرورت مویشی کو آرام مل سکے جب کوئی نیا جانور خرید کرو تو تھوڑے دن تک علیحدہ رکھو تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ بیمار تو نہیں ہے۔ اگر ہاتھہ پاؤں یا کُھر وغیرہ کی بیماری جو چھوت والی بیماریاں خیال کیجاتی ہیں کسی جانور کو ہو جائے تو فوراً اسکو علیحدہ کرو اور تمام اصطبل اور تھانوں میں کاربالک یا فینائل دن میں دو بار چھڑکاو کیا کرو اس عمل سے دیگر جانور بیماری سے محفوظ رہیں گے مریض جانور کا کھانا پانی بھی علیحدہ ہونا چاہئیے اور اُس کے گوبر کو جلا دینا زیادہ بہتر ہے۔ جو مویشی چھوت والی بیماریوں سے ہلاک ہوں اُنکی نعش کو زمین میں گہرا دفن کردینا آگ میں جلا دینا مناسب ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے ملک میں اکثر ایسی بیماریاں ہوتی رہتی ہیں اور خبر جب ہوتی ہے جبکہ وہ اپنا اثر کرجاتی ہیں اس لئے زیادہ کچھہ بس امر پر بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور معمولی امراض کی تدابیر بیان کرتے ہیں تاکہ ہر کس و ناکس اپنے طور پر اپنے مویشی کا علاج کرلیا کرے اور ہر ذراسی بات کے لئے ویٹرنری سرجن (بیطار) کا محتاج نہ رہے گیابھن گائے کا دودھ کبھی ترش ہوتا ہے اور جوش ہونے میں پھٹ جاتا ہے اس لئے اسکو علیحدہ رکھنا چاہئے تاکہ باقی دودھ خراب نہو۔

جس گائے کو خوب پیٹ بھر کر خوراک ملتی ہے تو وہ سانڈ کے پاس جانیکی رغبت کرتی ہے ایسی حالت میں اس کو چھاچھہ پلانی چاہئے۔ کتیلا گوند پانی میں بھگوکر دینا اور گنے کو کچل کر کھلانا یا اُس کا رس پلانا بھی یہی فائدہ کرتا ہے اگر گائے بار بار سانڈ کے پاس پہنچنے پر بھی انکار کرے تو مہوے کی یا دیسی یا کوئی اور شراب ڈیڑھ پاؤ پلانا اور گڑ کھلانا چاہئیے۔ اگر گائے اچھی طرح دودھ دیتے دیتے کم دودھ دینے لگے اور کوئی ظاہر وجہ نہ معلوم ہو تو اُس کو پپیتا (ارنڈ خربزہ۔ انڈ گکڑی) یا اوس کے پتے یا کدو (تہرا گھیا) یا میٹھا کدو (گونڑا) جوش دیکر کھلانا چاہئیے۔

اگر بچہ پیدا ہونے میں زیادہ تکلیف ہوئی ہو تو ایک بوتل بیر شراب

کی ہر صبح کو چند روز تک پلا دیا کرو اور ۲ ماشہ چرائیتہ کو سفوف کرکے گڑ میں گولی باندھ کر صبح شام دینا بھی اچھا ہے اگر بچہ ہونے میں گائے کو زیادہ تکلیف ہو تو ایک دو رتی افیون کھلانی چاہیئے۔ جو گائے دودھ نہ دیتی ہوں ان کو اناج کھلانا اچھا نہیں گھانس اور بھوسہ کھلانا یا بیل کے پاس اکثر بھیجنا مناسب ہے۔

اگر گائے کے تھن یا بھٹیاں پک گئی ہوں تو دودھ نکالنے کے بعد کپڑے سے خشک کرکے چربی یا مکھن میں موم ملا کر مرہم کی طرح مل دینا چاہیئے۔ اگر زیادہ تکلیف ہو تو ۲½ تولہ موم میں ڈیڑھ چھٹانک چربی ہلکی آگ پر پگھلا کر ۲ ماشہ شوگراف لیڈ (ایسیٹیٹ آف لیڈ۔ سیسہ کا کشتہ) اور ۲ ماشہ پھٹکری کا سفوف بعد سرد ہونے کے ملا دو اور گرم پانی سے تھنوں کو دھو کر اس مرہم کو لگا دیا کرو۔

جوں اور چچڑی

یہ کیڑے مویشی کو بہت تکلیف دیتے ہیں۔ چچڑی اگر بڑی ہو تو آسانی سے پکڑ کر چھڑا دینی ممکن ہے لیکن جو بہت چھوٹی ہوں انکا نکالنا سہل نہیں ہے مگر ایک جھاڑی گز سوا گز کی ہوتی ہے جس کو بنگالی زبان میں چوات گارا اور ہندوستانی میں گھٹکن پتا بولتے ہیں ان کیڑوں کے دفعیہ میں عجیب الفعل پائے گئے۔ اس کے پتے جو دل کی شکل کے آدمی کے ہاتھ کے برابر کھردری سطح کے ہوتے ہیں کچل کر مویشی کے بدن پر لگا دینا چاہیئے اور دس منٹ بعد اس کو غسل دیں۔ تمام کیڑے دفع ہو جاتے ہیں لیکن مذکورۂ بالا بوٹی لاجواب شئے ہے۔ تیل یا چربی سے بدن کو چکنا نا بھی ایک علاج ہے بعض دفعہ مکھیاں مویشی پر انڈے دیے جاتی ہیں اور بچے ایک روز میں نکل کر کیڑے بنجاتے ہیں اگر اس مقام پر کافور تیل میں ہپکر لگا یا جائے تو وہ کیڑے مرجائیں گے یا اگر وہ جلد میں سوراخ کرکے داخل ہو گئے ہوں تو تارپین کے تیل میں کافور

حل کرکے زخم میں بھر دو بہ نسبت کاربالک آئیل کے زیادہ فائیدہ دیگا۔ شریفے کے پتے بھی اسکام کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مگرکافورحکم اکسیر کارکھتا ہے

آنتوں میں کیڑے پڑجانا

اگرگوبر میں کیڑے نکلیں تو ڈھائی پاؤ روغن اسی میں ۲ تولے تارپین کا تیل ملاکر پلادو بشرطیکہ مریض کودست نہ آلیتے ہوں اگردست آتے ہوں تو تل کا تیل ڈھائی پاؤ اور ۲ تولہ تارپین کا تیل پلاؤ۔
کمیلہ اور رسوت کھلانے سے بھی کیڑے مرکر دفع ہو جائیں گے۔

نتھنوں کا ورم کرآنا

گرم پانی سے دھار دو اور پانی میں پوست خشخاش جوش دیکر ٹکور دو ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھو کہ گٹھلیاں پڑگئیں یا نہیں اگر پڑ گئی ہوں تو خالص سرسوں کا تیل ملو۔ یا قدرے کافور میں تیل ملاکر لگاؤ۔ ہاں یہ ضرور خیال رکھو کہ تیل خالص ہو۔ چونہ اور ہلدی کو پانی میں گھول کر لگانا بھی فائیدہ بخشتا ہے۔ ایسی حالت میں مویشی کو تھان میں باندھ کر رکھنا چاہیئے۔ جَو کا آٹا اور بھوسی کو جوش دیکر ٹکور کرنا بھی مفید عمل ہے۔

سکتہ

جب یکایک کسی سبب سے دماغ میں بہت ساخون چلاجائے تو صدمہ سے باریک شرائین پھٹ جاتی ہیں اور جانور بیہوش ہوجاتا ہے لیکن اس سے پہلے آنکھوں کے ڈھیلے باہر کو نکل آتے ہیں۔ سانس آہستہ اور بھاری ہو جاتا ہے اور بےخبری کے آثار پائے جاتے ہیں جلد سرد پڑ جاتی ہے اور کبھی کبھی منہ سے جھاگ نکلتے ہیں۔ اور پھر تشنج ہوکر ایک سے ۲۴ گھنٹے کے اند

جانور مر جاتا ہے۔

علاج:۔ بلندی سے سرد پانی کا تریڑا اُس کے سر پر ڈالو۔ اور اگر جانور نگلنے کے قابل ہو تو آدھ سیر ایپسم سالٹ یا کھاری نمک ۲ سیر گرم پانی میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا پلاد و تاکہ آنتوں پر اثر ہو کر دست آوے یا اگر حقنہ کرنے کی پچکاری موجود ہو تو ۱۰ سیر سے ۲۰ سیر تک گرم پانی بذریعہ اس کے آنتوں میں چڑھا دو۔ اگر ان تدابیر سے جانور ہوشیار ہو جائے تو اس کو احتیاط اور آرام سے رکھو اور چانول کی پیچ پتلی کر کے پلاؤ۔

کھانسی

معمولی کھانسی ہو تو جانور کو بانسی کے پتے کھلاؤ دو تین روز میں مرض دفع ہو جائیگا اگر سخت بخار کے بعد لرزہ ہو اور تنفس میں تنگی اور خشک کھانسی ہو اور بے چینی پائی جائے اور کبھی کبھی منہ یا ناک سے رطوبت خارج ہو اور گھانس کھانے کی رغبت نہ ہو اور جانور اپنی گردن کو زمین پر بار بار تکلیف سے ڈالدے تو جان لو کہ زکام کی خرابی سے یہ مرض ہوا ہے اور یہ مرض اکثر سردی کھانے اور تر جگہ میں دیر تک رہنے یا یکایک محنت کے بعد سرد جگہ میں آنے سے ہو جایا کرتا ہے۔

علاج:۔ سب سے پہلے آدھ سیر نمک کو ۲ سیر پانی میں جو گرم ہو گھول کر پلاؤ اور ہر چار گھنٹے کے بعد ایک سیر پیچ چانول کے پینے کو تاکہ دست آجاوے۔ اور ۵ سیر پانی میں ایک چھٹانک شورہ گھول کر اس کو پلاؤ اور جب تک واپس نہ کرے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہو سینہ پر تارپین کا تیل اور سرسوں کا تیل ہموزن ملا کر مالش کرو۔ یا تیلی مٹی کو تارپین کے تیل یا السی تک السیڈ میں حل کر کے سینہ اور پہلوؤں پر ملو۔ اگر مرض کی زیادتی ہو تو استری کو گرم کر کے سینہ کو سینکو یا اینٹ کو گرم کر کے بجائے استری کے کام میں

لاؤ۔ کھانے کو چانول کی پیچ اور نرم گھانس دو اور اس کو گرم جگہ میں کھو بلکہ اس پر کمبل یا جھول ڈال دو۔

زکام

سانس کی نالی کی جھلی میں جب سوزش ہو جائے تو یہ مرض ہو جاتا ہے اور بوجہ سردی یا یکایک بعد محنت کے سرد جگہ میں آنے سے اس کی پیدائش ہوتی ہے اور اکثر تین یا چار روز میں دفع ہو جاتا ہے۔ علامتیں اس کی یہ ہیں کہ ناک سے پتلی رطوبت بہتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو جاتے ہیں اکثر کھانسی بھی ہوتی ہے گو ایک معمولی بیماری ہے لیکن بے احتیاطی سے بڑھ کر دیگر بیماریاں پیدا کرتی ہے۔

علاج:- ۲۴ گھنٹے تک پانی وغیرہ نہ پلایا جائے تو اکثر مفید پڑتا ہے ورنہ آدھ پاؤ اپسم سالٹ اور سوا تولہ سونٹھ کا سفوف گرم پانی میں گھول کر مریض کو پلا دو بعض دفعہ کھاری نمک پاؤ بھر گرم پانی میں گھول کر پلانے سے بھی مرض دور ہو جاتا ہے۔

گلا بند ہونا یا گھٹنا

بعض پیٹو چانور جلدی جلدی کھل کھانے کی کوشش کرتے ہیں اور کوئی بڑا ٹکڑا ان کے گلے میں اٹک کر حلق کو بند کر دیتا ہے جس کے سبب وہ بے چین ہو کر جگالی کرنا چھوڑ دیتا ہے کھانستا ہے اور پانی پیتا ہے گو نتھنوں سے باہر نکل آتا ہے۔

علاج:- گلے کو آہستہ آہستہ ملو۔ یا اسکا منہ چیر کر کسی لڑکے کا ہاتھ اندر اتنا داخل کر دو کہ اٹکی ہوئی شے اندر کو چلی جائے یا ارنڈی کا تیل ایک چھٹانک یا زائد گلے کے اندر داخل کرو۔ گرم گرم پیچ اسکو پلاؤ۔ اگر اسطرح بھی کامیابی نہ

تو بید کا گز بھر کا ٹکڑا نصف انچ موٹا لیکر اس کے ایک سرے پر ہوشیاری سے کپڑا لپیٹو اور تیل میں اچھی طرح سے تر کرکے جانور کے منہ کو لکڑی سی کھولکر داخل کرو تاکہ جو شے پھنسی ہوئی ہے وہ اندر کو ہوجائے اگر اس عمل سے بھی فائدہ نہو تو بیطار کو بلاؤ ۔

درد قولنج

بدہضمی کیوجہ سے یہ شدید درد پیٹ میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے جانور بے چین اور پریشان ہوکر اٹھتا بیٹھتا ہے کبھی اپنے اگلے پیروں اور سینگوں سے معدہ کو مارتا ہے نبض تیز ہوجاتی ہے اور جلد کبھی گرم اور کبھی سرد ہوجاتی ہے ۔

علاج :- عرق سونف ایک بوتل لیکر ۱½ تولہ سونٹھ یا ادرک حل کرکے پلاؤ اگر تین گھنٹے تک فائدہ نہو تو دورہ روکنے کے لئے نصف سیر ارنڈی کا تیل ۲ تولہ افیون کے ساتھ گھول کے دو۔ گرم پانی پیٹ پر ڈالو اور ہاتھ سے ملو یا تارپین کے تیل میں سرسوں کا تیل ملاکر مالش کرو غرض ایسا عمل کرو کہ آنتیں صاف ہوجائیں یا یہ نسخہ عمل میں لاؤ :۔ **نسخہ**

کباب چینی (یک تولہ ۳ ماشہ) اجوائن (۶ ماشہ) تخم مرچ (۴ ماشہ) افیون (۱۰ رتی) گندہ بہروزہ (۲ ماشہ) کیلومل (پارہ کا کشتہ جو دوا میں مستعمل ہے) (۱۰ رتی) سب کو باریک پیسکر گولی بناکر کھلادو اور گرم پانی پلا دو۔ یا چھٹانک پاؤ السی کا تیل اور سوا تولہ افیون ملاکر پلا دو۔

قبض

خشک چارہ کھانے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ارنڈی کا تیل یا نمک کا جلاب دینا چاہئے تاکہ آنتوں کا فعل درست ہوجائے یا الوز فروٹ سالٹ (آدھ پاؤ) گرم پانی میں گھول کر پلا دو۔ اور جب تک دست نہو جانور کو کھانے کو مت دو

اور جب دو تو چاولوں کی پیچ یا بھوسی کا جوشیدہ پانی پلاؤ۔ پیڑو اور آنتوں کے مقام پر گرم گرم پانی کا تریڑا دینا بھی بہت مفید پایا گیا ہے۔

زہر چڑھنا

کبھی کبھی جانور غلطی سے دھتورہ یا تمبا کو اور اسی قسم کی زہریلی اشیاء کے کھا جانے سے بیمار ہو جاتا ہے۔ بے چینی منہ سے جھاگ کا گرنا سر کو تو ادھر اُدھر مارنا سینگوں سے معدہ کو مارنا دست میں خون وغیرہ کا آنا تشنج کا ہونا وغیرہ اس کی علامات ہیں۔

علاج:۔ بجز اس کے کچھ نہیں کہ ارنڈی کا تیل پانی کے ساتھ یا پیچ کے ساتھ ملا کر پلاؤ یا نصف سیر اپسم سالٹ کو سیر بھر گرم پانی میں حل کر کے پلا دو۔

دست جاری ہونا

نہ ہضم ہونے والی غذا جیسے کہ گھانس کی تازہ تازہ کونپل ہیں اور جنکو جانور بشوق تمام زیادتی کے ساتھ کھا لیتے ہیں یہ مرض ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی جن دنوں میں پانی اور چارہ کم ملتا ہے موسم گرما میں بھی اس مرض کی زیادتی ہوتی ہے یا یکایک خشک غذا کو تر و تازہ سے بدلا جائے یا اس کے برعکس عمل میں آوے یا خراب پانی پینے کو ملے تو ضرور یہ بیماری ہو جائیگی۔

علاج:۔ ارنڈی کا تیل سوا پاؤ اور سوا تولہ افیون گھول کر پلاؤ اور جب ۴ سے ۶ گھنٹے میں دوا کا اثر ہو جائے تو ہر چھ گھنٹے کے بعد ذیل کا کوئی نسخہ دو۔

صاف کی ہوئی چاک مٹی	ایک چھٹانک	سُت ٹرا کز اکم	ڈیڑھ چھٹانک
کتھہ ۔۔ ۔۔ ۔۔	ڈھائی تولہ	اپسم سالٹ	ایک تولہ ۴ ماشہ
ادرک یا سونٹھ ۔۔ ۔۔	سوا تولہ	کاربونیٹ آف آئرن ۔۔	۸ ماشہ
افیون ۔۔ ۔۔ ۔۔	ایک چھٹانک	گرم پانی ۔۔ ۔۔	ایک سیر
پانی ۔۔ ۔۔ ۔۔	ایک سیر		

ایسی حالت میں کانجی کا پانی پلانا بہت مفید پڑتا ہے (باسی تیچ کو بھی کانجی کہتے ہیں) کچے انار کو باریک پیسکر ایک ایک تولہ کی گولی بناؤ اور دو دو گھنٹے بعد کھلاؤ یا پانی میں پھٹکری گھول کر پلاؤ۔ یا چاک مٹی اور آٹا ہموزن لیکر شراب جن یا کے ساتھ دیسی شراب کے ساتھ گوندھ کر اور کالی مرچ ملا کر اخروٹ کے برابر گولیاں بناؤ اور دن میں دو دو گولیاں ۳ بار کھلاؤ بچھڑے کو ایک ہی گولی کافی ہے۔ یا بچھڑوں کی یہ تدبیر کرو کہ انڈے کا چھلکا توڑ کر اس کے حلق میں ڈالدو۔ یا یہ نسخہ پلاؤ۔ نسخہ

کمیلہ کی چھال (ڈہائی تولہ) صاف شدہ چاک مٹی (آدھ پاؤ) افیون (۲ تولہ) پانی (ڈہائی پاؤ) مرکب کو یک جان کر کے ۶ یا ۸ چمچے بھر گائے کو اور دو یا ۳ بچھڑے کو پلا دو۔

دست معہ آؤں کے آنا

اس میں دست آتے ہیں اور اُن میں کچھ خون بھی آتا ہے لیکن براز (پاخانہ) تکلیف سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں آنے سے جانور دم کھڑی کر لیتا ہے اور چاہتا ہے کہ پاخانہ کھل کر آجائے۔ تھوتھنی کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے اور جانور تکلیف سے چلاتا ہے جلد خشک اور شروع میں نبض تیز لیکن من بعد کمزور ہو جاتی ہے بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے اور مریض آخر کار مر جاتا ہے۔

علاج:۔ آنتوں کے صاف کرنے کے لئے فوراً پاؤ سیر انڈی کے تیل میں ۲ ½ تولہ افیون ملا کر پلا دو۔ بلکہ ضرورتاً ہر ۲۴ گھنٹے کے بعد دو اور تارپین کے تیل میں مساوی الوزن سرسوں کا تیل ملا کر پیٹ و پہلو۔ اور ۲ ½ تولہ افیون اور ۲ ½ تولہ کتھہ کا ٹنکچر ڈہائی پاؤ تیچ کے ساتھ ملا کر ہر گھنٹے کے بعد دو۔ جبتک کہ دستوں میں کمی واقع ہو۔ جب تک مریض کو کچھ افاقہ ہو چانول کی تیچ میں ڈہائی پاؤ دیسی شراب اور ایک چھٹانک کتھہ اور ۲ ½ تولہ گرم مصالحہ

ملاکر دن میں ۲ بار دینا اور مریض پر کمبل ڈالدینا بہتر ہے۔

جلندر

جلد کے نیچے پانی کا جمع ہونا یا جسم کے بعض حصوں میں پانی کے بھر جانیکا نام ہے یہ بیماری اکثر جگر۔ دل۔ تلی۔ اور گردوں کے بیمار ہونے کی علامت ہے۔ اور ابھرے ہوئے مقام کو اگر دبایا جائے تو گڑھا پڑ کر تھوڑی دیر میں پھر بھر جاتا ہے اس کا مریض رفتہ رفتہ جسم میں بڑھتا جاتا ہے اور خاصکر پیٹ بہ زیادہ بڑھجاتا ہے بجانے سے ڈھول کیطرح آواز نکلتی ہے۔ تھوتھنی کا رنگ زرد پڑجاتا ہے اور جب دم گھٹنے کی نوبت پہونچتی ہے تو جانور عام کمزوری سے مرجاتا ہے۔

علاج:۔ جلاب۔ اپسم سالٹ کا بہترین علاج ہے ½ سیر نمک کو ایک سیر گرم پانی میں حل کر کے روز یا ایک دن درمیان دیکر پلانا چاہیئے۔ ایک چھٹانک شورہ پانچ سیر پانی میں حل کر کے مریض کو پینے کو دیا کرو جب تک وہ پیتا رہے۔ گھنٹہ گھنٹہ بھر دن میں دو یا تین بار ہاتھوں سے مالش کرنا بھی عجیب الاثر رکھتا ہے۔ خوراک میں چانول کی پیچ یا بھوسی کا پانی اچھی دوا ہے۔ مریض کو گرم کمبل اوڑھا کر گرم مقام میں رکھنا اچھا ہے۔

بخار

کبھی بیرونی سبب سے ہوتا ہے کبھی اندرونی سے۔ کمزوری۔ کمی اشتہا سستی تیز رفتاری نبض گرمی کی زیادتی۔ تھوتھنی کی خشکی۔ جگالی کا ترک۔ سینگوں کی جڑوں کا خوب گرم ہونا جلد کا خشک اور سخت پڑجانا۔ اور چھ یا سات گھنٹے کے بعد جانور کا اچھی حالت میں پایا جانا۔ اس کی علامت ہے اگر اسی طرح چند روز یہی حالت رہی اور علاج کی طرف توجہ نکیجائے تو کسی

اندرونی عضو میں ورم ہو جائیگا۔

علاج:۔ جانور کو تھان پر باندھ دو اور پاؤ سیر یا سوا پاؤ ایسم سالٹ اور ۲½ تولہ شورہ ۲ سیر شیر گرم پانی میں حل کرکے پلا دو جب دست آجائے تو چند روز تک کھانیکا معمولی نمک دن میں ۲ بار ڈھائی ڈھائی تولے معہ ۶ ماشہ شورہ کے ڈھائی پاؤ گرم پانی میں حل کرکے دیتے رہو۔ غذا کم دو اور پانی صاف اور ستھرا پلاؤ۔ بعد دفع ہونے مرض کے دن میں دو تین بار سفوف چرائتہ سوا تولہ۔ مرچ سیاہ ۶ ماشہ کی گولی بنا کر دو چار روز کھلاؤ۔

دیگر:۔ شورہ ۲½ تولہ۔ گندھک ایک چھٹانک۔ سیاریک پیسکر گولی بنا کر دو یا اگر فصد کھولنی آتی ہو تو خون نکال دو۔

غذا کا پیٹ میں بستہ ہو جانا

یہ عمل جانور کے تیسرے معدہ میں ہوا کرتا ہے۔ غذا بستہ ہو کر گٹھلیاں بندھ جاتی ہیں کمی اشتہا۔ جگالی نکرنا۔ سستی۔ دقت تنفس قبض رنگین پیشاب کا ہونا اس کی علامت ہے اگر ۲۴ گھنٹے تک دفع نہو تو ورم شروع ہونے سے جانور کو سخت تکلیف ہوتی ہے دانت پیستا ہے غمگین آواز نکالتا ہے تھوتھنی سینگ۔ کان۔ اور پاؤں۔ سرد ہو جاتے ہیں اور نبض ساقط ہو کر مریض مر جاتا ہے۔

علاج:۔ جلاب دو۔ نصف سیر ایسم سالٹ میں ۲½ تولہ سونٹھ اور ۱½ تولہ سیاہ مرچ کا سفوف ملا کر پتلی سیر بھر پیچ کے ساتھ پلا دو اور فوراً ڈھائی پاؤ گھی بھی کھلا دو اور چھ گھنٹے بعد گھی پھر دو اگر معدہ کا پمپ یعنی پچکاری بھی موجود ہو تو دس پندرہ سیر ہلکا گرم پانی معدہ میں داخل کر دو۔ اور آنتوں میں بھی چڑھا دو تاکہ راستہ کشادہ ہو جائے۔

منہ اور پاؤں کی بیماری

یہ ایک قسم کا چھوت والا بخار ہے جس میں منہ تھنوں اور پاؤں میں آبلے ہو جاتے ہیں پہلے تھوتھنی پر پھر پیپر میں اور کبھی کبھی تھنوں پر یہ بیماری اکثر ہندوستان میں دورہ کرتی رہتی ہے۔ ابتدائی حالت میں جلد کا سکڑنا اور گرم ہو کر سرد ہو جانا۔ چونکنا۔ نبض متلی۔ تھوتھنی۔ سینگوں کی جڑ اور منہ کا خشک اور گرم ہونا پایا جاتا ہے۔ اشتہا جاتی رہتی ہے۔ ناک۔ اور آنکھ کی جلد میں خون کے جمع ہونے کے آثار موجود ہوتے ہیں جگالی کرنا بھی کم ہو جاتا ہے منہ اور تھنوں پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو کر ۲۴ گھنٹے میں پھوٹ جاتے ہیں اور یا تو وہ خشک پڑ جاتے ہیں یا زخم بن جاتے ہیں۔ کھر کے بالائی حصہ میں ابھار پیدا ہو کر بڑھتا جاتا ہے اور ناک اور منہ کی تکلیف سے جانور کھانا چھوڑ دیتا ہے لنگڑاتا ہے اور زیادتی ورم کے بعد کھر اتر پڑتے ہیں۔ اگر کھر تھنوں پر دانے نکلتے ہیں تو وہ سوجھ جاتے ہیں اور زخم ہونے کی وجہ سے جانور نہ تو دودھ نکالنے دیتا اور نہ بچے کو پینے دیتا ہے۔

علاج:۔ ہوادار مکان میں مریض جانور کو علیحدہ رکھو اور چاول یا دیگر اناج کو پانی میں جوش دیکر بے آتش بنا کر کھلاؤ۔ اور نرم چارہ کھلاؤ۔ ہندوستانی علاج ابتدا میں یہ ہے کہ جانور کو تین تین چار چار گھنٹے تک کیچڑ میں کھڑا رکھتے ہیں تاکہ سوجن نہ چڑھے۔ لیکن جب زخم بڑھ جائیں تو دن میں دو مرتبہ دھو کر کافور اور نیم کے تیل میں قدرے کتھہ ملا کر لگاتے ہیں۔ کاربالک کا تیل مع اشیاء بالا کے ملا کر لگانا بھی بہت اچھا ہے تاکہ مکھی وغیرہ زخم پر نہ بیٹھے۔ نمک ایک چھٹانک ڈھائی پاؤ چھاچھ کے ساتھ ملا کر پلانا طاقت بخشتا ہے اور یہ مرض کبھی کم ہوتا ہے کبھی زیادہ لیکن احتیاط کو کام میں لانے سے مریض اکثر ایک دو ہفتہ میں اچھا ہو جاتا ہے۔

دیوانے کُتے یا گیدڑ کے کاٹنے کا علاج

جس مقام پر زخم پہونچا ہو وہاں نائٹریٹ سلور۔ یا کاسٹک سے خوب جلاؤ اور دو تین روز یہی عمل۔ آہنی سینخچہ کو آگ میں گرم کر کے اس مقام کو اچھی طرح سے جلا دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

پیٹ اپھرنا

جب جانور زیادہ مقدار میں کھا جاتے ہیں یا ایسی اشیا کھا لیتے ہیں۔ جیسے خمیر پیدا ہوتا ہے یا جوار وغیرہ کثرت سے کھا جائیں تو غذا کے نہ ہضم ہونے سے معدہ میں خراب قسم کی ہوا یا بادپیدا ہو کر پیٹ کو پھاڑ دیتی ہے جس سے تمام پیٹ پھول جاتا ہے اور بجانے سے ڈھول کی سی آواز نکلتی ہے جانور مشکل سے سانس لیتا ہے اپنے پیٹ کو سینگوں سے مارتا ہے اور غمگین آواز نکالتا ہے اور جسم کو سکیڑتا ہے کبھی لیٹ کر اپنی ٹانگوں کو پھیلا دیتا ہے اور گردن کو دراز کرتا ہے تاکہ سانس با آسانی لیا جا سکے۔ اگر جلد خبر نہ لیجائے تو پھیپھڑوں پر دباؤ ہو کر مریض کا دم گھٹ کر جان نکل جاتی ہے۔

علاج:۔ آدھ پاؤ سرسوں یا رائی ڈھائی تولہ۔ سونٹھ۔ ڈھائی تولہ۔ مرچ سیاہ کو ڈھائی پاؤ دیسی شراب اور پانی میں ملا کر ہر چار گھنٹے کے بعد پلاؤ اور گرم پانی انتوں پر ڈالو۔ اگر ۸ سے ۱۲ گھنٹے تک فائدہ محسوس نہ ہو تو تیز چاقو سے آخری پسلی اور جانگھ کی ہڈی کے درمیان شگاف کر کے ٹین یا بانس کی نلی جس کا قطر نصف انچ کا ہو ۶ یا ۸ انچ اندر داخل کر دو تاکہ اس راستہ سے ہوا خارج ہو جائے لیکن یہ احتیاط کرو کہ معدہ کا مادہ پیٹرو کے خلاؤں میں نہ داخل ہو جائے ورنہ اور بیماری کھڑی ہو جائیگی نلی کو اسی حالت میں ایک یا دو گھنٹے تک رکھنا چاہیئے تاکہ سب ہوا نکل جائے اور ایسی تدبیر کر دی جائے کہ نلی زخم

ست پہلے باہر نکل آوے اور جب اچھی طرح سے ثابت ہو جائے کہ تمام ہوا خارج ہو گئی تو نلی کو نکال کر چند ٹانکے لگا دو اور معمولی مرہم لگا دو زخم بھر آئیگا۔ اس حالت میں ڈھائی پاؤ ارنڈی کا تیل ڈھائی تولہ سونٹھ بطور جلاب کے پلانا بہتر ہے اور معدہ کی حرارت بڑھانے کو معمولی نمک ڈھائی تولہ مع ۱/۲ تولہ سیاہ مرچ کے چند روز تک دینا مفید ہے۔

پیشاب خون آمیز آنا

موسم گرما میں جبکہ چارہ کم ہو اور خراب پانی پینے کو ملے تو غریب کسانوں کے مویشیوں میں یہ مرض ہو جاتا ہے پیشاب کرنے میں تکلیف اور پیشاب سرخ رنگ کا کم کم خارج ہونا۔ بالکل سیاہ پیشاب آنا اس مرض کی علامت ہے۔ بیمار سست ہو جاتا ہے ترک غذا کرنے سے کمزوری بڑھتی ہے کبھی کبھی دست بھی ہونے لگتے ہیں لیکن پھر قبض ہو جاتا ہے۔ مُنہ کان۔ اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتا ہے نبض کمزور ہو جاتی ہے اور سانس جلد جلد چلنے لگتا ہے اور پھر مریض مر جاتا ہے یہ مرض دو ہفتے سے ایک ماہ تک رہتا ہے۔

علاج:۔ ڈھائی پاؤ ارنڈی کا تیل پلاؤ اور اگر ضرورت ہو تو دوسرے روز بھی اسی مقدار میں دو تاکہ آنتیں اپنا فعل اچھی طرح سے کرنے لگیں پھر ڈھائی تولہ شورہ اور ۷ ماشہ افیون ڈھائی پاؤ چانول کی پیچ کے ساتھ دو۔ اور دن میں ۲ بار یہ عمل کرو کھانے کو چانول کی پیچ میں ڈھائی تولہ نمک اور بھوسی ملا کر دو۔ اور تازہ گھانس دو۔ جب پیشاب کا رنگ بدل جائے تو دن میں ۲ بار ڈھائی تولہ چرائتہ اور کسیس ۷ ماشہ اور سوا سوا تولہ ادرک یا سونٹھ اور سیاہ مرچ کی گولی بنا کر لاؤ۔

دیگر ڈھائی تولہ شورہ کو ڈھائی پاؤ دودھ میں جوش دو اور ایک انڈے کی سفیدی مع دو یا تین چاء کے چمچہ بھر روغن کو بینیا ملا کر خوب جوش دیکر

مریض کو پلا دو اگر گنے ہوں تو تین بار دن بھر میں چھل کر کھلا دیں یا اُسکا رس پلا دیں تو بھی یہ مرض دفع ہو جاتا ہے کبھی کبھی یہ مرض بعد بچہ پیدا ہونے کے ظاہر ہوتا ہے اس حالت میں ذیل کا نسخہ فائدہ مند ہوگا۔ سلفٹ آف میگنیشیا یعنی اپسم سالٹ ڈیڑھ پاؤ۔ گندھک پاؤ سیر۔ کاربونیٹ آف امونیا۔ ایک تولہ ۲ ماشہ سفوف سونٹھ ایک تولہ کیلومل دس رتی۔ سب اجزا کو ملا کر ہمراہ تریج یا آش کے پلا دیں اور اس بعد یہ نسخہ دیں تاکہ طاقت پیدا ہو۔ اسپرٹ آف نائٹر ایتھر ڈھائی تولہ۔ سلفیٹ آف پوٹاشش ۸ ماشہ۔ سونٹھ ۴ ماشہ جنتیانہ ۴ ماشہ دن میں ۲ بار ہمراہ تریج کے دیں۔

دماغ کا ورم یا لُو لگنا

سینگ کے ٹوٹ جانے یا کھوپڑی پر چوٹ لگنے سے دماغ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے اور جانور کی آنکھیں خون سے پر۔ نبض سست اور سانس جلد جلد چلنا اور بے خبری و بدحواسی کا پایا جانا اس کی علامت ہے اس حالت میں مریض ہر شے پر جو اُس کے سامنے ہو حملہ کرتا ہے اور دیوانہ ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ بہتر یہ ہے کہ اس کو نشانہ بندوق بنائیں یا جلاب وغیرہ سے آنتوں کا فعل درست کر کے ہلکی غذا دیں۔

ذات الجنب

جب پھیپھڑوں کی جھلی یا اُس کی نالی میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے تو یہ مرض ہو جاتا ہے اور یہ چھوت والے مرضوں میں سے ہے اس سے اس کے مریض کو فوراً علیحدہ رکھنا چاہئے۔ بھیڑ بکریوں کو بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ بخار کی سی علامتیں اس میں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جاڑہ چڑھنا سستی کانوں اور سر کا جھکانا نبض تیز کان اور سینگوں کی جڑوں کا گرم پایا جانا۔ آنکھوں

میں خون کا زیادہ جوش معلوم ہوتا اور خشک دھسک کھانسی کی پایا جاتا
کمی اشتہا اس کی ابتدائی علامات ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد نبض نہایت
تیز لیکن کمزور ہو جاتی ہے اور جانور سر کو اونچا اٹھاتا ہے۔ اور سانس
لینے کیلئے پیٹ پھلاتا ہے اور غمگین آواز نکالتا ہے بیٹھکر اپنے سینہ کی ہڈی
کو زمین سے دباتا ہے تاکہ سینہ پھیلے اور سانس بآسانی جاری رہے ناک
اور آنکھ سے پانی جاری ہو جاتا ہے اور مرض جسقدر بڑھتا جاتا ہے۔ کان۔
سینگ ناک اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں سانس میں بدبو آنے لگتی ہے
کھال گرم ہو جاتی ہے۔ اگر پسلیوں کو دبایا جائے تو تکلیف کی وجہ سے جانور
غمگین آواز نکالتا ہے پھر دست آنے لگتے ہیں اور کمزوری اور دم گھٹنے
سے مریض مر جاتا ہے۔

علاج:۔ ۲ ایپسم سالٹ ۳ چھٹانک جلاب پلاؤ اور ۳ بار دن میں
معمولی نمک ایک چھٹانک شورہ ۲ ½ تولہ افیون ۱ ½ تولہ ہمراہ چانول کی پیچ
کے جس کا وزن ایک سیر ہو ملا کر دو۔ گرم مکان میں اس کو باندھو اور دس
قطرے کاربالک ایسڈ دن میں ۲ بار چانول کی پیچ کے ساتھ ملا کر پلاؤ سینہ
پر تارپین کا تیل اور سرسوں کے تیل کی مالش کریں اور گرم کمبل سے سینک کرو
چونکہ یہ بیماری نہایت سخت ہے اس لئے علاج کرنا بے فائدہ ہے اور گولی سے
مار دینا مفید ہے۔

وردِ گردہ

ہندوستان کے کام کرنے اور زیادہ محنت مشقت کرنے والے جانوروں
کو یہ مرض اکثر ہو جایا کرتا ہے اور وجہ کمر یا پہلوؤں پر چوٹ لگنا ہے یا کبھی
یکا یک سردی یا گرمی پہنچنے سے بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب زیادہ رنگین کبھی
دھوئیں کے رنگ کا کبھی خون آمیز تکلیف کے ساتھ تھوڑی تھوڑی مقدار میں

آیا کرتا ہے اگر کمر پر دباؤ ڈالا جائے تو جانور تکلیف کے سبب جھک جاتا ہے بعض بیماروں میں سینہ و پیڑو میں جلندر کی سی علامات بھی بوجہ ورم کے پائی جاتی ہیں۔

علاج:۔ فوراً پاؤ سیر ارنڈی کا تیل پلاؤ تاکہ انتوں کا فعل جاری ہو اگر یہ مقدار کافی نہو تو دوبارہ پلاؤ پھر اجزا ذیل کی گولی بناکر دو اور دن میں تین بار دو۔

کافور ۴ ماشہ۔ شورہ ۸ ماشہ۔ سونٹھ ۸ ماشہ افیون ۴ ماشہ مقام مخصوص کا سینکنا۔ اور تارپین کے تیل اور سرسوں کے تیل کو ملاکر مالش کرنا بھی مفید پڑتا ہے۔ جانور کو آرام دیں اور پانچ سیر پیچ میں ایک چھٹانک معمولی نمک ملاکر پلانا بھی اچھا ہے۔

پیلیا

یہ کوئی خاص بیماری نہیں ہے بلکہ جگر کا فعل خراب ہونے سے صفرا کا رنگ خون میں سرایت کرجاتا ہے۔ مریض کے چہرے سے سستی کے آثار اور منہ اور آنکھوں میں زردی پائی جاتی ہے پیشاب کم مقدار میں گہرے زرد رنگ کا خارج ہوتا ہے کبھی دست جاری ہوتے ہیں تھوتھنی اور جلد پر خشکی معلوم ہوتی ہے۔

علاج:۔ فوراً پاؤ سیر یا ڈیڑھ پاؤ ایپسم سالٹ پیچ کے ہمراہ پلاؤ تاکہ دست آوے اگر ضرورت ہو دوبارہ پلاؤ اور بعد ازاں یہ گولی بناکر کھلا دو۔

عام نمک ایک چھٹانک۔ مرچ سرخ ۲ ½ تولہ سونٹھ ۱ ½ تولہ اور صبح و شام یہ گولیاں ہفتہ یا عشرہ بھر کھلاتے رہو تاکہ مرض دفع ہو جائے۔ یا یہ نسخہ جوشش دیگر روز پلایا کرو۔

ڈایا پینٹی ایک چھٹانک۔ زیرہ ایک چھٹانک میتھی ایک چھٹانک پانی ایک سیر ہونا چاہئیے۔

جُگالی نکرنا

یہ خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ علامت مرض ہے اس حالت میں جانور سُست کھڑا رہتا ہے اور اکثر پیشاب یا خانہ بند رہتا ہے۔

علاج:- فوراً پاؤ سیر یا ڈیڑھ پاؤ ایپسم سالٹ میں ۲ ½ تو سونٹھ کا سفوف اور ۲ ½ تولہ کالی مرچ کا سفوف ملا کر گرم پانی کے ساتھ پلا دو اور چھ گھنٹے بعد اگر اثر ہو تو کم مقدار میں مذکورہ بالا اجزا پھر پلاؤ نیز پیٹ کو ملو تاکہ دست ہو جاوے۔

استرخاء یا فالج

جب جسم کے کسی حصہ یا کل جسم کی قوت حس و حرکت مفقود ہو جائے تو اس کو استرخاء کہتے ہیں اور جب نصف حصہ اس حالت میں مبتلا ہو تو اس کو فالج کہتے ہیں یہ مرض جانوروں میں اکثر پچھلے نصف دھڑ میں بیشتر ہوتا ہے اور سبب کمر پر چوٹ لگنا جس سے نخاع یعنے حرام مغز پر صدمہ پہونچے یا سردی اور تری یکایک پہونچنے سے بھی ہو جاتا ہے۔ مریض نہ کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے بلکہ بمشکل اپنے پچھلے دھڑ کو کھینچتا ہے پیشاب و پاخانہ بلا تکلف خطا ہو جاتا ہے اور اشتہا میں کمی اور نبض سُست اور مدھم ہو جاتی ہے۔

علاج:- اگر پیشاب یا پاخانہ بند ہو تو فی الفور جلاب دو ورنہ صرف ہاتھ سے پیٹ اور مثانہ کو دونوں وقت ملکر پیشاب و پاخانہ خارج کر دینا کافی ہے اور یہ دوا گولی بنا کر دونوں وقت دو۔ کچلہ ایک ماشہ، رتی سونٹھ ۲ ½ تولہ۔ مرچ سیاہ ۱ ½ تولہ اور تارپین کے تیل و سرسوں کے تیل کی عضو ماؤف پر صبح و شام مالش کرنا بھی مفید ہے۔

حلق میں ورم ہونا یا لوٹلہ

یہ بیماری نہایت موذی اور چھوت والی ہے اس میں حلق۔ مری ہوا کی نالی اور زبان کا پچھلا حصہ سوج جاتا ہے جس سے مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے اس میں بھوک اور جگالی کرنا چھوٹ جاتا ہے بخار کھانسی دقت تنفس اور منہ اور ناک سے رال کا بہنا اور نہایت کمزوری پائی جاتی ہے۔ بعض تیز کھال گرم دقت تنفس زبان منہ سے باہر نکلی ہوئی جس کی رنگت سیاہ اور سطح کھردرا۔ اس مرض سے مریض ایک گھنٹہ میں مرجاتا ہے یا عرصہ تک اس میں مبتلا رہتا ہے۔

علاج:۔ اگر جانور نگلنے کے قابل ہو تو فوراً آدھ سیر ایپسم سالٹ سیر بھر یا دو سیر گرم پانی میں حل کرکے تھوڑا تھوڑا پلا دو۔ یا پلستر لگا کر چھالا اٹھاؤ یا لوہے کی سلاخ سے داغ دو۔ اور منہ کو گرم پانی سے دھوؤ۔ اور پچکاری کے ذریعہ سے گرم پانی آنتوں میں چڑھاؤ اور خوراک صرف چانول کی پتلی پیچ دو۔ اگر زیادہ کمزوری ہو تو دیسی شراب آدھ پاؤ پیچ میں ملا کر دو دو چار چار گھنٹے بعد ڈھائی پاؤ گھی پلانا چاہیئے۔ اگر مریض کی حالت کچھ بہتر پائی جائے تو دونوں وقت نسخہ ذیل ہفتہ بھر تک دو۔

عام نمک (آدھ پاؤ) مرچ سیاہ (۱½ تولہ) سونٹھ (۱½ تولہ) مرچ سُرخ (۸ ماشہ) گولی بنا لو۔

چونکہ مرض چھوت والا ہے اس لئے مریض کو بالکل علیحدہ گلہ سے رکھنا چاہیئے

گٹھیا

سیل اور پانی کی جگہ میں رہنے سے جوڑوں میں درد شروع ہو کر رفتہ رفتہ پھیل جاتا ہے یا کسی خاص حصہ میں قایم رہ جاتا ہے۔ مریض سست

اور جوڑ پھول جاتا ہے اور جس حصہ میں مرض ہو وہ سوجا ہوا اور گرم پایا جاتا ہے اور ہاتھ لگانے سے تکلیف ہوتی ہے اکثر مریض اس سے لنگڑا ہو جاتا ہے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد گرمی و سوجن رفع ہو جاتی ہے اور دوسرا جوڑ مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ آدھ سیر ایپسم سالٹ کے ساتھ ۲ تولہ سونٹھ کا سفوف گرم پانی میں حل کر کے پلا دو جب دست ہو جائے تو ایک چھٹانک نمک اور نصف چھٹانک مرچ سیاہ اور سونٹھ کی گولی دن میں دو بار کھلاؤ تاکہ مویشی کی طاقت بنی رہے۔ اور گرم گرم ٹکور عضو ماؤف پر کر کے تارپین کا تیل اور سرسوں کا تیل ملا کر ملو اس طرح پر جلد آرام ہو جائیگا اور ورم رفع ہو گا۔

جبڑا بند ہونا

یہ مرض تشنج اعصابی کا نتیجہ ہے اور چوٹ لگنے یا سیل اور سردی میں رہنے سے ہو جاتا ہے ابتدا میں ہلکا تشنج پیدا ہوتا ہے اور پھر بڑھ کر جانور کو بجس کر دیتا ہے حتی کہ وہ گردن کو حرکت دینے کے ناقابل ہو جاتا ہے اور پھر منہ کھلنا اور ہاتھ پاؤں کی حرکت مفقود ہو کر مویشی زمین پر گر پڑتا ہے اور ہاتھ اور پاؤں پھیل جاتے ہیں آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔

علاج:۔ اس حالت میں علاج ناممکن ہے ہاں اگر جانور نگل سکتا ہو تو ایپسم سالٹ کا جلاب دیں اور حقنہ کریں جس میں آدھ پاؤ تارپین کا تیل بھی ہمراہ گرم پانی کے ملالیں۔ پھر ہر چار گھنٹہ کے بعد آدھ پاؤ افیون اس کو کھلا دیں اگر جبڑا بالکل بند ہو جائے تو بذریعہ حقنہ کے افیون داخل کریں یا زیر جلد افیون کی پچکاری کریں یہ مرض مہلک ہے اور مریض ایک سے تین دن کے عرصہ میں مر جاتا ہے۔

آنکھ کا ورم کر آنا

چوٹ سے یا قدرتی طور پر آنکھ میں ورم ہو جایا کرتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ اول پا ؤبھر اپسم سالٹ اور ۱/۲ سونٹھ ۸ ماشہ سیاہ مرچ ملا کر دیں اور کپڑے کی پٹی آنکھ پر باندھ کر سرد پانی سے تر رکھیں اگر پتلی میں کچھ خرابی معلوم ہو تو نائٹریٹ سلور ۴ رتی لیکر ۲ ۱/۲ تولہ پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈال دیا کریں۔

ضعف بصر

ایک حصہ پھٹکری دس حصے صاف میٹھے پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈالو یا سلفٹ آف زنک (سفیدہ جستی) کو پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈالو۔ اسیر ہیڑا۔ آملہ۔ کوٹ کر پانی میں بھگو دیں اور دن میں دو بار یا ۳ بار آنکھوں میں چھینٹا دیں تو بہت جلد بینائی درست ہو جائے گی۔

سینگ کا شکستہ ہو جانا

سینگ پیشانی کی بڑھی ہوئی ہڈی ہوتی ہے جو اندر سے خالی ہوتی ہے لیکن بہت سی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں خون اس میں پہونچاتی ہیں جن پر اس کی پرورش کا انحصار ہے اور سینگ کی ساخت تہ بتہ ہوتی ہے یعنی اسپر کھپرے چڑھے ہوتے ہیں۔ جڑ کے پاس موٹائی کم اور نوک کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔

سینگ کا صدمہ سے ٹوٹنا ممکن ہے اگر ہڈی ٹوٹ جائے اور جسم سے علیحدہ نہ ہو تو لکڑی کی چپٹی اس کے ساتھ رکھکر مضبوط بندش کر دو اور مویشی کو آرام سے رکھو امید ہے کہ دو یا تین ہفتوں میں سینگ جڑ جائیگا۔

اگر سینگ اس طرح ٹوٹے کہ بالکل جڑ سے اکھڑ جائے اور خون جاری ہو

توفی الفور کتھہ مازو یا پھٹکری وغیرہ اشیاء باریک پیکر چھڑک دو اور کپڑے کو تیل میں ترکر کے لپیٹ دو تاکہ مکھی سے محفوظ رہے اور اس نرم حصے کو ہوا نہ لگے سینگ تو دوبارہ نکلنے سے رہا مگر پتلی کھال پیدا ہو جائے گی اور ہڈی چھپ جائیگی۔ اور بیل تمام عمر کو ڈونڈا ہو جائیگا۔

اگر سینگ اس طرح ٹوٹے کہ اندر کی ہڈی اور اوپر کا خول دونوں گر پڑیں تو یہ حالت خطرناک ہے۔ خون کے روکنے کی تدبیر اس حالت میں یہ کرتے ہیں کہ لوہے کو گرم کرکے اس مقام پر لگاتے ہیں۔ اور کتھہ۔ نیلا تھوتھا مازو پھٹکری وغیرہ چھڑکتے ہیں نیز کاربالک کے تیل ڈالنے سے مکھی بیٹھنے کا اندیشہ جاتا رہتا ہے اور زخم بھی سڑنے نہیں پاتا۔ رفتہ رفتہ زخم مندمل ہو کر کھال نکل آتی ہے۔

ہاضمہ کی کمزوری

اس مرض میں کیت۔ اور بیل کے پتے کھلاؤ۔ نمک اور بھوسی جانور کو ہمیں نیچر۔ چرائیتہ۔ گڑ۔ اور نیب کے پتے بھی مفید ہوتے ہیں۔

زخم کا علاج

اگر جانور کے اتفاقیہ کوئی شئے چبھ کر زخم ہو جاتا ہے اور اس کی خبر نہ لی جائے تو مکھی بیٹھ کر اس پر کرم پیدا کردے گی اور تکلیف زائد ہو جائے گی اس لئے مناسب ہے کہ نیب کے گرم پانی سے یا سادہ گرم پانی سے زخم کو دھو کر خشک کریں اور چاک مٹی میں تیل ملا کر لگا دیں زخم تو جلدی مندمل ہو کر کھنڈ اشت جائے گا۔ یا یہ عرق لگا دیں۔ ایلوا۔ آدھ پاؤ۔ مر ۲ ½ تولہ ریکٹیفائڈ اسپریٹ آف واین ڈیڑھ پاؤ۔ پانی سوا سیر سب اجزا کو ملا کر دو ہفتہ تک بند بوتل میں رکھیں اور کبھی کبھی صرف ہلا دیا کریں۔ زخم کو ٹانکے دینا بے سود ہے

اگر سوجن ہو تو پوٹس باندہیں اور چودانہ دار حالت ہو تو ہلکے کاسٹک سے جلادیں۔ نسخہ کاسٹک :۔ توتیا ۲½ تولہ پانی ڈہائی پاؤ۔ حل کرکے کام میں لاؤ

زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج

ہنری صاحب کا تہیلم۔ تیلنی مکّھی۔ بھڑ۔ شہد کی مکّھی اور بچھّو وغیرہ موذی کیڑوں کے کاٹے ہوئے زخم پر ملنے سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے

کانٹا

زبان کے اگلے یا پچھلے حصے پر ایک زاید لوتھڑا گوشت کا پیدا ہو کر سخت ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جانور کو کہانے میں تکلیف ہوتی ہے۔

علاج:۔ مویشی کو گراکر حجام کو بلاؤ۔ تاکہ وہ استرے سے زاید حصہ گوشت کا تراش دے اور اس تازہ زخم پر نمک کی مالش کرو نیز چند روز تک اسکو نمک زبردستی کہلاؤ اور خوراک اچھی طرح دو۔

ہڈّی کی چوُل اوتر جانا

اگر صرف پٹّھا پھڑک جائے اور سوجن گرمی اور تکلیف پائی جائے اور جوڑ کے قریب ہو تو لکڑی کی چپٹی رکھکر مضبوط باندھ دو اور کپڑا لپیٹ کر سرد پانی سے تر رکھو جب سوجن اتر جائے ہاتھ سے تیل کی مالش کرکے ہر روز سرد پانی میں گہنٹا ڈیڑھ گھنٹہ تک جانور کو کھڑا رکھا کرو۔

اگر ہڈی کی چوُل اتر جائے تو اس کے چڑہانے کی کوشش کرو اور جانور کو آرام دو۔

ناک میں جونک گھس جانا

میلے جوہڑ میں پانی پیتے ہوئے یا کنارہ پر گھاس چرتے ہوئے کبھی کبھی

جانور کی ناک میں جونک چلی جاتی ہے اور وہاں خون چوستی ہے جس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے ناک سے خون بہتا ہے اور وہ مُنہ کو اپنی اگلی ٹانگ پر مارتا ہے
علاج:۔ نمک کو پانی میں گھول کر بذریعہ پچکاری ناک میں پہنچاؤ اور جب جونک حرکت کرکے قریب سوراخ بینی آوے تو موچنے سے پکڑ کر نکال لو۔

سوکھا لگنا

یہ بیماری معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے۔ مریض کھانا چھوڑ دیتا ہے سُست اور کمزور ہوکر ہڈی سے چمڑا لگ جاتا ہے۔ کھال کھُردری اور بے رُوپ داغدار ہو جاتی ہے بال گرنے لگتے ہیں مُنہ سے رال بہتی ہے اور کبھی کبھی دست جاری ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے جانوروں کو یہ بیماری ہو جاتی ہے جنکی نگہداشت نہ کیجائے۔
علاج:۔ کھانے کو ارہر کی دال جوش کرکے دو اور نمک اور چرائتہ بھی کھلاؤ روزمرہ صابن اور گرم پانی سے مریض کو نہلاؤ۔ اور تمام جسم پر اس مرکب کی مالش کرو۔ کڑوا تیل آدھ پاؤ۔ گندہک ایک چھٹانک۔ کافور ایک چھٹانک اسپرٹ آف ٹرپن ٹاین یعنی تارپین کا تیل ۲½ تولہ فینایل ایک چھٹانک۔
اگر جانور کا کوئی دانت زیادہ لمبا ہوگیا ہو تو سوہن یا ریتی سے گھس کر برابر کردو کیونکہ اس کی وجہ سے مویشی سے اچھی طرح پر چارہ نہیں کھایا جائیگا اور مسوڑہ میں چبھ کر زخم بھی ڈالدیگا۔
اگر بچہ دشواری سے پیدا ہوا ہو اور گائے کو طاقت دینی ہو تو ایک سیر شراب یا سیر میں ۱۰ امرت تک ادویات ذیل کو جوش دیکر پلاؤ دو زیرہ ۲½ تولہ سونف ۲½ تولہ سونٹھ کا سفوف ۱½ تولہ میتھی ۲½ تولہ۔

زہرباد

اس متعدی مرض میں صدہا جانور مرجاتے ہیں کیونکہ نہایت بُری قسم

کی چھوت والی بیماری ہے بنگالی اس کو بوشونٹو کہتے ہیں اسکا علاج یہ ہے
کہ بیماری کے دنوں میں ہوا صاف کرنے والے اجزا جیسے گندہک اور
فینایل ہے استعمال کریں یعنے گندہک کو تھان کے اندر جلاویں اور دروازہ
میں ٹاٹ روک دیں یا ٹٹی لگادیں تاکہ گندہک کا دھواں اچھی طرح سے اپنا
اثر کرے اور فینایل کو پانی میں گھول کر سطح اور دیواروں پر بھی چھڑک دیں اپنے
اپنے جانوروں کو گلہ کے ساتھ چرنے نہ بھیجیں اور نہ اس تالاب یا جوہڑ سے
پانی پینے دیں جس میں سے دیگر گلے پیتے ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں بیمار
جانور بھی ہوں۔ اس کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ حالت اوّل میں جسم کی حرارت
بڑھ جاتی ہے۔ سستی کے آثار چہرہ پر نمایاں ہوتے ہیں حلق اور تھوتھنی پر
گرمی اور خون بھرنے کے آثار پائے جاتے ہیں کان لٹکے ہوئے نہایت شدت
کی پیاس ہلکی کھانسی کی دھسک۔ کمی اشتہا۔ اور کمر اور اگلے اور پچھلے ٹانگوں کے
عضلات میں تشنج۔ جگالی میں کمی۔ قبض۔ دانتوں کا چبانا اور انگڑائی کا آنا اور نبض
کا متواتر چلنا۔ دوسری حالت میں جسم کی حرارت میں بے قاعدگی اور کبھی سردی
کبھی گرمی لگنا جگالی نہ کرنا تنفس کا جلد جلد آنا آنکھوں میں رطوبت کا بھرنا۔ پیاس کا
بڑھنا۔ بخار کی شدت مشکل سے نکلنا نبض کا متواتر مگر بے قاعدہ چلنا۔ منہ اور مسوڑوں
کا سرخ ہونا۔ زبان میں کانٹے پڑنا۔ گوبر خون آمیز کرنا۔ یا قبض ہونا مقامات مخصوصہ
کا سرخ ہونا اور کبھی باہر نکل آنا۔ تیسری حالت میں نتھنوں۔ منہ اور آنکھوں سے رطوبت
کا بہت بہنا۔ بدبودار سانس آنا۔ مسوڑوں اور ہونٹ کے کناروں کا زرد رنگ
ہو جانا۔ گوبر میں سدے آنا اور خون آمیز گرہ کا نکلنا۔ جلد اور اعضاء کا سرد پڑ جانا
کھانسی میں شدت اور نگلنے میں سخت تکلیف اور اس قدر کمزوری کہ جانور بیٹھ
جاتا ہے اور غمگین آواز نکالتا ہے حتےٰ کہ نبض ساقط ہو جاتی ہے اور مر جاتا ہے
حاملہ گائے اکثر تیسری حالت میں بچہ گرادیتی ہیں اور کبھی جلد پر دانے نکل آتے ہیں
جو اچھی علامت خیال کیجاتی ہے۔

علاج :- آدھ پاؤ انوز فروٹ سالٹ یا پاؤ بھر ایپسم سالٹ اور آدھ سیر معمولی نمک گرم پانی میں حل کر کے پلا دو اور ہر گھنٹہ بھر بعد تاکہ دست آجاوے جب ۲۴ گھنٹے تک دست آتے رہیں اس وقت یہ دوا پلاؤ۔ کافور ½ تولہ شورہ ½ تولہ دھتورہ کے بیج ۳ ماشہ چرائتہ ½ تولہ دیسی شراب آدھ پاؤ۔ اگر ۲۴ گھنٹے کے بعد بھی دست جاری رہے تو اس نسخے میں مازو ½ تولہ اور زیادہ کر دو اور ہر بارہ گھنٹے کے بعد دو تاکہ دست بند ہو جائیں اور بھیڑ بکری کے لئے اس مرکب کا چھٹا حصہ کافی ہے۔

مریض جانوروں کا دیگر مویشیوں کے تھان سے دور رکھنا ضروری اور لازمی امر ہے

سیتلا

یہ مرض متعدی ہے گائے کے تھنوں میں دانے پیدا ہو کر پھیل جاتے ہیں یہ دانے چونی کی برابر گول وسط میں سے دبے ہوئے اور کنارے بلند سرخ رنگ کے جنکے اندر سفید مادہ بھرا رہتا ہے اور بنام لمف موسوم ہے ہوتے ہیں چند روز میں یہ پھوٹ جاتے ہیں اور پھر تین ہفتے کے اندر خشک ہو کر جھڑ پڑتے ہیں مریضہ کی حالت بے چین نظر آتی ہے کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔

علاج :- یہ احتیاط رکھو کہ دانے چھل نہ جائیں ورنہ پھر زخم ہو جائیں گے اگر ہلکا مسہل دیں تو بھی اچھا ہے۔ فقط

[illegible]